صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 22 جون 2021ء بمطابق 11 ذیقعدہ 1442 ہجری بعد از دوپہر دو بجکر آٹھ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَنْدَادًا یُّحِبُّوْنَھُمْ کَحُبِّ اللّٰہِ ؕ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ ؕ وَلَوْ یَرَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ یَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعَذَابِ ﴿۱۶۵﴾ اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِیْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَ تَقَطَّعَتْ بِھِمُ الْاَسْبَابُ ﴿۱۶۶﴾ وَقَالَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا کَرَّۃً فَنَتَبَرَّاَ مِنْھُمْ کَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ کَذٰلِکَ یُرِیْھِمُ اللّٰہُ اَعْمَالَھُمْ حَسَرٰتٍ عَلَیْھِمْ ؕ وَمَا ھُمْ بِخٰرِجِیْنَ مِنَ النَّارِ ﴿۱۶۷﴾۔

(ترجمہ): (مگر وحدت خداوندی پر دلالت کرنے والے اِن کھلے کھلے آثار کے ہوتے ہوئے بھی) کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے سوا دوسروں کو اس کا ہمسر اور مد مقابل بناتے ہیں اور اُن کے ایسے گرویدہ ہیں جیسے اللہ کے ساتھ گرویدگی ہونی چاہیئے حالانکہ ایمان رکھنے والے لوگ سب سے بڑھ کر اللہ کو محبوب رکھتے ہیں کاش، جو کچھ عذاب کو سامنے دیکھ کر انہیں سُوجھنے والا ہے وہ آج ہی اِن ظالموں کو سوجھ جائے کہ ساری طاقتیں اور سارے اختیارات اللہ ہی کے قبضے میں ہیں اور یہ کہ اللہ سزا دینے میں بھی بہت سخت ہے ﴿۱۶۵﴾ جب وہ سزا دے گا اس وقت کیفیت یہ ہو گی کہ وہی پیشوا اور رہنما، جن کی دنیا میں پیروی کی گئی تھی، اپنے پیروؤں سے بے تعلقی ظاہر کریں گے، مگر سزا پا کر رہیں گے اور ان کے سارے اسباب و وسائل کا سلسلہ کٹ جائے گا ﴿۱۶۶﴾ اور وہ لوگ جو دنیا میں اُن کی پیروی کرتے تھے، کہیں گے کہ کاش ہم کو پھر ایک موقع دیا جاتا تو جس طرح آج یہ ہم سے بیزاری ظاہر کر رہے ہیں، ہم اِن سے بیزار ہو کر دکھا دیتے یوں اللہ اِن لوگوں کے وہ اعمال جو یہ دنیا میں کر رہے ہیں، ان کے سامنے اِس طرح لائے گا کہ یہ حسرتوں اور پشیمانیوں کے ساتھ ہاتھ ملتے رہیں گے مگر آگ سے نکلنے کی کوئی راہ نہ پائیں گے ﴿۱۶۷﴾ وآخِرُ الدَعوَانا أَنِ الحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: Leave applications: محترمہ نادیہ شیر صاحبہ، آج کے لئے، ڈاکٹر سمیرا شمس صاحبہ، آج کے لئے، مصور خان صاحب، آج کے لئے، اختیار ولی صاحب، آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted. Minister Finance, please move the motion in the House.

ہفتہ اور اتوار کے دن ایوان کی کارروائی جاری رکھنے کیلئے قاعدہ کا معطل کیا جانا

Mr. Taimur Saleem Khan (Minister for Finance): Mr. Speaker! I wish to move that under rule 240 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, proviso attached to the sub-rule (1) of rule 20 of the said Rules may be suspended and this Assembly may be allowed to hold sitting on Saturday and Sunday during the current session of the budget to transact business relating to various stages of the budget.

Mr. Speaker: The question before the House is: that the motion moved by the honourable Minister may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously.

So, Saturday اور Sunday ہمارے بجٹ کے دوران Working days ہونگے۔ ثمر ہارون بلور صاحبہ، پلیز ڈیبیٹ میں Participate کریں۔

سالانہ بجٹ برائے مالی سال 2021-22ء پر عمومی بحث

محترمہ ثمر ہارون بلور: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو جناب سپیکر، مجھے یہ Opportunity دینے کے لئے اور بجٹ تقریر والے دن آپ نے ایک بہت خوش آئند Role ادا کیا ہے، اس کے لئے خصوصی طور پر اپنی جماعت کی طرف سے آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں، آپ کے تعاون اور Co-operation کے Through ہم نے پوری دنیا کو اور پورے پاکستان کو اپنے پختون کلچر کی ایک

Beauty دکھائی ہے، ہم لوگوں میں ایک دوسرے کے لئے ایک Respect، ایک Regard سیاست سے ہٹ کر ہم لوگ ایک Family terms کے ساتھ رہتے ہیں، I think کہ ہم نے پاکستان کے بہت Tense سیاسی ماحول میں بہت اچھا ایک Political step اٹھایا ہے، اس میں خاص کر اپوزیشن کے جو لوگ ہیں، میں ان کو Appreciate کرونگی کیونکہ بجٹ کی جو تقریر ہے، بجٹ کی جو ڈاکیومنٹس ہیں وہ Highly flawed and biased ہیں، It is not a fair budget، اس میں ہمارے لئے بہت ساری چیزیں ہیں جن پر ہم شور بھی کر سکتے ہیں، جن پر ہم احتجاج بھی کر سکتے ہیں لیکن In the higher interest of the Parliament and Parliamentarians ہم ایک Soft طریقہ اپنا رہے ہیں، اپنی Protest اور اپنی جو تنقید ہے، اس کو رجسٹرڈ کرنے کے لئے، بیشتر وزراء بار بار اٹھ کر کہتے ہیں کہ اپوزیشن والے تنقید کر رہے ہیں، They are not praising the budget، آپ لوگوں کے پاس ایم پی ایز کی ایک فوج ہے، I think کہ اگر تعریفیں وہ کریں اور تنقید ہم کریں تو The work will be equally distributed، اب ہم بجٹ کے اوپر جو کچھ میرے View points ہیں وہ اس ہاؤس کے ساتھ میں شیئر کرنا چاہتی ہوں لیکن سب سے پہلے میرے مائنڈ میں ایک Confusion ہے کہ اصلی بجٹ کونسا ہے؟ وہ وہ ہے کہ جو اس کتاب میں لکھا ہوا تھا یا وہ ہے کہ جو فنانس منسٹر نے اپنی تقریر میں پیش کیا ہے، 55 ارب روپے کا ایک Extra amount ان کی سپیچ میں Mention کیا گیا ہے، Which is not accounted for in the books، تھوڑا سا پڑھ کر، دیکھ کر، سوچ کر مجھے یہ Feel ہوا کہ شاید یہ Upcoming NFC Award سے جو Expected figure ہے وہ بجٹ بک میں Add کیا گیا ہے لیکن جب ایک چیز سے باقی صوبے ابھی تک Agreed نہیں ہیں، ان کے اوپر بات نہیں ہوئی تو اس کو قبل از وقت اس ہاؤس کے اور پورے ملک کے سامنے پیش کرنا صرف عوام کے ساتھ نمبرز کی ہیرا پھیری کرنے کے مترادف ہے۔ یہ جو بجٹ ڈاکیومنٹ ہے، یہ ہمیں بتاتا ہے کہ پاکستان کا Fifty percent ہائیڈل جنریشن خیبر پختونخوا سے ہے، خیبر پختونخوا کے ہائیڈرو پاور سٹیشنز ہیں وہ 20.8 بلین یونٹ بجلی کے بناتے ہیں لیکن کتنی افسوس کی بات ہے کہ ہمیں وفاق سے نہ ہی اپنا نیٹ ہائیڈل پرافٹ مل رہا ہے، نہ ہی ہمارے لوگوں کو Uninterrupted بجلی مل رہی ہے جو اس بجلی کو اگر ہم اپنے وسائل کے اوپر خود کنٹرول کر سکتے، بار بار ہماری پارٹی کا موقف ہے، خپلہ بنا و رہ خپل اختیار، ہم اپنی ضروریات پوری کر کے اگر باقی پاکستان میں یہ چیز پھر تقسیم کر سکتے تو ہمارا صوبہ آج اتنا

پیچھے Under developed اور اتنی مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑتا، جو Outstanding amount ہے، نٹ ہائیڈل پرافٹ کا، وہ 650 ارب روپے ہے، یہ کوئی چھوٹی رقم نہیں ہے کہ انہوں نے اس کو کارپٹ کے نیچے Brush under کر دیا ہے، ایک نیا Highly flawed calculation system ہے جس کی وجہ سے حبیب اللہ صاحب یہ کمیٹی چھوڑ کر چلے گئے ہیں، According to that اس سال دو سو ارب روپے اور اس اماؤنٹ کے ساتھ Add ہو جائیں گے، اگر اپوزیشن اپنی ہی پارٹی اور حکومت اپنی ہی پارٹی سے سنٹر میں اپنا حق مانگ نہیں سکتیں، اس صوبے کے حقوق کے لئے ایک مقدمہ لڑ نہیں سکتیں تو As Opposition ہم اپنی سروسزان کو آفر کرتے ہیں، آپ کی پارٹی کا ڈسپلن ہم پر لاگو نہیں ہوتا، اپنے صوبے کے لئے آواز ہم کھل کر اٹھا سکتے ہیں، آپ لوگ یہ کام نہیں کر سکتے کیونکہ یہ ہم سب کے مسائل ہیں، یہ ہم سب کا صوبہ ہے اور اس کے اوپر آپ لوگوں کی جو غیر دلچسپی ہے، یہ ہم سب کو Hurt کر رہی ہے۔ بجٹ کے کچھ مشکل قسم کے انہوں نے فیصلے لئے ہیں جو کہ میں منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کرونگی کہ وہ Re-consider کریں کیونکہ اکنامک حالات بہت زیادہ Difficult ہیں، ہماری بزنس کمیونٹی کو، تاجروں کو All over Pakistan کو، COVID 19 کی وجہ سے Extra ordinary pressure کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، کچھ ایسے ایریاز ہیں جہاں پر ٹیکس کی شرح کو سو فیصد بڑھا دیا گیا ہے، سب سے پہلے پٹرول پمپ اور سی این جی پمپ کے اوپر 45000 rupees per annum کا ایک نیا ٹیکس لاگو کر دیا گیا ہے جو کہ فوری طور پر ہٹا دینا چاہیئے کیونکہ Like I said سارے Business struggle کر رہے ہیں، سارے بزنسز اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے لئے ان کو تھوڑا سا وقت درکار ہے، اس طرح کے ظالم فیصلے جو ہیں، یہ حکومت کی طرف سے ہم نہیں Expect کرتے، کسی بھی ہاؤسنگ سوسائٹی یا کسی بھی ہاؤسنگ اتھارٹی میں Residential plots کے اوپر بھی Per Marla تین سو روپے سے چھ سو روپے اور کمرشل پلاٹ کے اوپر چھ سو روپے سے بارہ سو روپے تک Stamp duty hundred percent increase کر دی گئی ہے، Specially اگر آپ Commercial activities اس میں دیکھیں تو یہ ہمارے صوبے کی جو Commercial activities ہیں یا ہم ایک Economic boom کو Look forward کر رہے ہیں، اس کو Hamper کرے گی، بار بار حکومتی اراکین کھڑے ہو کر ہمیں کہتے ہیں، ہم Pro tourism ہیں، اس بجٹ میں ہم نے ٹورازم کیلئے بہت ساری چیزیں رکھی ہیں، اگر یہ درست ہے تو Five percent levy کیوں کاغان اور گلیات کے Tourist spots کے اوپر لگائی گئی ہے؟

Especially جو کھانے پینے، بیچنے کی جو دکانیں ہیں جو کہ انتہائی چھوٹی اور یہ ایک Seasonal قسم کا کام ہوتا ہے تو I will request the Minister that he should reconsider his decision in the tourism جو کہ COVID 19 کے بعد بہت عرصے کے بعد لڑکھڑاتے ہوئے اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی کوشش کر رہی ہے، اس انڈسٹری کو یہ Facilitate کریں، اس انڈسٹری کو Frustrate نہ کریں۔ بلدیاتی سسٹم Again اب یہ سال ہم نے، سننے میں آرہا ہے کہ بلدیاتی انتخابات کا سال ہے، اس میں ہم لوکل گورنمنٹ الیکشن کو Look forward کر رہے ہیں، بلدیاتی انتخابات سسٹم میں بھی دس فیصد جو Overall spending power ہے، اس میں کمی آئی ہے۔ اگر یہ اتنے Pro devolution ہیں تو ایسا اقدام انہوں نے کیوں لیا ہے؟ یہاں تک کہ اگر بلدیاتی اداروں اور حکومت کے بیچ میں کوئی معاہدہ بھی ہوگا، اس معاہدے پر بھی ٹیکس لاگو کیا گیا ہے، بلدیاتی اداروں کے سٹورز یا Material purchase کی اگر کوئی بات ہوتی ہے، اس پر الگ ٹیکس عائد کر دیا گیا ہے جو سراسر ظلم اور زیادتی ہے۔ اس صوبے میں Consultancy services کو بھی نہیں بخشا گیا، انکی سروسز کے اوپر ٹیکس پانچ فیصد سے بڑھا کر پندرہ فیصد پر لے گئے ہیں، Which again is a very high increase and it needs to be looked into جو Salaries کی مد میں Raised figure کا بار بار Quote کیا جارہا ہے، اسکو بھی Inspection کر کے دیکھ کر پتہ چلا ہے کہ Basic pay کے اوپر دس فیصد Salaries کی Rise ہے، باقی جو ہے وہ الاؤنسز Stipends ان چیزوں کے اوپر Rise ہے۔ سب سے پہلے تو اس august House سے جھوٹ نہیں بولنا چاہیئے، اپوزیشن اراکین کی یا عوام کی Intelligence کو اتنی ہلکی نظر سے نہیں دیکھنا چاہیئے کہ آپ ہمیں ایک فگر دے دیں گے ہم اسکی تصدیق کئے بغیر اس فگر کو Accept کر لیں گے، ہم تصدیق بھی کریں گے، ہم جانچ پڑتال بھی کریں گے، Five percent per year کی Basis پر جو آپ نے یہ پیسے بڑھائے ہیں، یہ بہت ناکافی ہیں، ہم اسکو Reject کرتے ہیں-----

<u>جناب سپیکر:</u> جی ٹائم ختم ہے، مختصر کریں۔

<u>محترمہ ثمر ہارون بلور:</u> اور جو میگا پراجیکٹس ہیں، Like چشمہ رائٹ کینال، مردان میں ایک بہت بڑا ہسپتال ہے، پشاور میں Interior city under completion hospital ہے، ان میں Continuity of budget نہیں Reflect کی ہوتی، حکومت کے بہت سارے پیسے ان پراجیکٹس

میں پھنسے پڑے ہوئے ہیں، اگر ہم آگے بھاگ اور پیچھے چھوڑ والی پالیسی کو اپناتے رہے تو اس طریقے سے کوئی بھی پراجیکٹ کبھی کمپلیٹ نہیں ہوگا، صرف افتتاح اور تختی لگے گی، اس کے بعد On ground لوگوں کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ کچھ باتیں میں اپنے حلقے کے بارے میں بھی کرنا چاہتی ہوں، We can enter the word 'nepotism' into this discussion because ہمیں ہمارے بڑوں سے، ہماری پارٹی سے یہ سکھایا گیا ہے کہ سیاسی مقابلہ میدان میں ہوتا ہے، مکالمے کے Through ہوتا ہے، ایوان میں ہوتا ہے، لوگوں کے پراجیکٹس چرانے ان کے پراجیکٹس کے اوپر تختیاں لگانے اور ان کا فنڈ ایم این ایز اینڈ حکومتی پارٹی کے ایم پی ایز کو Divert کرنے سے سیاسی مقابلہ نہیں ہوتا، ان لوگوں کو میں اپنا سیاسی مخالف نہیں سمجھتی جو لوگ چوری اور ٹھیکیداری کے کام کرتے ہیں لیکن بجٹ میں جس طریقے سے فنڈز کی تقسیم ہوئی ہے، اپوزیشن کے بیشتر اراکین کو اس میں Overlook کر دیا گیا ہے، ہمیں پتہ ہے کہ ہمارے حلقے کے عوام ہمارے مسائل کو سمجھتے ہیں لیکن ہم بھی Elected MPAs ہیں، ہمارے بھی Rights ہیں، جب حکومتی اراکین کو جو پشاور سٹی سے تعلق رکھتے ہیں، ان کو بیس کروڑ روپے کی روڈ ڈیویلپمنٹ کی مد میں دیئے جاتے ہیں، آپ مجھے بتائیں کہ میرا حلقہ اس ڈیویلپمنٹ فنڈ سے کیوں Ignore کیا جا رہا ہے؟ افتتاح کی سیاست سے نکل کر ان کو Equal level of distribution کرنی چاہیئے، ہاتھی کے دانت کھانے کے اور ہوتے ہیں اور دکھانے کے اور ہوتے ہیں، اب کھانے اور دکھانے کے ایک ہی دانت ہمیں چاہیئے، ہمارے حلقوں میں بہت سارے ایسے پارکس ہیں، بہت سارے ایسے Community spaces ہیں جو Land grabbing کی مد میں جا رہے ہیں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: نگہت بی بی! اپنی سیٹ پر تشریف رکھیں۔

<u>محترمہ ثمر ہارون بلور</u>: حکومت سے میں درخواست کرونگی کہ ان سارے ایریاز کو میں Mark کر کے ان کو ایک لسٹ دونگی اور ان پر سیکشن فور لگایا جائے کیونکہ پشاور سٹی کے اندر Public spaces a few and very limited، اگر اس حکومت کے دورانئے میں Land grabbing اور مافیا پرائیویٹ لوگوں کے ہاتھوں میں چلے گئے، ان سب چیزوں کے اوپر As always high rise buildings بن گئیں جس کیلئے Parking کی کوئی Facility نہ ہو، یہ شہر مکمل طور پر تباہ ہو جائیگا۔ ایک اچھی بات جو پوائنٹ آؤٹ کرنا چاہتی ہوں، پچھلے سال فلور آف دی ہاؤس پر میں نے اپنے حلقے میں راج کپور حویلی اور

دلیپ کمار حویلی کی Dilapidated condition گورنمنٹ کو پوائنٹ آؤٹ کی تھی، I am happy to say کہ اس کے اوپر حکومت نے ایکشن لیا ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جو ممبرز آپس میں بات کرنا چاہتے ہیں، لابی میں چلے جائیں، ہاؤس کو ڈسٹرب نہ کریں پلیز، جن کو بھی ضرورت ہے، ان کو ادھر لابی میں لے جائیں۔

<u>محترمہ ثمر ہارون بلور:</u> جو اقدامات لئے گئے ہیں وہ ناکافی ہیں، سب سے۔۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker:</u> Madam, windup, please.

<u>محترمہ ثمر ہارون بلور:</u> جو گھر کے Owners ہیں، They are not ready to sell at the rate that the DC is offering them، ڈی سی نے ان پیسوں کے اوپر ان گھروں کے اوپر سیکشن فور تو لگا دیا ہے لیکن یہ پشاور کا ایک بہت قیمتی ورثہ ہے، اسکو حکومت Lightly نہ لے اور جو Peshawar beautification کی مد میں اربوں روپے کا فنڈ ان گورنمنٹ کے آفیسرز کے ہاتھوں میں ہے، سب سے پہلے یہ انسٹرکشن ہونی چاہیئے کہ وہ فنڈ Divert ہو اور ان گھروں کے Owners کو ملے تاکہ یہ پراپرٹی جو پشاور کے لوگوں کا ایک ورثہ ہے، یہ ہمارے ہاتھوں میں آئے۔ ایک اور بات جو حکومت نے اور منسٹر صاحب نے Overlook کی ہوئی ہے، وہ یہ ہے کہ پشاور سٹی ایریاز میں Low hanging wires کا بہت Extreme مسئلہ ہے جو نہ صرف Dangerous ہے But also an eyesore to look at، جب یہ پشاور کو ٹورازم کیلئے ڈیویلپ کرنا چاہتے ہیں تو انکو ان Low hanging wires کیلئے ایک سپیشل رقم اور ایک سپیشل ٹیم مختص کرنی ہوگی کیونکہ PESCO does not have the financial capability to undertake this، ان کیساتھ ہم بہت دفعہ باتیں کر چکے ہیں۔ جو ٹورسٹس کیلئے یہ Spots مقرر کرتے ہیں، ان Spots کو Isolation میں نہ ڈیویلپ کیا جائے، ان Spots کو Lead up کرتے ہوئے سارے راستوں کو کلیئر کیا جائے، By clear I don't mean کہ ان پر صرف وائٹ پینٹ مار اجائے لیکن ان میں جو Low hanging wires ہیں۔۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you, Madam.

<u>محترمہ ثمر ہارون بلور:</u> دو منٹ پلیز، سر، Sanitation کے جو ایشوز ہیں، ان سب کو Look after کیا جائے۔ آخری بات میں یہ کرنا چاہتی ہوں کہ بجٹ دستاویز پڑھ کر ایک اور حیران کن بات جو میرے سامنے آئی وہ یہ کہ پچھلے سال کے Throw forward projects ہیں، ان کو کمپلیٹ کرنے کیلئے 974.7 بلین روپے درکار ہیں، حکومت کے پاس اس دفعہ ہاتھ میں ایک ہزار 118 بلین روپے ہیں، اگر یہ

پچھلے پراجیکٹس کمپلیٹ کریں گے، یہ اگلے پراجیکٹس جو اناؤنس ہوئے ہیں، یہ کونسے پیسوں کے ساتھ کمپلیٹ ہونگے،ان کو چاہیئے کہ august Houseکے سامنے یہ صحیح Facts and figuresرکھیں اور I would like to end my speech with the most famous poem of this year جو کہ اس ایوان کے اندر اور اس ایوان کے باہر اپوزیشن کے اراکین کو دیوار سے لگایا جا رہا ہے، ہمارے جذبات کے ساتھ جو کھیلا جا رہا ہے،اس کو Encapsulateکرتا ہے،اس کے لئے میں آپ کی دو سیکنڈ کی اجازت چاہونگی:

We will not be turned around or interrupted by intimidation because we know our inaction and inertia will be the inheritance of the next generation, become the future.
Our blunders become their burdens.
But one thing is certain:
If we merge mercy with might, and might with right, then love becomes our legacy and changes our children's' birthright.
Thank you, Mr. Speaker.

Mr. Speaker: Thank you, Madam. Ji, Ajmal Khan Sahib.

جناب اجمل خان: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیم۔ بجٹ2021-22ء میں آپ نے ٹائم دیا، میں سمجھتا ہوں کہ یہ بالعموم پورے صوبے کیلئے اور بالخصوص New merged districtsکیلئے بہت اہم اور تاریخی بجٹ ہے، یہ عام لوگوں کے لئے عوام دوست بجٹ ہے، ٹیکس فری ہے، اس میں کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا گیا، تنخواہیں بڑھانا اور ڈیویلپمنٹ کے لئے اتنی خطیر رقم 271 ارب رکھنا اور قبائل New merged districts کے لئے ایک سو تین ارب روپے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہماری بہتر (72) سالہ تاریخ میں پہلی بار قبائیلیوں کیلئے اور ان کی ترقی کیلئے اتنی بڑی اماؤنٹ رکھی ہوئی ہے، یہ Step قبائیلیوں کیلئے بہت اہم تھا، یہ اہم Step عمران خان اور محمود خان نے لے لیا، اس سے قبائل اور ان کی زندگی میں Changeآئے گی، یہی قبائل کی ترقی خان صاحب کا وژن ہے، میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں، آپ نے قبائل کی ترقی کی بات کی، جتنے بھی ٹریژری بنچز والے ہیں، جتنے بھی ہمارے اپوزیشن کے بھائی ہیں، میں اپوزیشن کے بھائیوں کو مبارکباد دیتا ہوں، آپ سب کو، جس بہترین ماحول میں اور پرسکون ماحول میں بجٹ پیش کیا گیا اور سنا گیا، یہ اس ملک کیلئے اس ایوان کیلئے مثالی بجٹ ہے، یہی ہمارے صوبے کی تاریخ اور روایات ہیں جس کو آپ نے زندہ رکھا اور آئندہ بھی ان شاء اللہ اس طریقے سے

زندہ رکھیں گے۔ یہ اس ایوان اور پورے ملک کے لئے اور اس صوبے کے لئے اعزاز ہے، یہ سال، یہ بجٹ اس لئے پہلے سے مختلف ہے کہ قبائل کی میں بات کرلوں، ایک سو تین ارب روپے کا بجٹ ہے، یہ جولائی میں ریلیز ہونگے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے، وہ تو خان صاحب اور سی ایم صاحب فیصلہ کرچکے ہیں کہ یہ ایک سو تین ارب روپے اس سال لگیں گے، خرچ ہونگے، اب منسٹرز اور ڈیپارٹمنٹ کے افسران صاحبان کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری لیں اور اس کیلئے ایک طریقہ کار اور میکنزم بنائیں، یہ ایک سو تین ارب روپے Utilize ہو سکیں، یہ Cover ہو سکیں۔ اس کے لئے جو ہمارا سسٹم ہے، فائلوں کی Approval پراجیکٹس کے پراسیس سے ہے، اس کو تیز کریں، شارٹ کریں، ہمارے جتنے بھی پراجیکٹس ہیں، جب یہ فنڈ جولائی میں ریلیز ہوگا، ہمارے جتنے بھی پراجیکٹس ہیں وہ ٹائم پر شروع ہوں اور ٹائم پر اس کی Completion ہو تاکہ وہ کمپلیٹ ہو سکیں۔ ایک سو تین ارب روپے قبائل کیلئے باجوڑ سے لے کر وزیرستان تک یہ معمولی بات نہیں ہے، یہ روپیہ قبائل میں ایک چینج لائیگا، خان صاحب اور وزیر اعلیٰ Committed ہیں۔ ----

جناب سپیکر: مختصر کریں۔

جناب اجمل خان: ان شاء اللہ قبائل میں ترقی آئیں گے۔ سر! ایک ریکویسٹ ہے-----

جناب سپیکر: Windup کریں۔

جناب اجمل خان: وہ تمام قبائل کے لئے ہیں، قبائلی ممبران کے لئے ہیں، این ایف سی تین پرسنٹ جس طرح سب اپوزیشن قبائل کی ترقی کی بات کرتی ہے، اس بجٹ پر انہوں نے بات کی ہے، یہ پورا ایوان ہماری مدد کرے، این ایف سی تین فیصد کیلئے، تاکہ دوسرے صوبے بھی ہمیں اپنا حصہ دیں، ہمیں این ایف سی تین فیصد اپنا پورا حق ملے، اس کے لئے آپ کردار ادا کریں، آپ ہر دلعزیز سپیکر ہیں، اس کے لئے ایک لیٹر لکھیں، حکومت اور اپوزیشن دونوں کی طرف سے لکھیں تاکہ قبائل کو این ایف سی تین فیصد پورا پورا مل سکے-----

Mr. Speaker: Thank you.

جناب اجمل خان: یہ سال آپ کے لئے ترقی کا ہے، ترقی مقدر بن چکی ہے، ترقی ہوگی، بس خوش رہیں اور پرامن رہیں، یہ ضروری ہے، برنگ ٹنل پر جو پورے باجوڑ اور باجوڑ کے عوام کا پراجیکٹ ہے، اس پر میں خصوصی سی ایم صاحب کا اپنی طرف سے اور باجوڑ کے عوام کی طرف سے برنگ ٹنل پر شکریہ ادا کرتا ہوں-----

جناب سپیکر: Thank you very much. اجمل خان صاحب! آپ کا ٹائم پورا ہو گیا، Windup کر لیں۔

جناب اجمل خان: زړه په زړه به وی، نوی به پکښې څه نه وی خو بس دغه یو شعر چې:

ټيټ مو مه بوله غورځنګ را باندې مه کړه
او زه په دې افتادګئ کښې لوئے ګرنګ يم

شکريه۔

Mr. Speaker: Thank you very much. Ji Sardar Hussain Babak Sahib!

جناب سردار حسین: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکريه جناب سپيکر، چې تاسو ماته موقع راکړه په بجټ سپيچ باندې۔ زما نه مخکښې تقريباً ليډر آف دی اپوزيشن او تقريباً ډيرو ممبرانو په بجټ باندې خبره اوکړه۔ دا د کومې صوبې په بجټ باندې چې به مونږ نن خبره کوؤ، دا هغه بدقسمته صوبه ده چې دا د اسلام آباد ډيره نا پسنديده صوبه ده، (تالیاں) دا يو تاريخی حقيقت دے، زمونږ د دې صوبې دا تاريخ پاتې شوے دے چې دلته ټول عمر په دې هاؤس کښې اپوزيشن او حکومت ظاهره خبره ده په يو بل باندې به تنقيد کوی او پکار هم ده خو جناب سپيکر! زمونږ د دې صوبې يو روايت دے او هغه قومی اسمبلئ کښې چې دا هلړ بازی اوشوه او بيا Hiring / firing په يو سمت کښې داسې اوشو چې پرويز خټک صاحب زه نه يم پوهه چې د شانه څه شے رالړه کړے وو، چې هغه شے ئے رالړه کړو نو پورا هاؤس چې دے، هغه ډير زيات عجيبه شکل واغستو، بيا زمونږ د صوبې صدر ايمل ولی خان صاحب دا فيصله اوکړه چې که په دې هاؤس کښې هم داسې ماحول جوړيږی نو ښه خبره دا ده چې مونږ د دې بجټ دا تقرير چې دے، دا په خپل چيمبر کښې واؤرو او عوامی نيشنل پارټی د داسې ماحول متحمل نه شی کيدے۔ زه د حکومت شکريه هم ادا کوم چې هغوی راغلل او مونږ ته ئے اووئيل چې دا بجټ به ډير په Smooth انداز کښې پيش کيږی او په دې باندې به ډيبيټ کيږی، زه د حکومت شکريه هم ادا کوم چې هغوی راغلل او زمونږ ممبران دلته کښيناستل، جناب سپيکر! د پختونخوا د صوبې دا الميه

پاتې شوې ده، دا المیه چې مونږ په خپله تباهئ باندې هم کریډټ اخلو او زمانه سپیچ چې دے، جناب سپیکر! وزیر خزانه صاحب حقیقت دا دے چې عنایت الله خان پرون خبره اوکړه، په دې یوه حواله زه منسټر فنانس Appreciate کوم چې څیزونه د بجټ متعلقه لوازمات چې دی، هغه ئے اولس ته اسان کړی دی، زه په دې باندې د حکومت هم شکریه ادا کوم خو ماته بذات خود پته ده چې هغه ورځ او شپه منسټر صاحب ناست دے، اګرچه اپوزیشن له څه نه ورکوی، دا هم یو حقیقت دے خو دا ده چې خواری کوی، محنت کوی، نو زه ئے Appreciate کوم۔ جناب سپیکر! منسټر فنانس وائی چې بجټ 2021ء او 2022ء چې دے، د دې پانچ بنیادی ستون دی، زه دا یو ستن چې ده، دا چیلنج کوم او ډیر په معذرت سره زما د منسټر فنانس د پنځه واړو نکتو سره اختلاف دے او زه کوشش کوم چې دا ثابت کړم۔ جناب سپیکر! وزیر خزانه صاحب وائی چې د دې بجټ د ټولونه لویه ستن چې ده، اول نمبر باندې، هغه دا ده چې مونږ سرکاری ملازمینو له په تنخوا ګانو کښې اضافه اوکړه، بالکل تاسو اوکړه، مونږ ته پته ده چې دا سرکاری ملازمین دوه کاله چې دوئ AGEGA نامی تنظیم جوړ کړو، اسلام آباد کښې دوئ احتجاجونه اوکړل، دوئ دهرنې ورکړې، په دوئ لاټی چارج اوشو، دا خلق Arrest شول، بیا ورسره مذاکرات اوشو، بیا ورسره لوظ نامې اوشوې خو د هغې باوجود هغه احتجاج رنګ رانه وړو، هغه AGEGA مینځ کښې یو وارې بیا احتجاج کال ورکړو او دلته یوه برائے نام لوظ نامه د حکومت اوشوه او هغه احتجاج ملتوی شو۔ دریم احتجاج چې کله بجټ سپیچ رانیزدې شو، درې ورځې مخکښې، څلور ورځې مخکښې چې کله هغه خلقو د احتجاج اعلان اوکړو نو بیا حکومت مجبوره شو او د هغوی په هغه تنخواه ګانو کښې ئے اضافه اوکړه، 25 فیصد هم، ان شاءالله زه اوس په دې خبره کوم چې وائټ پیپر کښې څه دی او اے ډی پی بک کښې څه دی او بیا نور فګرز څه دی؟ جناب سپیکر! دا د هغوی هغه اولنئ ستن ده چې دا د AGEGA ملازمینو ته مونږه خراج تحسین پیش کوؤ چې که هغوی احتجاج نه کولو نو دوئ تنخواه ګانې نه سیوا کولې، لهذا دا کریډټ AGEGA ته ځی او د دې صوبې ټولو سرکاری ملازمینو ته ځی او د حکومت هم شکریه ادا کوؤ چې په پریشر کښې راغلو او د هغوی تنخواه ګانو کښې ئے اضافه

اوکړه۔ جناب سپیکر! دویمه نکته نن د پی ټی آئی منسټر فنانس چې کوم بجټ دلته پیش کړو، زما خیال دا دے چې دا لسم بجټ دے، لسم که نهم بجټ دے، نهم بجټ دے، په دې صوبه کښې د پی ټی آئی د نهه کالو نه په اقتدار کښې دی او زما د فنانس منسټر وائی چې دا د دې صوبې تاریخی بجټ دے، زه دې سره اختلاف کوم، تاسو اوګورئ چې زما د دې بجټ Throw forward هغه 974 ارب روپئ دی، جناب سپیکر! نن زما د فنانس منسټر وائی چې زما د صوبې ټوټل بجټ چې دے هغه 1118 ارب روپئ دے، تاسو پخپله سوچ اوکړئ چې په 1118 کښې Throw forward 974 دے، دا هغه Terminology ده چې دا 974 ارب روپئ زمونږ د پختونخوا صوبې له پکار دی چې څومره لوئې واړه کارونه روان دی چې دا پرې کمپلیټ شي۔ جناب سپیکر! تاسو سوچ اوکړئ چې دا د دې صوبې په تاریخ کښې د ټولو نه لوئې Throw forward دے، 2013ء کښې چې کله مونږه اقتدار پریښودو، باوجود د دې نه چې 2008 کښې نا مساعد حالات وو، دهشت ګردی وه، سحر، ماښام، غرمه دهماکې وې، سیلابونه وو، پنځوس لکهه خلق د ملاکنډ نه بې کوره شو، هلته یو داسې ماحول وو چې جنګی ماحول وو، طالبانو په سوات هم قبضه کړې وه، طالبانو په بونیر هم قبضه کړې وه، طالبانو ملاکنډ ډویژن یرغمال کړے وو، طالبانو د پاکستان جهنډې راکوزې کړې وې، طالبانو پولیس نه پریښودو او طالبانو د حجرو او د جرګو مشران نه پریښودل، داسې حالات جنګ وو، په هغه وخت کښې چې دوئ الزام لګوی چې مونږ کرپشن کړے دے، دوئ الزام لګوی چې مونږ کرپټ یو، دوئ الزام لګوی چې مونږه خلقو رد کړو، زه فنانس منسټر صاحب ته وایم چې فکر راواخله چې ګورننس څه ته وائی، فکر راواخله چې ګورننس څنګه کیږی؟ جناب سپیکر! دا به نور هم تاریخی بجټ وے چې د فنانس منسټر په بجټ تقریر کښې خو ماته ډیویلپمنټ فنډ چې دے هغه 371 ارب روپئ دے، په اے ډی پی کښې 316 دے او په وائټ پیپر کښې 351 دے، دا ستاسو د ګورننس مثال دے۔ جناب سپیکر! که سوچ اوکړئ چې پرون عنایت الله خان خبره اوکړه چې په دې صوبه کښې په تیرو اووه کالو کښې یو پرائمری سکول نه کمپلیټ کیږی، بیا تاسو وایئ چې مونږ 371ارب روپئ ترقیاتی بجټ ورکړو، دا تاریخی فکر دے، زه ورته وایم چې دا

به نهه سوه ارب ورکړے وی، خو آگے دوڑاور پیچھے چھوڑ، خو مت دیکھو پیچھے، یو سکیم شروع دے او هغه لس کاله کښې نه کمپلیټ کیږی، نو زه نن د دې حکومت نه دا تپوس کوم چې 974 ارب روپئ ستا Throw forward دے، تاته د شانه یوه آنه راځی نه، ته که 371 نه که د ایک هزار ارب روپو سکیمونه ورکړې، د هغه ممبران مونږ به ځو افتتاح ګانې به کوؤ، مونږ ته به خلق هارونه اچوی، بیا به په اته اته کاله کښې یو سکیم نه کمپلیټ کیږی، که دا تاریخی ترقیاتی بجټ وی نو بیا دا تاریخی بجټ خو دے، د فنانس منسټر ته مبارک شه او د صوبې خلق دعاګانې کوی چې ډیر ډیر فنډ راځی او د هغوی مسئلې پرې حل کیږی۔ جناب سپیکر! Priorities ته اوګورئ چې Priority څه ده، دا بجټ تاسو ولې په غلا جوړ کړو، د دې 'پری بجټ سیشن' د پاره خو مونږه اپوزیشن ریکوزیشن اوکړو، مونږ وئیل چې سفارش اوکړو، تجاویز ورکړو، تاسو مونږ سره خپله Strategy share کړئ، ستاسو وسائل دې هاؤس ته کیږدئ، تاسو خپل Priorities دې هاؤس ته کیږدئ، تاسو خپل مسائل دې هاؤس ته کیږدئ ځکه چې دا بجټ نن تاسو د دې هاؤس نه پاس کوئ، د ټولو نه لوئے خیانت، د ټولو نه لوئے خیانت چې دا هاؤس مونږ په شریکه چلوؤ، چه نن زمونږ د صوبې د آمدن ذریعه چه هغه بجلی ده، هغه ګیس دے، هغه تیل دی، هغه د تمباکو فصل دے او هغه زما فیډرل ټیکسز دی، ټیکسز چې په هغې کښې ماته خپل شیئر ملاویږی، زه نن تپوس کوم چې په دې بجټ کښې چې دا د صوبې حکومت دے، دا اختیار دې هاؤس له چا ورکړے دے چې ته د بجلئ د خالص منافع د اے جی این قاضی فارمولې نه دستبرداره شه، دا جواب به ماله فنانس منسټر راکوی، دا حق خو نه ما سره شته نه دلته دې هاؤس کښې یو بل ممبر سره شته دے او نه د فنانس منسټر سره شته چې دا د فیډریشن په ذمه دے، فیډریشن یونټ د دې پختونخوا چې کوم شیئر دے، کوم مالی برخه ده، د دې نه دا حکومت ولې دستبرداره شو، د کوم آئین او د قانون د لاندې دستبرداره شو؟ د دې وضاحت به جناب منسټر فنانس ضرور پکار ده چې په دې پوائنټ باندې خبره اوکړی۔ جناب سپیکر! دریمه خبره چې دوئ وائی چې "*عوام کی حقیقی خدمت کرنے کا ارادہ*" زه Disagree کوم، ستاسو اراده نشته، که ستاسو اراده وې نو په 2018ء په آخر کښې بلکه په 2019ء اول

کښې د دې ملک وزیر اعظم خیبر ته راغلے وو، خیبر ته په جلسه عام کښې ئے خبره کړې وه چې مرکز پختونخوا له چې کوم واجبات دی، دا که د بجلئ په مد کښې دی، دا که په نورو مدونوکښې دی، مرکز د دې جوګه نه دے چې دې صوبې له ئےورکړی، ماته دې د فنانس منسټر اووايئ چې تاسو کوم خواست دلته کړے دے، تاسو کوم درخواست دلته کړے دے، دا هاؤس د دې خبرې ګواه وی چې بیا ما Offer کړے دے چې راځئ جرګه جوړه کړو، پارلیمانی جرګه جوړه کړو، د پارلیمان نه بهر د پارټو نمائندګان پکښې واخلو او مونږ وزیراعظم سره کښینو چې مونږ ترې تپوس اوکړو چې دا زمونږ د بجلئ د خالص منافع منی ولې نه، دا اے جی این قاضی فارموله بار بار متنازع کوی، ولې دا ادائیګی مونږ ته نه کوی؟ دا ګیس زمونږ پیداوار دے، ماته دې صوبائی حکومت اوښائی چې دوئ مونږ ته Offer کړے وے، مونږ ورته Offer کړے دے، دا چشمه رائیټ بنک کینال دے، بیا بیا مونږه وایو چې په پی ایس ډی پی کښې د دې ځائې نه قرارداد پاس کوؤ، ماته دې دا حکومت اووائی چې دوئ مونږ ته Offer کړے دے، نن که تاسو اوګورئ نو زما ریفائنری ده، تیل زه پیداکوم او Refine کیږی به اټک کښې، دا خدائی قانون دے، دا ظلم نه دے، دا زیاتے نه دے؟ جناب سپیکر! تمباکو زه پیدا کوم، ماته ئے Cess ملاویږی چې د فیډرل ټیکسز خبره کوؤ، ما خو هغه ورځ هم دلته اووئیل چې د سندھ د پاره Sea port دے، د پنجاب د پاره روډ دے، زما خو د طورخم لارې بند دی، فیډرل ټیکسز کښې چې نن په محصولاتو کښې مونږ دا خبره کوؤ چې 475 ارب روپئ به مونږ ته راځی، آیا ماته دا حکومت دا خبره کولې شی چې دا لارې بندې دی چې دا لارې کهلاؤ شی، افغانستان دے، وسطی ایشیاء ده، نیمه دنیا ده، اندازه او حساب کتاب دې د دې صوبې وزیر خزانه اوکړی چې ماته به څو سوه اربه روپئ د دې فیډرل ټیکس نه ملاویږی، ټیکس نه، دا Source چې بند دے نو د دې د پاره حکومت څه کړی دی؟ دا د صوبائی خود مختارئ د پاره ما خو یو ورځ او نه لیدو چې دلته فنانس منسټر یا سینیئر منسټر دلته په دې ډیبیټ کړے وی چې مونږ سره خپل واجباتو کښې مرکز زیاتے کوی، مونږ سره پی ایس ډی پی کښې مرکز زیاتے کوی، مونږ سره مردم شمارئ کښې دا مرکز زیاتے کوی، مونږ له خپله برخه نه

راکوی، که چرې دا کار دوئ کړے وی، دوئ دې ماته اووائی بیا دوئ څنګه دا خبره کوی چې په دې بجټ کښې دریمه نکته چې ده، تاسو د دې صوبې د خلقو د خدمت اراده لرئ، هغه اراده ستاسو څه ده؟ هغه مونږ ته اووایئ، مونږ خو دا اراده اونه لیده، لهذا دا پوائنټ چې دے دا د هم د صوبې اولس ته پته وی چې دا د صوبې د خلقو په سترګو کښې خاوره اچولو مترادف خبره ده۔ جناب سپیکر! دوئ وائی چې مونږ به Own sources create کړو، د ریونیو جنریشن د پاره، ماته پته ده، په دې نهه کاله کښې، په دې نهه کاله چې دا د جرمانو په شکل کښې دا که ستاسو د ریونیو ډیپارټمنټ دے، دا که اسسټنټ کمشنران دی، دا که ټریفک دے، دا که فوډ دے، دا که ډرګز ډیپارټمنټ دے، دا که هر ډیپارټمنټ دے، په دې نهه کالو کښې دې صوبائی حکومت د اختیار په غرض جرمانه نه ده لګولې، د ریونیو جنریشن مقصد د پاره دوئ دومره اے سی ته وائی چې ته به میاشت کښې د دې تحصیل نه دومره راغونډوې، پولیس ته وائی ته به دومره راغونډوې، جناب سپیکر! دوئ دې مونږه ته خپل Sources اوښائی، Sources چې کوم د آمدن ذریعه دوئ جوړه کړه په دې نهه کالو کښې په یو ځائې دې موټروے نه واخلې، د چکدرې چې کومه هائی وے ده، ایکپسریس وے ده یا موټروے ده، هغه هم په پینځویشت کالو د پاره ګانړه ده، باوجود د دې نه چې Seventy percent investment زما د صوبې دے، داسې پارټنرشپ دے چې د پینځویشت کالو د پاره مونږه د هغې د آمدن نه بهر یو، فائده به ئے ټهیکه دار اخلی، ټهیکه دار څوک دے؟ *جناب سپیکر! ٹھیکیدار ٹھیکیدار ہوتا ہے جو بھی ہے،* ټهیکیدار ټهیکیدار وی، جناب سپیکر! مونږ صوبائی حکومت ته دا وئیل غواړو چې مهربانی اوکړئ، تاسو یو دلته بی آر ټی جوړه کړه، ته راشه او نن دې دا هاؤس ماته د تیرو شپږو میاشتو د هغې آمدن اووائی، آیا د دې ضرورت وو؟ چې کله حکومت په بندو کمرو کښې په غلا باندې بجټ جوړوی، د هغوی ترجیحات واضحه نه وی، د هغوی منصوبه بندی واضحه نه وی، دوئ د ګورننس خبره کوی چې مونږه ګورننس کښې اصلاحات کوؤ، ما د دې صوبې په تاریخ کښې داسې کابینه نه ده لیدلې چې بائیس پیرې بائیس وزیران، مشیران چې دی، دا کله یو خوا کړی، کله ئے بل خوا کړی، کله به خبر راشی چې ده کرپشن کړے دے

نو چې پته درته اولیږی نو د هغې نه ئے ورله غټ ډیپارټمنټ ورکړے وی، دا څنګه ګورننس دے ؟ سیکرټریان په ځائې نه پریږدی، دا څنګه ګورننس دے ؟ د دې اسمبلۍ مخې ته زنانۀ په تاریخ کښې په اول ځل احتجاج نه دهرنې ورکړې، ما اونه لیدل چې د حکومت وفد هغه زنانۀ سره ناست شوی وی۔ جناب سپیکر! د دوئ د ګورننس دا حال دے چې زماد دې صوبې پروفیسران د دې صوبې په تاریخ کښې په اول ځل دوئ د ګریوانونو نه رابنکل، په دې روډونو کښې دوئ رابنکل او هغوی نن هم په احتجاج دی۔ *(تالیاں)* دوئ سره د یونیورسټو د تنخواګانو پیسې نشته، نن یونیورسټئ په مالی توګه دیوالیه دی او بیا زما ممبران پاځی چې مبارک شه، مبارک شه تاریخی بجټ دے۔ جناب سپیکر! دا ډیره زیاته عجیبه خبره ده، زمونږ نن اتلسم ترمیم دے، د ګورننس د دوئ دا حال دے چې په 2010ء کښې Eighteen amendment راغلے دے، زه نن صرف د انفارمیشن ډیپارټمنټ خبره کوم، د انفارمیشن او باید چې د انفارمیشن ډیپارټمنټ هلته کښې څوک ناست وی، د اسلام آباد نه اطلاع کیږی، حکم کیږی چې Information devolved department دے خو د اخبار رجسټریشن د هغې Renewal، د هغې آډټ، د هغې اے بی سی او هغه د Mass media چې کوم انتظامی اختیار دے، هغه په آئین کښې صوبې ته ملاؤ دے او دا صوبه ئے نه Exercise کوی، نهه کاله د دې اوشو، تعلیم په مرکز کښې محکمه نه ده پاتې، نن د تعلیم وزیر هم موجود دے، نن محکمه هم موجوده ده، دا غیر آئینی کار نه دے چې کله بیا مونږ دا خبره کوؤ چې په دې ملک کښې د پارلیمان د بالادستئ خلاف په سرکاری توګه یو سازش روان دے، منصوبه روانه ده، بیا خلق خاندی، بیا خلق دې خبرو ته توجه نه کوی، نن دا څه دی؟ نن تاسو اوګورئ چې زه د محصولاتو ته راشم، پرون هم د دې ذکر شوے وو، دا لا خبره ده، دا ګورننس دے چې ته ماته په Receipts کښې تا ماته په محصولاتو کښې 132 ارب روپئ، فګرزچې دی، فګرز چې دا به زه په راروان وخت کښې Collect کوم، دا ریونیو به Generate کوم، دا به ته د کوم ځائې نه کوې؟ هغوی لیکلی دی دا، *دیگر محصولات*، دا څومره سنجیدګی ده په بجټ کښې، په دې د صوبې خلق ځان پوهه کړی، دا څنګه ممکنه ده، دا 132 ارب روپئ دا خو ډیر لوئے اماؤنټ دے، دا به

دوئ د کوم ځائې نه رااوړی؟ جناب سپیکرا! پکار دا ده، دوئ Block allocation ایښودے دے، د دې ډیپارټمنټ د پاره دوئ Block allocation ایښودے دے، هغه Block allocation ظاهره خبره ده بیا به Re-appropriation کوی، بیا ئے چې کوم ځائې خوښه وی، دا به هغه سیکټر له ورکوی۔ جناب سپیکرا! ما په اول کښې دا خبره اوکړه چې دا ډیره بد قسمته صوبه ده، دا ډیره بد قسمته صوبه ده، زه د بجټ په تقریر کښې په دې خبره کول نه غواړم۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Babak Sahib, windup, please.

جناب سردار حسین: میں Windup کرتا ہوں۔ جناب سپیکرا! ما په پنجاب کښې په سرګودها کښې اونه لیدل چې د پولیو کارکنان چا اووژل، ما په ګجرات کښې اونه لیدل چې ټارګټ کلنګ اوشو، ما په ساهیوال کښې اونه لیدل چې په جماعت کښې دهماکه اوشوه، جناب سپیکرا! زه د پی ټی آئی حکومت ته خواست کوم چې دا جنګ ستاسو یواځې نه دے، دا جنګ د صوبې تاسو نور کمزورې کړئ، تاسو خو اپوزیشن Isolate کړو، هغه مو نظر انداز کړو، د هغوی د حلقو سره داسې رویه کوئ چې ګنی خدائے مه کړه دا حلقې د هندوستان د حکومت حلقې دی، دا د پاکستان د ریاست حلقې نه دی، نن په دې بجټ کښې چې د اپوزیشن ممبرانو له دوئ خپله برخه نه ورکوی، نن چې دا سکیمونه ورله نه ورکوی، زه به دې وزیر خزانه صاحب ته دا ګزارش کوم چې دا ټول قوم تا اوری، د دې صوبې خلقو ته اووایه چې مونږ د اپوزیشن دې ممبرانو سره دا زیاتے ولې کوؤ؟ دا قانونی خبره ده، دا آئینی خبره ده، دا انسانی خبره ده، دا د مسلمانئ خبره ده، دا ولې ضروری ده، که په بونیر کښې په دوه حلقو کښې کار کیږی او زما په حلقه کښې هغه کار نه کیږی نو دا سزا د کوم جرم ده؟ که په دیر کښې د عنایت الله خان په حلقه کښې کار نه کیږی او نورو کښې کار کیږی، وزیر خزانه صاحب دې وضاحت اوکړی چې دا سزا د کوم جرم ده؟ زمونږه مشر ناست دے ،د اپوزیشن هر ممبر ناست دے، زه دا ضرور وئیل غواړم چې ضم اضلاع دی، ایک هزار روپئ د ضم اضلاع ممبرانو تاسو سره مرکزی حکومت منلی دی، ایک هزار ارب، پکار خو دا وه چې په اول بجټ کښې چې کله مرکزی حکومت اعلان اوکړو، هغه د ایک هزار ارب روپو سکیمونه په فاټا کښې په Merged area

کبنې دا Reflect شوې وې، تاسو اوګورئ، مرکزی حکومت دا خبره کوی، د سو ارب نه انکاری شو، 54 ارب له راغلو، زما په دې بجټ کبنې چې کومه برخه د ضم اضلاع د پاره مختص ده، پکار دا ده چې د هغه Sources د پاره مونږه لائحه عمل جوړ کړو، زه د پی ټی آئی حکومت ته دا ګزارش کول غواړم چې مهربانی اوکړئ، مونږه درسره راځو چې وزیراعظم سره کبنینو، راځئ چې وفاقی کابینې سره کبنینو، راځئ چې مرکزی حکومت سره کبنینو او د دې صوبې مقدمه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بابک صاحب!

جناب سردار حسین: د دې صوبې مقدمه ورته مونږه کیږدو، د دې نه علاوه بله لاره نشته، ټول عمر به مونږ په دې جهګړه کوؤ چې دا کوټه پخه شوه او دا پخه نه شوه؟ جناب سپیکر! ټول عمر به مونږه دا جهګړه کوؤ چې ماله ئے دا سکول راکړو او دوئ له ئے سکول ور نه کړو؟ دا صوبه د دې ملک د ټولو نه مالداره صوبه ده، او مونږه مرکز ته نه یو ناست، که مونږه ته خپل آئینی حقوق ملاؤ شو، مونږه هغه خلق یو چې مونږ به مرکز له قرض ورکوؤ، دا کوم ظلم چې روان دے، د مرکز د طرف نه زه په هغه ظلم کبنې پی ټی آئی صرف په دې شکل باندې ګرمومه چې دوئ خاموش دی، دوئ له نه ده پکار چې دوئ خاموش شی۔ جناب سپیکر! دا هغه صوبه ده، د شانګلې زما مزدوران ټول عمر د کوئلې په کانونو کبنې مړه شول، دا هغه صوبه ده چې زما د دې صوبې ځوانان په کراچئ کبنې، په دبئی کبنې، په سعودی کبنې ډرائیوران دی، ګن مینان دی، څلویښت څلویښت کاله ئے مسافرئ اوکړې، مونږه هغه خلق یو چې مونږه د خپلې صوبې د حق خبره کوؤ، مونږه هغه خلق یو، دا هاؤس کبنې هغه خلق دی، دا جرګه دا د ټولې صوبې متفقه جرګه ده، مونږ به وکالت کوؤ، دیکبنې د پارټئ نه بالاتر خبره دا د ټول هاؤس ذمه داری ده، نن تاسو اوګورئ چې زما صوبې ته افسران راځی، زما چیف ایګزیکټو نه خبرېږی، جناب سپیکر! زما فاټا کوم ځائې ته لاړه، نن بوګس ایجنسی د لته راغله، نن زمونږ د دې صوبې ټول معاملات زمونږ د لاسه اووتل، د دې صوبې وسائل خو ډیره د پخوانه زمونږ د لاسه نه اووتل خو د دې صوبې معاملات هم روان دی زمونږ د لاسه اوځی، تاسو هم

ډیره مهربانی، زه به حکومت ته گزارش کوم چې په دې مونږ جهګړه اونه کړو، دا مقدمه د ټولې صوبې مقدمه ده، پکار دا ده چې دا مقدمه مونږ یو موټې شو او دا مقدمه د دې پاره مونږه جنګ او کړو۔ مهربانی۔

Mr. Speaker: Thank you very much, Babak Sahib. Nighat Orakzai.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: بہت شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ بجٹ کی کاپیاں جب تقسیم ہوتی ہیں تو میں ایک گزارش ضرور کرونگی کہ وہ بجٹ کی کاپیاں کم از کم Reserved seats پر بیٹھے ہوئے لوگوں کو نہ دی جائیں، اس لئے کہ بجٹ کی جو کاپیاں ہوتی ہیں، اس میں نہ تو عورتوں کے لئے کوئی فنڈز ہوتے ہیں نہ ان کے لئے کوئی سکیمیں ہوتی ہیں، اس لئے آج بیس سال سے ہم خواتین کو Empowerment میں اور Equality کے لحاظ سے چاہتے ہیں کہ وہ الیکشن لڑیں لیکن یہی گورنمنٹ ہمارے ساتھ زیادتی کرتی ہے، ہمیں مردوں کی طرح وہ Power نہیں دیتی کہ جس سے ہم اپنی Constituency بنا سکیں۔ جناب سپیکر صاحب! بجٹ پر بہت لمبی چوڑی تقریریں ہوئیں، بجٹ پر بہت زیادہ اعداد و شمار بھی دیئے گئے لیکن یہ بجٹ جو ہے، اس کو میں نہ تو Surplus budget کہونگی کیونکہ وہ ہوتا ہے کہ جو اپنے ٹارگٹ Achieve کر لیتا ہے، اس بجٹ کو میں متوازن بھی نہیں کہونگی کیونکہ ٹارگٹ سے زیادہ Achieve ہوتا ہے وہ Surplus budget ہوتا ہے، جو متوازن بجٹ ہوتا ہے وہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنا ٹارگٹ Achieve کر لیتے ہیں، جو Deficit budget ہوتا ہے، یعنی جو خسارے کا بجٹ ہوتا ہے، اس کا مطلب ہے کہ وہ اپنا ٹارگٹ Achieve نہیں کر سکتا، ہم نے تقریر بڑے آرام سے اور بڑے تحمل سے سنی، ہم چاہتے تھے کہ ہمیں پتہ چلے کہ آیا یہ عملی بجٹ ہے یا صرف مفروضوں کا اور خسارے کا بجٹ ہے، پتہ چلا کہ یہ مفروضوں اور خسارے کا بجٹ ہے کیونکہ میں وہ باتیں Repeat نہیں کرونگی کہ جو میرے Colleagues نے کی ہیں، انہوں نے تمام مفروضے جو ہیں، انہوں نے ٹیکس آمدنی اور فیڈرل سے جو پیسے ان کو ملنے تھے وہ نہیں ملے، پچھلے سال بھی Thirty percent ان کو کم ملے، اس سال بھی پتہ نہیں کہ ان کو ملیں گے یا نہیں ملیں گے؟ انہوں نے اس مفروضے کی بنیاد پر اپنے بجٹ کو رکھا، ہمیں فیڈرل سے سوا رب ملیں گے اور اتنی ٹیکسوں سے ہماری آمدنی ہوگی، ہم یہ سکول بنائیں گے، ہم یہ ہاسپٹلز بنائیں گے، ہم وہ ترقیاتی کام کرینگے، مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ انہوں نے ایجوکیشن اور ہیلتھ جو ہماری Basic priorities ہیں، انہوں نے سب سے زیادہ بجٹ وہ سڑکوں کے لئے رکھا ہے، اس میں ایجوکیشن اور ہیلتھ ہیں، اس کے لئے سب سے کم بجٹ رکھا ہے۔ جناب سپیکر صاحب! دوسری بات آتی ہے کہ یہاں پر انہوں جو بجٹ

ہیلتھ کے لئے رکھا ہے، ہیلتھ میں میں آپ کے توسط سے وزیر خزانہ صاحب سے جو ہیلتھ منسٹر بھی ہیں، انہوں چار ہسپتالوں کا نام دیا جو کہ Settled area اور جو Settled area میں انہوں نے نام لیا، مجھے یہ بتائیں کہ Merged areas جو کہ ہمارے ساتھ Merged ہو چکے ہیں، ہمارے ساتھ ہیں، ان کے لئے ایمر جنسی بنیادوں پر کسی ہاسپیٹل کا، کسی انجینئرنگ یونیورسٹی کا، کسی میڈیکل یونیورسٹی کا، کسی لاء یونیورسٹی کا، کہیں پر انہوں نے کوئی ایسا، مجھے بتادیں، وہ ضلع بتادیں کہ جہاں پر انہوں نے کوئی Specific نام لیا ہو، Merged areas میں ہم لوگ ایل آر ایچ کی طرح جو ہم ہاسپیٹل بنارہے ہیں، ہم لوگ یہاں پر یہ یونیورسٹی بنارہے ہیں، Merged areas کے لئے ان کو پچھلے سال بھی ایک سوارب روپے ملے تھے لیکن اس میں میرا خیال ہے کہ یہ 26 ارب وہ خرچ کر سکے، باقی سارے پیسے وہ Lapse ہو گئے یا واپس چلے گئے، مجھے نہیں پتہ۔ جناب سپیکر صاحب! ہیلتھ کے بارے میں انہوں نے جو اپنا بجٹ رکھا کیونکہ یہ ہماری Priorities ہیں، اس میں ابھی تک کسی ہاسپیٹل میں نہ تو کوئی سانپ کی ڈسنے کی ویکسین ہے اور نہ ہی کتے کی ڈسنے کی کوئی ویکسین ہے۔ اس کے علاوہ Covid کی ویکسین وہ بھی ابھی شارٹ رہی۔۔۔۔۔

ایک رکن: جناب سپیکر!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہو گئی ہے۔ جناب سپیکر صاحب! ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا ہمارا یہ حال ہے، ابھی میں آتی ہوں برن سنٹر کی طرف، اگر برن سنٹر کا مجھے بتائیں کہ وہ برن سنٹرز کہاں پر بنارہے ہیں؟ انہوں نے پشاور میں جو بنا ہوا ہے وہ پاکستان پیپلز پارٹی کے وقت کا ہے، اس میں 99 فیصد کام ہو چکا تھا اور اس میں ایک فیصد کام باقی تھا جو یہ کروالیں، ان کی بڑی مہربانی ہو گی۔ جناب سپیکر صاحب! ان آٹھ سالوں میں وہ برن سنٹر جو ہے وہ کمپلیٹ نہیں ہوا، یہ پیپلز پارٹی کے دور کا اور اے این پی کے دور کا پراجیکٹ تھا جس پر ظاہر علی شاہ نے جو ہمارے ہیلتھ منسٹر تھے، انہوں نے یہ زمین لی اور یہ تمام پراجیکٹ بھی برن سنٹر کا کیا، اس میں 99 فیصد کام ہو چکا تھا، ایک فیصد کام ان آٹھ سالوں میں نہیں ہوا۔ جناب سپیکر صاحب! پھر پولیو ہے، گیارہ یونین کونسلوں میں پولیو پھر تیزی سے پھیل رہا ہے، جو گیارہ یونین کونسلز ہیں، اگر منسٹر صاحب کہیں گے تو میں ان کو وہ گیارہ یونین کونسل جو پشاور میں ہیں، باقی صوبے کے بارے میں میرے پاس اتنی مصدقہ اطلاعات نہیں تھیں۔ جناب سپیکر صاحب! Transgender کے لئے پچاس کروڑ انہوں نے رکھے ہیں، Very good، کمیشن بنانے کے لئے لیکن ان بیس کروڑ کا حساب کون دے گا

جو پچھلی گورنمنٹ نے رکھے تھے؟ پھر اس کا کچھ پتہ ہی نہیں چلا کہ کون سی مد میں وہ خرچ ہو گئے؟ پرویز خٹک صاحب کی جب حکومت تھی، پرویز خٹک صاحب کے نام پر مجھے یاد آیا، جناب سپیکر صاحب! یقین کریں، اس دن جب میں نے ٹی وی پر دیکھا کہ انہوں نے وہ ایک کاغذ کا جہاز بنایا اور انہوں نے جب اپوزیشن کی طرف پھینکا، یقین کریں، اپوزیشن تتر بتر ہو گئی اور سارے مکانات گر گئے، یعنی دھڑام سے ایسا وہ حملہ ہوا کہ کاغذ کے جہاز سے مجھے سمجھ آیا، کیونکہ وہ ڈیفنس منسٹر ہیں، ان کے پاس کوئی خاص ٹیکنالوجی ہے جس کی وجہ سے وہ تمام چیزیں دھڑام سے گر گئیں، خیر Anyway lighter mood میں بات تھی، Juvenile center انہوں نے مجھے کوئی اور اس ہاؤس کو نہیں بتایا کہ Juvenile centers کہاں پر بنا رہے ہیں؟ یہ بارہ سنٹرز ہیں، جب میرا کوسچن آیا تو انہوں نے کہا تھا کہ ایک Juvenile center ہے جو کہ Project basis پر ہے اور وہ بنوں میں ہے، آج اگر وہ خودکشی کا معاملہ جو کہ غربی تھانے میں ہوا تھا، اگر آج کوئی اور بچہ کسی بھی علاقے سے کسی جرم میں گرفتار ہوتا ہے تو اس کو کون سے Juvenile center میں رکھیں گے۔ جناب سپیکر صاحب! تین سال بہت ہوتے ہیں، جن تین سالوں میں ان کو کام کرنا چاہیئے تھا، آپ اسمبلی کا اس وقت حصہ نہیں تھے لیکن جب گورنمنٹ نواز شریف کی تھی تو اس وقت وزیراعلیٰ صاحب نے ہم سب کو کہا کہ چلیں ہم بارش میں پیدل چلتے ہوئے تمام لوگ جو اپوزیشن کے بھی ہیں، عنایت صاحب ہمارے ساتھ تھے، تمام جے یو آئی (ف)، پاکستان پیپلز پارٹی، جماعت اسلامی، اے این پی، ہم سب لوگوں نے ساتھ دیا، ہماری جو قومی اسمبلی ہے، وہاں پر گارڈز سے ڈنڈے بھی کھائے کہ ہم اپنے صوبے کا حق لینے کے لئے آئے ہوئے ہیں، ابھی ان کو کیا تکلیف ہے کہ یہ جو ہمارے ساتھ جرگہ بنا کے نہیں جاتے، کیونکہ ان کو پتہ تھا کہ اس وقت نواز شریف کی گورنمنٹ تھی، آج ان کی اپنی گورنمنٹ ہے، یہ اپنے پرائم منسٹر سے اپنا حق نہیں مانگ سکتے ہیں ورنہ آئیں، ہم آپ کے ساتھ پہلے سے ہوں گے، ڈنڈے ہم کھائیں گے، آپ کو ہم پیچھے رکھیں گے لیکن اس صوبے کا حق مانگیں گے، اگر اس صوبے کا حق مانگنے میں آپ لوگ سیریس ہیں تو چلیں کل ہی سی ایم صاحب کو کہیں کہ ہمارے ساتھ چلیں، Lead وہ کریں گے، ہم ان کے ساتھ ہوں گے، چاہے وہ ہم پر ڈنڈے برساتے ہیں، چاہے جو بھی اس صوبے کے لوگوں کے حقوق ہیں، (مداخلت) پلیز تھوڑا سا مجھے ٹائم دے دیجیئے، میں دو تین پوائنٹس اور کرنا چاہتی ہوں۔ عورتوں کے لئے جو انہوں نے Women empowerment مجھے بڑی خوشی ہے، مجھے بڑی خوشی ہے کہ آپ نے Minority کے لئے 450

ملین رکھے، مجھے بڑی خوشی ہے لیکن اسلام آباد میں پانچ فیصد Minority کا کوٹہ ہے اور جب میں Minority کے لئے یہاں پر قرارداد دوسے پانچ فیصد کے لئے لے کر آئی تھی تو وہ Reject کر دی گئی، کیا اسلام آباد کہیں کابل کا حصہ ہے، افغانستان کا حصہ ہے؟ کہ جو اس کی Implementation ہم پر نہیں ہوتی؟ میں چاہوں گی کہ وزیر اعلیٰ صاحب اس پر نوٹس لیں۔ دوسری جناب سپیکر صاحب! عورتوں کے لئے Women empowerment کے لئے انہوں نے بڑے افسوس کی بات ہے، ایک ارب روپے رکھے ہیں، آج کوہاٹ روڈ سے، میں اس ہاؤس سے پوچھتی ہوں، آپ کے توسط سے ٹریژری بنچز سے کہ آج کوہاٹ روڈ سے، چترال سے، بنوں سے اور ڈیرہ اسماعیل خان سے دو سو عورتیں ساتھ ایک سو مرد پیدل آپ کے ابھی تک چوک میں بیٹھے ہوئے ہیں جن کے ساتھ پیدل میں بھی گورنر ہاؤس سے لے کر یہاں چوک تک آئی، ان کا میں نے ساتھ دیا، ان کا قصور کیا ہے؟ ان کا قصور یہ ہے کہ سولہ سال انہوں نے پراجیکٹ پر کام کر لیا، یہ کریم خان صاحب کے پاس جو ان کی منسٹری ہے، انہوں نے "گو کریم خان، گو کریم خان" کے نعرے لگائے، ہمیں شرم آتی ہے، ہمیں شرم آتی ہے کہ ہمارا کوئی منسٹر یہاں پر بیٹھا ہو اور اس کے خلاف "گو گو" کے نعرے لگائے جائیں۔ جناب سپیکر صاحب! ان کی Age وہ Over age ہو گئے ہیں۔ (مداخلت) جناب سپیکر صاحب! مجھے دو منٹ اور دیں، جناب سپیکر صاحب! میں نے سی ایم صاحب کو ریکویسٹ کی، میں نے تیمور جھگڑا صاحب سے ریکویسٹ کی، میں نے اکبر ایوب صاحب سے ریکویسٹ کی، میں نے ڈپٹی سپیکر صاحب سے ریکویسٹ کی، میں نے لاء منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کی، یہ سو Vacancies جو عورتوں کے لئے ہیں جو کہ Physiotherapists ہیں، یہ باہر کے ملکوں میں ایک ایسا شعبہ ہے جو Important سمجھا جاتا ہے، ان سو سیٹوں کے لئے ساڑھے آٹھ کروڑ روپے کی صرف ضرورت تھی، لیکن تیمور جھگڑا صاحب، یہاں سے ان کے حق میں Unanimously قرارداد بھی پاس ہوئی، انہوں نے وہ نہیں رکھا۔ جناب سپیکر صاحب! اس کے علاوہ میں یہ بات کرنا چاہوں گی کہ جو لوگ شدت پسندی کی First line پر رہے ہیں، اس طرح جو فیڈرل ٹیکسز ہیں، پن بجلی کا خالص منافع ہے، اس سے ہمیں رقم کوئی نہیں ملی۔ اس کے علاوہ جو چیزیں میرے پاس اور بھی بہت زیادہ ہیں لیکن آپ بار بار گھنٹی بجا دیتے ہیں، باقی چیزیں جو میرے پاس ٹیکسز کی ہیں، انہوں نے ٹیکسز بھی خوب لگائے ہیں، آج کورونا جو ہے وہ بہت پھیلا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: باقی کٹ موشنز پر باقی بات کر لیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں بس یہ ایک سیکنڈ میں، سر! ٹرانسپورٹ کے منسٹر نے یہاں پر میرے ساتھ Agree ہوکر ایک قرارداد پاس کروائی، وہ ان چوبیس لوگوں کی قرارداد تھی، ان کو نہ اگلے پراجیکٹ میں جگہ ملی اور نہ اس جگہ پر ان کو، میرا خیال ہے کہ وہ ابھی فارغ ہو چکے ہوں گے۔ جناب سپیکر صاحب! میں یہی کہوں گی کہ:

میرے ہاتھ میں حق کا جھنڈا ہے
میرے سر پر ظلم کا پھندہ ہے
اس دور کے غلط رواجوں سے میں باغی ہوں
ہاں میں باغی ہوں، ہاں میں باغی ہوں

جناب سپیکر: Thank you. Women empowerment کی بڑی آپ بات کرتی ہیں، Men empowerment کی بھی بات کر لیں، آج کل مرد تو زیادہ مظلوم ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! Fifty two percent women ہیں، میں چاہتی ہوں، میں نے اپنی کمیٹیوں سے اس لئے Resign بھی کیا تھا کہ اگر میں آج اس طرف سے منسٹر ہوتی، ایک منسٹر کیبنٹ میں ہوتی، آج یہ عورتیں جو ہیں، آپ کی بھی مائیں، بہنیں، بیٹیاں ہو سکتی ہیں، میری بھی بیٹی ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں اپنے حقوق کی بات کر رہا ہوں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہاں پر ہال میں جتنے بھی ٹریژری بنچز کے مرد بیٹھے ہوئے ہیں، ان کی بھی بیٹیاں ہو سکتی ہیں، آج وہ روڈوں پر پھر رہی ہیں، اگر ایک کیبنٹ ممبر ہوتی تو ان کے تمام مسائل حل ہو جاتے۔

جناب سپیکر: جی، اکبر ایوب صاحب۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): شکریہ، جناب سپیکر! سب سے پہلے میں اپنے اپوزیشن کی تمام بہنوں، بھائیوں کا شکریہ ادا کروں گا کہ جس خوش اسلوبی سے ہمارا ادھر بجٹ پیش کیا گیا، ہم نے اپنے صوبے کی روایات کو قائم رکھا، پورے پاکستان میں ایک مثال بنی، جگہ جگہ، سوشل میڈیا میں، اخباروں میں اس کا ذکر ہوا، میں ایک دفعہ پھر ان سب کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا۔ بولنا اپوزیشن کا حق ہے کیونکہ ہم سیاسی لوگ ہیں، ہم نے بھی اپوزیشن میں ٹائم گزارا ہے، آپ نے بھی گزارا ہے، اپوزیشن اسمبلی

میں نہیں بولے گی تو کدھر بولے گی؟ان کا Right ہے، ہم پر تنقید کرنا بھی ان کا Right ہے، ہم بھی سارے فرشتے نہیں ہیں، ہم سے بھی غلطیاں ہو سکتی ہیں،ان کا کام ہے کہ ہم پر تنقید کریں،جہاں پر ہم غلط ہوں گے، ہم ان کے ساتھ مکمل تعاون کریں گے،اپنی تصحیح کریں گے،یہاں ضد بضد والا کام نہیں ہے۔ میرے بھائی بابک صاحب وہ ہمارے Senior Parliamentarian ہیں، بڑی جذباتی تقریر کرتے ہیں،آج انہوں نے تقریر کی اور چلے گئے،ایک لمبا بھاشن دیا گورننس پر، میں اس کے اوپر لمبی چوڑی بات نہیں کرنا چاہتا، بابک صاحب نے کہا کہ سوات میں طالبان آئے، بونیر میں طالبان آئے، وہاں پر قبضہ کیا، وہ کس کا دور تھا؟ میرا خیال ہے کہ طالبان اس میں بیس فیصد تھے،(80)اسی فیصد Criminals تھے جنہوں نے آکر ایک چوتھائی صوبے کے اوپر قبضہ کر لیا، ذمہ داری کس کی تھی؟اس وقت کی موجودہ حکومت کی تھی،اس دور کی گورننس اتنی اچھی تھی،اتنی اچھی گورننس تھی کہ 2013ء کے الیکشن میں پانچ سیٹیں جیت کر آئے ہیں، عوامی نیشنل پارٹی پانچ سیٹیں جیت کر اس اسمبلی میں آئی ہے،اس سے زیادہ گورننس کے اوپر میں بات نہیں کرنا چاہتا، ہماری گورننس 2018ء میں دو تہائی اکثریت کے ساتھ یہ بیٹھی ہوئی ہے،یہ اس پانچ سال کی گورننس ہے،یہ وہی پرویز خٹک ہے جس جہاز کی بات میڈم کر رہی ہیں، میں ان کے ساتھ پرویز خٹک کی بات پر نہیں جاتا،آپ کو بھی پتہ ہے، مجھے بھی پتہ ہے کہ یہ Team work تھا،یہ صرف پرویز خٹک صاحب نہیں تھا،اس حکومت میں صرف محمود خان صاحب نہیں ہیں،یہ Team work ہے، ٹیم لیڈر محمود خان ہیں، وزیر اعلیٰ صاحب ہیں، وژن عمران خان کا ہے، Implementation محمود خان نے کرنی ہے، ہم ان کی Directions کے مطابق چل رہے ہیں۔ جناب سپیکر!میں Nitty Gritty میں نہیں جاؤں گا،اس صوبے کے دو چار بڑے بڑے مسئلے ہیں، دو چار Main چیزیں ہیں جن چیزوں کو ہم اس صوبے کے لئے اٹھا سکتے ہیں جناب سپیکر، مثال کے طور پر جو فیوچر ہے،آئی ٹی کا ہے،اس میں ٹوٹل 137 فیصد اس کے بجٹ میں اضافہ کیا گیا ہے، Youth ہماری سوسائٹی کا سب سے بڑا Segment ہے،اس Youth کو ہم نے Occupied رکھنا ہے،ان کے لئے Facilities دینی ہیں، سپورٹس میں 107 فیصد تک بجٹ کا اضافہ کیا گیا ہے، ایگریکلچر ہمارے روزگار سے تعلق رکھتا ہے، ہماری Food basket کا تعلق اس سے ہے،جناب سپیکر! 65 فیصد بجٹ اس کا بڑھایا گیا ہے۔انرجی ہائیڈل جس پر صوبے کا بہت بڑا انحصار ہے، In the coming year, forty nine percent budget اس کا بڑھایا گیا ہے۔ہائر ایجوکیشن کا 46 فیصد بجٹ بڑھایا گیا ہے،یہ

Overall بجٹ بڑھایا گیا ہے اور Developmental side پر آئی ٹی کا 419 فیصد بجٹ بڑھایا گیا ہے، سپورٹس کا 307 فیصد بجٹ بڑھایا گیا ہے، انرجی کا 293 فیصد بجٹ بڑھایا گیا ہے، سوشل ویلفیئر کا 101 فیصد بجٹ بڑھایا گیا ہے، روڈز کا 57 فیصد بجٹ بڑھایا گیا ہے جس سے اس صوبے کی Economic revitalization ہو گی۔ ہیلتھ کا 44 فیصد بجٹ بڑھایا گیا ہے، منرلز جو ایک اہم سیکٹر ہے جس کے اوپر سپورٹس، ٹورازم، منرل، ہائیڈل یہ ہمارا Future ہے، منرلز میں پچھلے تین سال میں 2221 نئے مائنز کے لائسنسز دیئے گئے ہیں اور 2022ء میں ہمارا ٹارگٹ ہے کہ 2221 کو ہم چار ہزار تک لے جائیں۔ یہ جو مائنز دینے کا سسٹم تھا، اس سسٹم کو Easy بنایا گیا ہے جس وجہ سے یہ کام چلا ہے، جھگڑے ختم کئے گئے ہیں، جرگے کئے گئے ہیں، ایک سسٹم ابھی چل پڑا ہے جس کی وجہ سے 2018-19ء میں تقریباً ڈیڑھ ارب روپے کا ہمارا ریونیو تھا، ابھی 4.23 ارب پر چلا گیا ہے۔ جناب سپیکر! مختلف جگہوں پر زون بنائے جا رہے ہیں، خان پور میں Crushing zone declare کیا جا رہا ہے، اس طرح جو منرلز جدھر ہیں، ان کو زون بنا رہے ہیں، ان کو Tax Base دیں گے، ان کو Facilities دیں گے، یہ چیزیں ہیں جو صوبے کو آگے لے کر جائیں گی۔ اس کے بعد بہت بڑا مسئلہ ہمارا اس صوبے میں بیروزگاری کا ہے، ابھی بیروزگاری کلاس فور کی نوکریوں سے ختم نہیں ہوتی، جہاں ایک نوکری ہوتی ہے اور ایک ہزار آدمی لائن میں کھڑے ہوتے ہیں، میرے بھائی بابک صاحب نے کہا، ETEA کی بات کی، انہوں نے کہا کہ غلط قسم کی ایجنسیز ہیں، ان کے Through ہزاروں کی تعداد میں جتنی بھرتیاں ہم نے کی ہیں، کوئی سوچ بھی نہیں سکتا، اتنی بھرتیاں۔ میڈم نے کہا Women empowerment agencies ہی تھیں جنہوں نے Women empowerment دی ہے، اس صوبے میں عورتوں کو کون نوکری دیتا تھا، یہ میرٹ کے اوپر اس صوبے میں 16 لاکھ سے 20 لاکھ روپے تک کی سب انجینئر کی پوسٹ بیچی جاتی تھی، میں سات سال سی اینڈ ڈبلیو کا وزیر رہا ہوں، لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ میں ایک سب انجینئر بھرتی نہیں کرا سکا کیونکہ تمام کے تمام میرٹ پر ہوئے ہیں۔ جناب سپیکر! باتیں، تقریریں تو بہت آسان ہیں، میں واپس آؤنگا، بے روزگاری ختم ہو گی جب صوبے میں انوسٹمنٹ آئے گی۔ بابک صاحب کو میں چار سال سے سمجھا رہا ہوں کہ سوات موٹروے پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پر بنا ہے لیکن پتہ نہیں، بابک صاحب اور ہم برابر نہیں، ان کو سمجھ نہیں آتی، PPP mode کیا ہے، سندھ PPP mode پہ کام کر رہا ہے، پنجاب PPP mode پر کام کر رہا ہے، پوری دنیا PPP mode پر کام کر رہی ہے، اس دفعہ ہم نے Viability gap

funding کے بھی پانچ ارب روپے کی Allocation رکھی ہے، ہم چاہتے ہیں کہ مزید پرائیویٹ سیکٹر آکر Invest کرے، یہ ہر کام حکومت کا نہیں ہے، حکومت کو کنسٹرکشن کے بزنس سے باہر نکلنا پڑے گا، پرائیویٹ سیکٹر سے Investment لانا پڑے گی۔ اس سلسلے میں جن زون کے اوپر کام شروع ہو گیا ہے، اس میں ڈی آئی خان اکنامک زون ہے، بنوں اکنامک زون ہے، یہ وہ Colonized Projects ہیں، اس کے اوپر پراسیس شروع ہو گیا ہے، پشاور اکنامک زون ہے، جلوزئی اکنامک زون ہے، نوشہرہ اکنامک زون ہے، Risalpur Export Processing Zone ہے، Nowshera Extension Economic Zone ہے، حطار اکنامک زون ہے، حطار سپیشل اکنامک زون ٹو جس کو کہتے ہیں، رشکئی سپیشل اکنامک زون، غازی اکنامک زون کے اوپر کام شروع ہو گیا ہے، یہ کوئی نام مجھے سمجھ نہیں آرہا، مہمند ماربل سٹی کے اوپر کام شروع ہو گیا ہے۔ جناب سپیکر! یہاں ہزاروں کی تعداد میں انڈسٹری اور فیکٹری لگنے جارہی ہیں، لاکھوں کی تعداد میں یہاں پر روزگار کے مواقع پیدا ہونگے، ڈیجیٹل سٹی ہری پور اس کو دیا گیا ہے، وہ ڈیجیٹل سٹی کے Through پچاس سے ساٹھ ہزار IT literate بچے گھر بیٹھ کر اسی (80) اور نوے (90) ہزار لاکھ، ڈیڑھ لاکھ روپے کمائیں گے۔ اس طرح ڈیجٹل کی ایک سکیم ایبٹ آباد میں ہے، ایک پشاور میں ہے، ایک مردان میں ہے، جناب سپیکر! یہ ہم مواقع پیدا کر رہے ہیں، ہمارا کام ہے، اپنی Youth کو Opportunity دینا، آگے سے Youth کا کام ہے، اس Opportunity کو Grab کرنا اور اس کو استعمال کرنا، مہنگائی بے شک صرف پاکستان میں نہیں ہوئی، پوری دنیا میں ہوئی ہے، پٹرول کا جو ریٹ ہمارے پاکستان میں ہے اس سے میرے خیال میں تین گنا ہندوستان میں ہے، ساتھ ہمارے ہے لیکن حکومت نے کوشش کی ہے کہ جتنا کم سے کم بوجھ پڑے وہ اس کے لئے اگر ضرورت پڑی تو ہم نے دس ارب روپے Food basket کے لئے رکھے ہیں، شاید ہم خود وہ سکیم کریں، شاید ہم فیڈرل کے احساس پروگرام کے ساتھ مل کر وہ سکیم کریں لیکن ہم لوگوں کو ریلیف دینگے۔ اس طرح دس ارب روپے آٹے میں سبسڈی کے لئے ہم نے رکھے ہیں، کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ ٹیکنیکل پوائنٹس کے آپ کو تیمور خان سارے جوابات دینگے۔ یہاں اے جی این قاضی کا بڑا ذکر ہوتا ہے، یہ اے جی این قاضی فارمولا پی ٹی آئی کی گورنمنٹ کے آنے کے ساتھ نہیں آیا، یہ اے جی این قاضی فارمولا کو تیس سال ہو گئے ہیں، یہاں کسی نے نواز شریف کا نام لیا ہے جی، نواز شریف وزیر اعظم تھا اور Two third majority تھی، ان شاء اللہ تعالیٰ ہم اپنے حقوق کے لئے لڑ رہے ہیں جس دن ضرورت پڑے گی، اپنے اپوزیشن بھائیوں کو ہم

سب اپنے ساتھ آ گے کھڑا کرینگے اور ساتھ چل کر اسلام آباد جائیں گے، اپنے حقوق لیں گے۔ فی الحال Things are under control جب ضرورت پڑے گی، بابک صاحب، میں اور آپ ہاتھ دونوں پکڑ کر ان شاء اللہ اسلام آباد جائیں گے۔ تھینک یو جی، شکریہ۔

جناب سپیکر: اکبر ایوب صاحب، تھینک یو۔ جناب محمود بیٹنی صاحب۔

جناب محمود احمد خان: تهینک یو جناب سپیکر، ډیره مهربانی چې ماته مو موقع راکړه۔ یو ریکویسټ صاحب ته کوؤ که شوکت یوسفزئی صاحب سره ټائم وی، شوکت یوسفزئی لږ Busy دے، خیر دے ورسره دا پیر فدا دے، د بجټ حوالې سره ټولو ملګرو خبرې اوکړې، زه ریکویسټ دا کوم که مونږ په دې لږ پوهه کړی چې دا بجټ جوړیږی، دا په Need basis د ضرورت د پاره جوړیږی او د ضرورت مطابق سیکمز اچولې شوی وی، خو زه په دې نه پوهیږم چې زمونږ په ټانک کښې Overall خبرې نورو ټولو ملګرو اوکړې، زمونږ په ټانک کښې د ډیویلپمنټ یو سکیم وو، په 19-2018ء اے ډی پی کښې راغلو، په 21-2020 کښې راغلو او اوس Ongoing schemes کښې راغلو، په شپږو ضلعو کښې په پینځو ضلعو کښې هغه پیسې اولګیدې، یو زه د اپوزیشن ممبر یم، دا هغه پیسې دوباره Lapse شی او واپس راشی، اوس هغه سکیم په Ongoing کښې راغلو، دا ریکویسټ کوؤ۔ جناب سپیکر صاحب، آپ کو ریکویسٹ کرتے ہیں کہ یہ ایم پی ایز کو بٹھادیں تاکہ تیمور جھگڑا بات سن لیں کیونکہ ہوا میں تو باتیں نہیں کر سکتے، یہ اس کو بھی بٹھادیں اور دوسرے کو بھی بٹھا دیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: سردار صاحب، پلیز ریکویسٹ ہے۔

جناب محمود احمد خان: پیر فدا کو اپنی سیٹ میں بھیج دیں تاکہ ہم جھگڑا صاحب کو بات کریں نا، اس کو بجٹ میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: خاص کر منسٹر فنانس کو کوئی Disturb نہ کریں تاکہ انہیں اس کا جواب دینا ہے۔۔۔۔

جناب محمود احمد خان: منسٹر فنانس اور جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر فنانس! آپ خود بھی Disturb نہ ہوں۔

جناب محمود احمد خان: فنانس کو سر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: ذرا اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھیں۔

جناب محمود احمد خان: جناب سپیکر صاحب! دا ریکویسٹ مونږه کوؤ، ہم یہ ریکویسٹ کر رہے ہیں کہ تین سال ہو گئے ہیں، باقی انہوں نے کہا ہے کہ بجٹ اتنا ہے، کم ہے یا زیادہ ہے، کوئی کہتا ہے کہ سرپلس ہے، ہم کہتے ہیں کہ میرے ڈسٹرکٹ میں جو ڈیویلپمنٹ کا کام ہے، یہ تیسرا سال ہے، انہوں نے ابھی ADP 1138- Multisector Development, Page No. 249 اس کو Ongoing scheme میں ڈالا ہے، تیسرا سال ہے، شیخ اتار ٹانک میں ایک Bridge ہے، ادھر پولیو کا بائیکاٹ ہو گیا ہے، جناب سپیکر! ڈی سی نے 3-MPO کے تحت لوگوں کو اٹھایا ہے، اس لئے اٹھایا ہے کہ انہوں نے پولیو سے بائیکاٹ کیا ہے، انہوں نے کہا ہے کہ ہم تب تک نہیں ڈالیں گے، جب تک یہ Bridge نہیں بنے گا، اب تیس کروڑ روپے ہیں، اس پر سات، آٹھ، دس گاؤں ہیں، وہ لوگ اس چیز پر مجبور ہو گئے ہیں، آج مجبوری سے لوگ بائیکاٹ کر رہے ہیں۔ بے شک آپ عوام کے ساتھ لڑ تو نہیں سکتے، ایک کے ساتھ لڑینگے، دو کے ساتھ، ہزاروں لوگوں کے ساتھ تو آپ لڑ نہیں سکتے۔ اس طرح تور برج ہے، اس طرح مونڈ والا برج ہے، میں نے یہ ریکویسٹ کی کہ کم از کم یہ ظلم کیوں ہوتا ہے کہ تیس کروڑ پانچ ضلعوں میں استعمال ہوتے ہیں، اس ضلع کا میں واحد اپوزیشن کا ممبر ہوں، اس وجہ سے میرے ساتھ ظلم ہوتا ہے۔ ہم یہ ریکویسٹ کرتے ہیں کہ پانچ ضلعوں میں جب یہ چیز استعمال ہو گئی ہے، ACS (Additional Chief Secretary) کے پاس وہ سکیم بھی نہیں آئی ہے، ڈی سی نے ڈیڈک کیا ہے وہ واحد ٹانک کے لئے ہے جو کبھی فائل ادھر سے ادھر آ جاتی ہے، کبھی ادھر سے ادھر چلی جاتی ہے۔ میری ریکویسٹ یہ ہے کہ جو سکیم Ongoing ADP میں آئی ہے، اس میں Road, bridge plus پانی کا جو مسئلہ ہے، ان شاء اللہ یہ تینوں حل ہو جائیں گے۔ بے شک آپ لوگوں کے پاس اگر New scheme کے لئے پیسے نہیں ہیں تو اس سکیم میں ان کو آپ ہدایت کر دیں تاکہ ہم اس کے ساتھ بیٹھ کے یہ مسئلہ حل کریں۔ جناب سپیکر! اس طرح ڈسٹرکٹ ڈیویلپمنٹ پلان انہوں نے اے ڈی پی میں ڈالا ہے، Annexure II میں ہے، فنانس منسٹر اے ڈی پی کی کتاب میں دیکھ لیں، اس میں ہم نے تجاویز دی تھیں کہ روڈ سیکٹر میں آپ کو ریکویسٹ ہے کہ Village Gomal to Manja ادھر روڈ کا نام ونشان بھی نہیں ہے، روڈ کی بالکل بنیاد نہیں ہے، یہ ریکویسٹ میں نے کی تھی کہ یہ جو آپ لوگوں نے ڈسٹرکٹ

ڈیویلپمنٹ پلان ڈالا ہے کہ اگر اس میں یہ ڈالا جائے لیکن بد قسمتی سے میں واضح کہنا چاہتا ہوں کہ بد قسمتی سے ایک روڈ جو By name ڈالا گیا ہے، مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ وہ۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Order in the House, please.

جناب محمود احمد خان: یہ روڈ ٹانک ڈسٹرکٹ میں ہے کہ نہیں ہے؟ یہ کس طرح کہتے ہیں کہ ہم نے پلاننگ کے مطابق کیا ہے، یہ ہمیں بتائیں کہ انہوں نے نیاز علی تا اکرام کورونہ، مجھے یہ فنانس منسٹر بتائیں، سی اینڈ ڈبلیو کے منسٹر بتائیں، یہ سامنے بیٹھا ہے کہ ان کو پورے ٹانک میں اگر اس روڈ کا نام ہو یا ذکر ہو تو پھر مجھے قصوروار ٹھہرائیں، ساڑھے سات سال Unofficially لوگوں کے لئے Unelected لوگوں کے لیے نیا Trend شروع ہو گیا ہے، ادھر جتنے بھی ایم پی ایز آئے ہوئے ہیں، سارے الیکٹڈ ایم پی ایز ہیں، جس حلقے کا آپ لوگوں کا ایم پی اے نہیں ہے تو آپ دوسرے کے ذریعے سے آ جاتے ہیں، یہ کیا طریقہ ہے، یہ اس لئے ہم نے یہ ظلم کیا ہے کہ ہمیں لوگوں نے ووٹ دیا ہے، یا صاف بتا دیں کہ آپ لوگوں کو ووٹ ملا ہے، اس لئے آپ لوگوں کے ساتھ یہ ظلم ہوا ہے، ہم اپنی بات ریکارڈ کروائیں گے، میں نے تیمور صاحب کو ریکویسٹ کی ہے کہ یہ جو نیاز علی تا اکرام کورونہ روڈ ہے، اس کو آپ مانجی کی طرف ڈال دیں تاکہ ان لوگوں کے گاؤں کا مسئلہ حل ہو جائے۔ جناب سپیکر! ایسے روڈ ڈالا ہے جس کا ٹانک میں بالکل نام و نشان نہیں ہے، وہ باتیں میں اس فلور پر نہیں کر سکتا، میں پھر منسٹر فنانس اور منسٹر اکبر ایوب صاحب کو بتا دونگا کہ یہ روڈ اور سی اینڈ ڈبلیو کے منسٹر کو بھی میں بتا دونگا کہ روڈ کا یہ کیا طریقہ ہے۔ جناب سپیکر! دو لاکھ کنال زمین ٹانک میں کلاچی ڈی آئی خان کی سائڈ پر آباد ہوتی ہے، ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ کو Handover ہوئی ہے، ابھی تک اس کی SNE پڑی ہے، کوئی بھی نہیں کرتا، اب ہم کس کو فریاد کریں، آپ کو فریاد کرینگے، آپ ہمارے بڑے ہیں، ہم اس لئے فلور پر بات کرتے ہیں تاکہ ریکارڈ پر موجود ہو، کل ہم لوگوں کو بتا سکیں کہ ہم نے وارن کینال کی بات کی تھی، دو لاکھ زمین ہے لیکن کوئی ابھی تک اس کی Sanction نہیں ہوا ہے، فنانس منسٹر کو ریکویسٹ کرتے ہیں کہ کم از کم اس کو بھی کر دیں، ساتھ ساتھ میں یہ پانی کا جتا تر میں اور ٹانک سٹی میں بہت ہی اہم ایشو ہے، کم از کم اگر New scheme نہیں دی ہو، پرانی سکیم میں پیسے جو پڑے ہیں، اس میں Utilize کرنے کی اجازت دے دیں۔ جناب سپیکر! تین سال ہو گئے ہیں، تین سال، اب اگر آپ اس چیئر پر بیٹھے ہیں، تین سال میں ایک سکیم Approve نہیں ہوتی ہے تو اس پر کام کیسے ہو گا؟ اس طرح حال Beautification fund کا ہے کہ ابھی تک وہ کام کچھ رکا ہوا ہے، کچھ عدالتوں میں، ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ چکر کیا ہے، ڈیپارٹمنٹ والوں کے ساتھ کیا مسئلہ ہے یا انتظامیہ والوں کے ساتھ کیا

مسئلہ ہے؟جناب سپیکر!دوسری بات یہ ہے کہ کہ جنڈولہ میں متاثرین نے احتجاج کیا تھا کہ ان کے اوپر جو فائرنگ کی گئی، یہ پہلے سے سب لوگوں کے اوپر یہ جنگ شروع ہوگئی تھی، انہوں نے احتجاج کیا تھا، حکومت والے گئے تھے لیکن انہوں نے مجبوری سے پولیو کا بائیکاٹ کیا،ابھی تک ان کی وہ فریاد کسی نے بھی نہیں سنی،اقبال وزیر صاحب نے بھی ان کے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ میں ان کو پالیسی میں ڈالونگا لیکن ابھی تک انہوں نے پالیسی میں نہیں ڈالا،کم از کم ان غریب لوگوں کا خیال کریں جن کے گھر مسمار ہوئے ہیں، جن کے گھر گرے ہیں،کب تک یہ غریب لوگ دھرنوں پر بیٹھے ہونگے؟ فنانس منسٹر کو یہ ریکویسٹ ہے کہ کم از کم جتنا ان سے ہوسکے،کیبنٹ میں یہ لے جائیں تاکہ یہ مسئلہ بھی حل ہوجائے۔ ساتھ ٹانک میں کیٹگری سی ایک ہاسپیٹل ہے،اس میں فنانس منسٹر کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ آجائیں،اس ہاسپیٹل میں، هغه دې راشي، دا هسپتال دې اوګوري، که دے حیران و پریشان نه شو، دا هسپتال دے که څنګل دے جناب سپیکر! نه پکښې ډاکټر شته، نه پکښې دوائی شته، نه پکښې سټاف شته، دا څنګه Refer to D I Khan ، جنوبی وزیرستان، ستاسو هیلتهـ ایمرجنسی ده؟ دا ناکامه ایمرجنسی ده۔ ستاسو د حکومت دا څنګه هیلتهـ ایمرجنسی ده؟ په ټانک کښې یو هسپتال دے، جنوبی وزیرستان،ټانک ستی، ډسټرکټ ټانک په هغې کښې یو سهولت نشته، کم از کم ته خو راشه اوګوره چې دا حقیقت تاته معلوم شی چې دا څه شے دے او څه شے نه دے؟ جناب سپیکر! مونږ به دلته خبره کوؤ چې کم از کم دا ظلم او زیادتې دې د پاره چې دلته د اپوزیشن ممبران او یو د اپوزیشن حلقې جدا دی، د حکومت حلقې جدا دی۔ بله اخیری خبره ګومل زام ډیم جوړ شوے دے، ستره میګا واټ بجلی ورکوی، ته ټانک ته راشه، بائیس ګهنټې په حلقو کښې لوډ شیډنګ دے، دا خو کم از کم نیشنل ګریډ ته درومی او دا خو وئیلې شی چې کومې حلقې نه اوس هغه د وزیرو علاقه ده که د محسودو علاقه ده، که د ټانک ستی ده، کم از کم هغوی ته دې هغه بجلی هم ورکړی، ستره میګاواټ بجلی دوئ ورکوی او هلته بائیس ګهنټې لوډ شیډنګ وی، خلقو بینر راغستې وی او په مونږ پسې خبرې کوی، مونږ ستاسو ډیر ټائم نه اخلو خو مونږ کم از کم دا ریکویسټ کوؤ چې کوم ظلم او زیاتے په هر مد کښې مونږ سره روان دے، مونږ دلته خالی پوائنټ نوټ کوؤ چې تاسو ئے هم د ځان سره نوټ کړئ چې کم از کم په ریکارډ دا موجود وی، دا کوم

ظلم او زیاتے روان دے، دا دې بند شی، د رحمان بابا په شعر باندې به ئے ختموم، وائی:

ے هر سړے تر مطلبه پورې یار دے
ما د خدائے د پاره یار لیدلے نه دے

<u>جناب وقار احمد خان:</u> جناب سپیکر!۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> *تھینک یو جناب وقار احمد خان صاحب، میں اس لسٹ کے مطابق چل رہا ہوں، جی وقار احمد خان صاحب۔*

<u>جناب وقار احمد خان:</u> شکریه جناب سپیکر صاحب، چې تاسو ماله په بجټ باندې د بحث کولو موقع راکړه۔ د ټولونه اول خو به زه د خپل اپوزیشن لیډر، پارلیمانی لیډرانو، د اپوزیشن ممبرانو، ټریژری بنچز او د لیډر آف دی هاؤس شکریه ادا کوم چې زمونږه د پښتو چې کوم روایات دی، زمونږ د صوبې چې کوم روایات وو، د هغې تسلسل ئے قائم کړو او ټولو دې ملک ته بلکه ټولې دنیا ته ئے اوښودل چې دا صوبه چې ده، په هر لحاظ که په War on terror کښې ده نو هم په فرنټ لائن ده او که په روایاتو ده نو هم په فرنټ لائن باندې ده، هغې کښې زه تاسو ته خراج تحسین پیش کوم او ستاسو په توسط ټریژری بنچز ته او خاص کر لیډر آف دی هاؤس ته هم دا ریکویسټ کوم چې څنګه د دې صوبې خپل روایات دی، د دې جرګې خپل روایات دی نو دغه شان پکار ده چې د مدینې د ریاست هغه روایت قائم کړی او چې څنګه حق خپل ممبر له ورکوی، پکار دا ده چې هغه حق اپوزیشن ممبر ته هم ملاؤ شی۔ جناب سپیکر! په بجټ باندې زمونږه مشرانو ټیکنیکل او ښه تفصیلی بحث کړے دے خوبئی پکښې هم دی، خامئ پکښې هم دی، اپوزیشن لګیا وی د خامو نشاندهی کوی خو د دې د پاره نه کوی چې یره د حکومت تذلیل اوکړی خو د دې د پاره ئے کوی چې کومې خامئ وی چې حکومت هغه طرف ته توجه ورکړی او هغه خامئ لرې کړی۔ زه به یو خبره په افسوس سره اوکړم، ماله خو نه ده پکار، زمونږه منسټر صاحب خبره اوکړه، زمونږ د 2008ء نه تر 2013ء پورې Tenure وو، نو زه په فلور آف دی هاؤس دا خبره کوم چې الحمد لله شکر ادا کوؤ چې د اے این پی یو ګورنمنټ وو او د War په فرنټ لائن باندې هغوی د هغې خلاف جهاد اوکړو، فرض کړه که په هغه وخت

کښې دا قربانئ ئے نه وی ورکړې نو شايد چې نه به نن دا هاؤس وو او نه به نن د دوئ حکومت وو، دلته کښې دا کريډټ زه عوامی نيشنل پارټئ له ورکوم، مونږه يو کس يو او که پينځه کسه يو، زمونږه ولی خان بابا خبره کړې وه چې يو ټرک هيندوانو له دا يو چاقو پوره دے ،نو که يو کس وی زمونږ په اسمبلئ کښې نو د دې صوبې د حق آواز به اچتوؤ، دغه خبره مو کوله۔ په هغه سلسله کښې زه به خپلې حلقې له راشم، زما حلقه چې ده، هغه د دهشتګردئ نه هم متاثره ده، هغه د سيلاب نه هم متاثره ده او د آبادئ په لحاظ تحصيل کبل د ټولونه غټ تحصيل دے خو زه حکومت ته دا سوال کوم چې هغلته کښې د تعليمی ايمرجنسی په مد کښې او د هيلتھ ايمرجنسی په مد کښې چې دوئ کوم اعلانات کوی او کومې خبرې کوی، هغه دې عملی کړې شی۔ داسې يونين کونسلې زما په حلقه کښې شته چې په هغې کښې د ماشومانو د جينکو د اتم سکول نشته، د لسم سکول نشته، د هيلتھ ډسپنسری پکښې نشته، زمونږه د هيلتھ په حواله باندې يو آر ايچ سی ده، هغه چې باران وی نو باران بره کم وريږی او لاندې ډير وريږی، زما حکومت ته دا سوال دے، په هغې باندې آبادی ډيره زياته ده چې هغه دې کيټګری ډی طرف ته اپ ګريډ کړے شی۔ جناب سپيکر صاحب! آر ايچ سی زما په يونين کونسل هزاره کښې Health facility د سره نشته، هغلته دې د Health facility قائم کړې شی، که ډسپنسری وی او که بی ايچ يو وی که آر ايچ سی وی، زما په يونين کونسلو کښې په ټال يونين کونسل کښې، په شاه ډهيرئ يونين کونسل کښې، قلاګئ يونين کونسل، ټولې غريزې علاقې دی، د ماشومانو د اتم د جينکو، د لسم سکولونه پکښې نشته، پکار ده چې هغلته کښې هغه سکولونه هغه Facility ورکړے شی او په داسې طريقه چې اعلان څه اوشی او عملی کړے شی۔ جناب سپيکر صاحب! د روډونو په حواله باندې زما تحصيل کبل چې دے، په هغې کښې د ټورازم چې کوم Potential دے، ټول بارډر د دير سره لګيدلے دے او ډير زيات Potential دے پکښې نو وزير اعلیٰ صاحب چې د روډونو په مد کښې کوم اعلانات کړی دی نو زما دا خواست دے چې هغه دې عملی کړے شی او هغه Tourist spots دې هغلته کښې ډيويلپ شی، نو په ډيره آسانه باندې او ډير لږه فاصله باندې به خلق هغه ټورازم طرف ته Attract کيږی او هغلته کښې

به راځی، د اوبو مسئلې دی، زما په حلقه کښې Water level down شوے دے، اکثر ټیوبویلې اوچتیږی، نو زما دا خواست دے چې د هغې په مد کښې هم زمونږ حلقې له خصوصی توجه ورکړے شی۔ زما په حلقه کښې آبادی ډیره زیاته ده، د ماشومانو دوه کالجه دی، یو د هلکانو دے یو د جینکو دے، د ډگری کالج، خو هغه Facility پکښې نشته دے، ډگری کالج د جینکو کښې خو د اوبو د څښلو انتظام نشته، نو زما حکومت ته خواست دے چې د هغې دې فوری طور هغې ته هغه کوم ضرورتونه چې دی، هغه دې پوره کړے شی۔ زما ډاکټر خان شهید پوسټ گریجویټ کالج دے خو ډیر کم سهولتونه دی پکښې دی، پکار ده چې هغې له سهولتونه ورکړے شی او هغه یو مثالی کالج شی، که په دې وخت کښې اونه شو نو شاید چې بیا یقین نه کوم، زه امید ساتم، وزیر اعلیٰ صاحب زمونږ د سوات دے چې زمونږ د حلقې چې کومې مسئلې دی، زمونږ د سوات او زه شکریه اداکوم چې سکیمونه پکښې Reflect کړی دی، راغلی دی خو یو سوال مو دے، د 2018ء نه یو دوه رابطه پولونه او هغه په 21-2020ء کښې هم وو خو اوس نشته او هغلته کښې د آبادئ د Load د وجې نه ټریفک جام وی او ما دا خبره په فلور آف دی هاؤس هم کړې وه چې په څلورو گھنټو کښې اسلام آباد ته سړے رسیدې شی خو د پینځو منټو لار په څلور گھنټو کښې نه وهلې کیږی، که ایکسپریس وے پکښې اچولې وی، ایکسپریس وے به کیږی، دا یو رابطه پل دے، ډیر ضروری دے، د کبل سره په هنگامی بنیادونو چې دا اوشی، خلقو ته به هغه ریلیف ملاو شی۔ جناب سپیکر صاحب! زما دا خواهش دے، زمونږ د حلقې چې کومې مسئلې دی، د اوبو مسئلې دی، د روډونو مسئلې دی او د هیلتھ مسئلې دی، چې دا په هنگامی بنیادونو باندې حل کړے شی او په آخر کښې مو یو دا ریکویسټ دے چې زمونږه د دې بجټ چې کوم بک دے، دا اے ډی پی چې ده دا جرگه پاس کوی، دا ممبران ئے پاس کوی، نو پکار دا ده چې که مرکز ته کوم ممبران زمونږ تلی دی، ایم این ایز گان صاحبان تلی دی نو هغه د گاډی دویمه پایه پکار ده چې مرکز نه مونږ له څه رااوړی خو دلته کښې زمونږه د صوبائی حقوقو اتلسم ترمیم دې نه غصب کوی، په هغې دې قبضه نه کوی او دلته کښې زمونږه په صوبائی سکیمونو او صوبائی پراجیکټونو باندې دې هغه

خبره نه کوی، خپل سیاست دې نه کوی، مونږ له پکار ده، هغه زمونږ مشران دی چې مونږ له د مرکز نه څه رااوړی، زمونږ دې صوبې له، دا خو Already زمونږ سره دی، دا خو د دې صوبې وسائل دی، دا خو به دلته کېنې لګی نو هغه راځی او دلته کېنې د صوبې وسائلو کېنې Interference کوی، نو زما حکومت ته دا سوال دے چې Interference دې منع کړے شی او د مرکز نه دې مونږ له هم هغه ممبران چې تلی دی، چې څه مونږ له رااوړی۔ ستاسو ډیره مهربانی، ډیره شکریه۔

Mr. Speaker: Thank you very much. Ji, Jamshed Khan.

جناب بلاول آفریدی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: چلو اس کے بعد کر لیں، انہوں نے ریکویسٹ کی ہے کہ کوئی ماتم ہو گیا ہے اس لئے ورنہ میں تو اس لسٹ پر جا رہا ہوں۔

جناب جمشید خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ډیره مهربانی جناب سپیکر! تاسو ماله موقع راکړه۔ د بجټ اجلاس دے او دا ډیر اهم اجلاس دے، دیکښې د ټول کال د صوبې د آمدن او د اخراجاتو تفصیل بیانیږی او زمانه مخکښې ډیرو معززو ممبرانو ډیر په تفصیل باندې په بجټ باندې بحث اوکړو، زه یو دوه درې خبرې ضروری ګنړم، کول ئے غواړم۔ د ټولونه وړاندې وړومبئ خبره چې ده نو هغه د فنډز غیر منصفانه تقسیم شوے دے، د اپوزیشن ممبران خو پریږده د حکومتی ممبران، د هغوی حلقوته هم چې دے نو هغې کښې هم اونچ نیچ شوے دے، هغې کښې چاته فنډ سیوا دے چاته کم دے، نو دا د آئین خلاف خبره هم ده، د صوبې په محاصلو باندې، د دې په وسائلو باندې د ټولو حلقو حق دے۔ زمونږ په مردان کښې اته حلقې دی او اته حلقو کښې زما اووه ممبران چې دی هغه د پی ټی آئی نه دی او صرف یو زه د مسلم لیګ نه یم، هغه اووه حلقو ته فنډ ملاؤ شوے دے او زما حلقې ته فنډ نه دے ملاؤ شوے، حالانکه زما حلقه چې ده هغه صرف د ټوبیکو په مد کښې صرف د ټوبیکو نه هر کال په فیډرل ایکسائز ډیوټئ کښې More than two hundred billion rupees دا مرکز ته ځی او هغې کښې زما د حلقې شیئر کم ازکم تیس ارب، چالیس ارب روپئ دے، په هغه تیس ارب، چالیس ارب روپو کښې چې صرف د ټوبیکو نه زما د زمیندارو په محنت باندې

هغې ته په هغې کښې زما حلقې ته یو روپئ فنډ نه ملاویږی، دا ډیره زیاته د افسوس خبره ده، زما دا درخواست دے چې یره تاسو د حکومتی ممبرانو سره سره د اپوزیشن د ممبرانو حلقې ته هم د هغه فنډز ورکړئ او د انصاف تقاضه پوره کړئ، ستاسو چې څنګه د پاکستان تحریک انصاف نوم دے، دغه ته اوګورئ او د ټولو خلقو سره د ټولو حلقو سره د ټولو ممبرانو سره انصاف اوکړی۔ دویمه خبره زمونږ د صوبې معیشت چې دے نو د هغې د ملا تیر چې دے هغه زراعت دے او د زراعتو په هر یو کتاب کښې وړومبې Sentence دا لیکلے شوے دے چې Agriculture is controlled, eighty percent agriculture is controlled by nature، زراعت Eighty percent چې دے دا نیچر کنټرول کوی، د نن نه یو هفته مخکښې په مردان کښې په صوابئ کښې ډیر زیات طوفان، باران او ږلئ شوې ده، مختلف فصلونه، زمونږه شهرام خان ناست دے، هغه هم د دې صوابې دے، خاص کر تمباکو، جوار، ګنے، سبزی، په هغې باندې ږلئ اوشوه او Hundred percent هغه تباه شو، په لکهونو روپو د هر یو زمیندار نقصان شوے دے، نو تاسو په ریلیف کښې پیسې ډیرې زیاتې ایښودې دی، زه دا درخواست کوم چې دغه کوم زمیندارو ته نقصان ملاؤ شو، د هغې ازاله دې دا حکومت اوکړی۔ زما دا امید دے چې ان شاءالله زمونږ د دغه زمیندارو چې کوم نقصان شوے دے، هغوی ته به ان شاءالله ټهیک ټهاک د هغې صله ملاویږی۔ زه د حکومت نه د پاکستان ټوبیکو بورډ نه د زرعی بینک چې دے، هغه د دې د پاره استعمالیدې شی، کمپنو ته هم دا درخواست کوم چې یره دغه زمیندار چې کوم تباه شوی دی، د هغې ازاله دې اوشی او هغه دې په خپلو پښنو باندې ادرولې شی۔ زمونږه د دې حکومت د ټولو نه زیات فوکس، دوئ راغلی هم په دې آواز باندې وو چې یره مونږ به په ایجوکیشن باندې کار کوؤ، په هیلتھ باندې به کار کوؤ، نن د دې صوبې بیس او پچاس لاکھ ماشومان د سکولونو نه بهر دی او کوم چې Existing facilities دی، کوم سکولونه دی، په هغې کښې که تاسو کلاس رومز ته لاړئ نو اتیا اتیا ماشومان سل سل ماشومان په یو کلاس کښې ناست دی، زما د حکومت نه دا درخواست دے چې تاسو په اے ډی پی کښې د پرائمری نه واخله تر هائر سیکنډری سکولونو پورې دا شامل کړئ او په

هره یوه حلقه کښې او په هره یوه ضلع کښې په ایجوکیشن باندې ټهیک ټهاک کار اوکړئ چې کوم ځائې کښې سکولونه کم دی، هغلته سکولونه تاسو جوړ کړئ، کوم ځائې کښې چې Existing facilities کم دی، هغې له اسانتیا ورکړئ چې زمونږ ماشومان دا کوم چې بهر دی د سکولونو نه، بیس او پچاس لاکه ماشومان دا سکولونو ته رادننه شي نو بیا به زمونږه مقامي هسپتالونه چې کوم دی، هغه آر ایچ سیز دی، ټائپ ډی هسپتالونه دی، سول هسپتالونه دی، په هغې کښې بنیادی ضرورتونه نشته، په هغې باندې فوکس پکار دے چې یره دغې خلقو ته په خپل Door step باندې د صحت اسانتیا ملاؤ شي۔ د ټولو نه اهم خبره چې ده هغه زه اشتیاق ارمړ صاحب ته کوم، بلین ټری سونامی دا پراجیکټ دے، تاسو چې نرسریز کوئ نو د Farmer سره تاسو یو Agreement کوئ، د هغه Agreement لاندې تاسو له Farmer پینځه فټه بوټی درکوی او خاص کر دا زه د سفیدې په مد کښې وایم چې کوم Farmer سفیده اوکری، هغه چې کله د کر قابله کیږی، په اته نهه میاشتو کښې، هغه بیس او پچاس فټ غټیږی، هغه زمیندار اولګی او هغه بیس او پچاس فټ ذخیره په مارکیټ کښې خرڅه کړی او تاله پینځه فټه بوټے واخلی چې هغه د کر قابل وی، په دې باندې تاسو فوکس ورکړئ، د خدائے خاطر اوکړئ چې دا مافیا ناسته ده، دا نرسریز والا مافیا ناسته ده، د دې توړ اوکړئ او کوم بوټی چې تاسو له نرسرئ والا کری، هغه تاسو د هغه نه په هغه دغه کښې چې هغه بیس فټ دے، که هغه پندره فټ دے، که هغه دس فټ دے، هغه بوټے ترې اخلئ او هغه زمیندار له ورکوئ چې دا ستاسو کوم پراجیکټ دے چې دا کامیاب شي۔ بیا روزګار زمونږ د صوبې د ټولونه غټه خبره د روزګار ده او دې حکومت اعلان کړے وو چې مونږ به یو کروړ نوکرئ ورکوؤ، نو دا زه تیمور جهګړا صاحب ته دا خبره کوم، دے دې دا خبره واؤری، تیمور جهګړا صاحب، دا خبره تاسو واؤرئ چې تاسو یو کروړ سرکاری نوکرئ نه شئ ورکولې، ځکه نه شئ ورکولې چې په درې کاله کښې تاسو یو لاکه نوکرئ لا نه دی ورکړی، زما د صوبې بیس لاکه نوکرئ په هغې کښې کیږی نو سرکار یو نوکری چې پیدا کوی، تاسو په هغې باندې د سرکار د بجټ دس او باره لاکه روپئ لګی، تاسو په پرائیویټ سیکټر کښې دغه د یو

نوکرئ په ځائې باندې څلور نوکرئ په دغه پیسو کښې پیدا کولې شئ، نو زما مطلب دا دے چې تاسو پرائیویټ سیکټرې Encourage کړئ چې څومره زمونږه دا Youth دے هغه ډیر په غفلت باندې سر دے ، هغه د آئس او د چرسو په نشو کښې اخته دے ، د خدائے خاطر اوکړئ د سرکار نوکری هر چاته نه شی ملاویدې، په دغه پیسو کښې په دغه بجټ کښې به په پرائیویټ سیکټر کښې د یو نوکرئ په ځائې باندې څلور پینځه نوکرئ پیدا کیدې شی، دا خلق رادننه کړئ، دا خلق د دغه آفت نه خلاص کړئ، دوئ له روزګار ورکړئ، دوئ له یو Future ورکړئ۔ بیا زه آخر کښې یو خپله ذاتی خبره کوم، احتساب په دې وطن کښې شروع دے او زه ئے هم حمایت کوم چې احتساب اوشی خو غیر جانبدار احتساب دې اوشی۔ ما پسې په نومبر کښې اینټی کرپشن والا نوټس کړے وو چې ته حاضر شه، بیا نوټس دوباره راغلو، زه ورغلم، ماته وائی چې ستاسو په ټی ایم اے کښې ټینډر شوے دے د اووه کروړو روپو او هغې کښې تا وینا کړې ده، ما وئیل چې هغه ورځ زه خو نن E-bidding system دے ، زه په دغه کښې تاسو ټول ممبران په دې ګواه یئ چې زمونږه د ټینډر په پراسیس کښې څه شے شته، مونږ په کښې څه کولې شو؟ هغه ټینډر زما د حلقې په Thirty seven to thirty eight percent below باندې تلے دے ، بهرحال زه څلور پیرې هغوی ته حاضر شوم چې تاسو ماله د کمپلینټ کاپی راکړئ، زه به تاسو له Proper جواب درکړم، هغوی تر اوسه پورې ماله د کمپلینټ کاپی رانه کړه۔ زه پولیس ته حیران یم، د هغه ټائم ډی آئی جی په مردان کښې شیر اکبر خان وو، لس موبائلې زما په دیره باندې راغلې او زه ورله رااوتم، ما ورته وئیل چې ماته د کمپلینټ کاپی اوښایه، ایف آئی آر راته اوښایه، ورنټ راته اوښایه، څه چل اوکړم؟ بهرحال درې ګهنټې هغه خو ما ځان سره ایسار کړل او بیا لاړل، د هغې باوجود هم زه حاضر شوم، ماته د دوئ دا پته ده چې دوئ دغه کمپلینټ پخپله په خپل دفتر کښې لیکلے دے او زما په دیره باندې راغلی دی، زه په دې معامله کښې چې پولیس د دغې محکمې نه دا تپوس نه کوی چې تاسو سره ایف آئی آر شته یا سرچ ورنټ شته، یا څه بل څه شته یا د ګرفتارئ څه ډاکومنټ شته؟ لس موبائلې زما په دیره باندې راغلې او زما د بې عزتئ کوشش ئے اوکړو، زه نن دا خبره په دی فلور آف دی هاؤس

باندې کوم چې بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ، اشهدو ان لااله الا الله وحده لا شريک له و اشهدان محمد عبده و رسوله، دا زما بنیاد دے ، دا مو ایمان دے ، که ما د اوسه پورې اته نهه کاله کښې د ټينډر په باره کښې چاته وينا هم کړې وی یا که ما د دې نه څه Earningکړے وی، زما د بچو په کفن دې اولګی، که ما د دې نه Earning کړے وی، بيا د يو دوه ټهکو افسر چې دے هغه لګی او زما په ديره باندې د لسو موبائلو سره هغه Raid کوی او زما د بې عزتئ کوشش کوی، په دې عزت باندې زما ورور بائيللې شوے دے ، هغه شهيد شوے دے ، د دې هاؤس ممبر وو، عمران مهمند شهيد د دې هاؤس ممبر وو، هغه سره د شپيتو کسانو شهيد شو، دوه سوه کسان هغې کښې زخميان شو، دا عزت ما په دغه باندې ګټلے دے او د يو پراسيکيوشن نه راغلے يو ډائريکټر چې هغه په خپل کار باندې پوهيږی نه، او ځان سره ئے جونيئر خلق اغستی دی، Right man for the right job پکار دے ، داسې غل او داسې ډاکو سړے پکار نه دے چې هغه د دې هاؤس د يو ممبر عزت ته لاس واچوی۔ زه هغه سړے يم ، زه چانه يريږم نه، I am not a man to be afraid of anyone خو نه زمونږه او ستاسو د ټولو عزت يو دے ، د دې هاؤس د هر يو ممبر عزت شته، دا مونږ ټول يو بل سره وررونړه يو، چې زمونږ په عزت باندې يو سړے راليګی او په ناحقه بلا وجه بلا ثبوته هغه حمله کوی، زه نن په هائی کورټ کښې د هغه په دغه باندې کيس کوم لګيا يم، دغه افسر زه نور هيڅ هم نه منم، زه دا خبره منم چې دغه افسر او زه دلته د دې اسمبلئ په مخکښې به د الله په کلام باندې به لاس ايږدو خو هله به پرې ايږدو چې دې ايمان مجمل او ايمان مفصل چې په ده کښې ايمان راشی، د ايمان مفصل او د ايمان مجمل د وئيلو نه پس به۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Thank you.

جناب جمشید خان: نه پس به دې قرآن باندې به لاس ايږدی او زه به هم په قرآن باندې لاس ايږدم چې دې ملک د پاره چا کار کړے دے ، په اخلاص او په جذبه باندې او چا کرپشن کړے دے ؟ زه وايم، دا خبره کوم چې کوم د احتساب والا خلق دی، که هغه انتہی کرپشن دے ، که هغه نيب دے ، که هغه هر څوک دی، وړومبے د دغه افسرانو اثاثې اوګورئ، د دغه افسرانو اثاثې اوګورئ چې د

دوئ اثاثې څومره دی؟ بیا به رالګو او زمونږ اثاثې به ګورئ، زه خو هر کال زمونږ هر یو ممبر-----

Mr. Speaker: Thank you, Jamshed Khan.

جناب جمشید خان: هر کال چې دے، هغه خپلې اثاثې Declare کوی، د دوئ اثاثې د هم لرې او کتلې شی۔

جناب سپیکر: جمشید خان، تھینک یو۔ اکبر ایوب صاحب، جو بات انہوں نے کی ہے، اس پر ذرا ان کے ساتھ بیٹھیں، ان کا ایک جائز ایشو اگر ہے، اس میں آپ تھوڑا سا Involve ہوں۔ بلاول آفریدی صاحب پارلیمانی لیڈر ہیں، یہ رہ گئے تھے، اب اس کے بعد ان کا نمبر ہے۔

جناب بلاول آفریدی: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مسٹر سپیکر، چونکہ Annual budget for Financial year 2021- 22 کے حوالے سے ڈسکشن چل رہی ہے، میں خیبر پختونخوا گورنمنٹ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ یہ بجٹ (تالیاں) انہوں نے عوامی بجٹ پیش کیا ہے، میں خصوصی طور پر چیف منسٹر محمود خان کا شکریہ ادا کرتا ہوں، منسٹر فنانس کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے یہ ثابت کرایا کہ اس طرح عوامی بجٹ جب ایک صوبے کے لئے آجاتا ہے تو پھر چاہے وہ گورنمنٹ ہو یا اپوزیشن ہو تو ہمیں تعریف لازمی کرنی چاہیئے۔ (تالیاں) یہ ایک حقیقت ہے، یہ ایک عوامی بجٹ تھا جو خیبر پختونخوا کے عوام کے لئے ایک خوشی کی خبر ہے، صوبے کا ٹوٹل بجٹ اناؤنس ہوا ہے، Around eleven hundred and eighty three billion، اس میں جو Settled districts کے لئے ہے وہ 919 بلین ہے، Merged districts کے لئے میں خصوصی طور پر ایک دفعہ پھر وزیراعلیٰ صاحب کا اور ان کی ٹیم کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے Merged districts کے لئے Hundred and ninety nine billion rupees اناؤنس کئے ہیں۔ آج ہمارے لئے حقیقت میں ایک تاریخی دن ہے، ان شاء اللہ جس طرح انہوں نے اپنے بجٹ بکس میں Ex FATA کے لئے یہ Hundred and 99 billion announce کئے ہیں، اس پر ایک Proper plan دیا جائے، ایک Strategy بنائی جائے کہ اس کی Utilization وہ کس پلان کے مطابق اور کونسی Strategy ہم نے Use کرنی ہے تاکہ جو Gross root کے لوگ ہیں، این ایم ڈی کے غریب لوگ ہیں وہ Facilitate ہو جائیں، ان کو اس سے فائدہ پہنچے۔ ساتھ میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے صوبے کے ریونیو بڑھانے کے لئے جو Steps لئے ہیں جس میں ایکسائز ٹیکس یہاں پر

Vehicle registration کے لئے انہوں نے جو سبسڈی دی، اس صوبے کا ایک بڑا Achievement ہے کیونکہ اس صوبے کے عوام رجسٹریشن اسلام آباد میں کراتے تھے، اس صوبے کے عوام رجسٹریشن کرنے کے لئے پنجاب جاتے تھے، Because of that reason یہاں پر خیبر پختونخوا کے نمبر پلیٹ پر کچھ Conflict ہے، میں گورنمنٹ سے یہ گزارش کرنا چاہونگا کہ آپ کی فیڈرل میں بھی حکومت ہے اور جو Conflict ہے وہ خیبر پختونخوا کی رجسٹریشن کے حوالے سے ہے، یہ تو اچھا Response اور ایک اچھا Step لیا گیا ہے، انہوں نے رجسٹریشن پر جو One rupees رکھا ہے لیکن جو Conflict ہے وہاں پر سیکورٹی پولیس کے جو ایشوز ہیں، چیک پوسٹ میں ان کے حوالے سے اگر یہ بات کی جائے، خیبر پختونخوا کے عوام اس رجسٹریشن سے وہ Easily facilitate ہو جائیں، ساتھ میں وہاں پر باقی جو ہمارا صوبہ ہے، وہاں پر ان کے لئے کوئی ایشو نہ بنائیں، اگر خیبر پختونخوا کی رجسٹریشن کے سلسلے میں گاڑی میں وہاں پر جاتے ہیں، میں یہ بھی کہنا چاہونگا، صوبے کے ریونیو بڑھانے کے لئے جو Step لیا گیا ہے، خیبر پختونخوا حکومت کی طرف سے Specially پراپرٹی ٹیکس پر جو Thirty five percent discount انہوں نے اناؤنس کیا ہے، Till December, which is actually the real and the positive response of Khyber Pakhtunkhwa Government towards giving the revenue of this Province to utilize this revenue for the betterment of this Province, so, I appreciate Finance Minister Sahib on this as well as میں یہ کہنا چاہو گا، کچھ Suggestion گورنمنٹ کو دینا چاہونگا، میرے والد صاحب جو کہ Previous tenure میں وہ ممبر آف نیشنل اسمبلی تھے، انہوں نے بڑا کام کیا، ٹی آئی آر ممبر جو پاکستان میں، ابھی ٹی آئی آر کا ممبر بن چکا ہے، اس سے ہم بہت سارا فائدہ اٹھا سکتے ہیں، صرف یہ صوبہ نہیں بلکہ پورا پاکستان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے، آپ سب کے علم میں ہے، آنریبل جناب سپیکر صاحب! اس وقت یورپ جو ہے، Because Europe is not an industrialist country، یورپ میں جو چل رہا ہے وہ صرف Trade پر چل رہا ہے، وہاں کا Trade جو ہے-----

<u>Mr. Speaker:</u> Windup, please.

<u>جناب بلاول آفریدی:</u> وہ جو Billions of dollar پر ہے، اس کا ریوینو جو ہے، یورپ کا ریوینو جو ہے وہ اگر Day by day increase ہو رہا ہے، Just because of estate تو Already پاکستان TIR(Transports Internationaux Routiers) کا ممبر بن چکا ہے، میں یہ گزارش

کرنا چاہونگا کہ اس سے ہمیں اپنے بارڈر پر فوکس کرنا ہوگا، چاہے وہ غلام خان کا بارڈر ہو، چاہے وہ طورخم کا بارڈر ہو، چاہے جتنے بھی ہمارے ساتھ جو Neighbour countries کے بارڈرز ہیں، اس پر ہمیں کام کرنا ہوگا، ہمیں اپنا Trade بڑھانا ہوگا۔ اس صوبے کا اور اس ملک کا Trade بڑھانے سے کیا فائدہ ہوگا؟ ایک تو ریوینو ہمارا بڑھے گا، ساتھ ہماری Employment آئے گی، اس کے ساتھ روزگار آئے گا۔ جب روزگار آئے گا تو Employment ہوگی، ریوینو بڑھے گا، اس سے یہ علاقے یا ملک وہ ترقیافتہ بن سکتا ہے، وہ ایک خوشحال ملک بن سکتا ہے، تبھی ہم گریٹر پاکستان کی بات کرتے ہیں، ہم پاکستان کو ایشین ٹائیگر بنائیں گے، ایشین ٹائیگر تب بنے گا جب ہم اپنی اکانومی پر کام کریں اور اکانومی پر کام تبھی ہم کر سکتے ہیں کہ ہم اپنے بارڈر کے لئے ایک Proper plan اور Strategy بنائیں تاکہ ہمارے جو Routes ہیں، چاہے وہ افغانستان کے ساتھ ہو، چاہے وہ سنٹرل ایشیاء کے ساتھ ہو، چاہے وہ یورپ کے ساتھ ہو، اس پر ہمیں کام کرنا ہوگا، یہی اصل ہماری جدوجہد ہے، Specially خیبر پختونخوا گورنمنٹ کی یہ جدوجہد ہوگی۔ اگر Boat trade پر کام کریں تو آپ کا، آپ کے اس ملک کا، اس صوبے کے ریوینو سے آپ کا ان شاء اللہ تعالیٰ پورا پاکستان چل سکتا ہے، But you have to work on it and we have to, if you want any kind of idea from the member of NMD, we are always ready, we are always here to give you the plan and ideas for betterment of this country, for the betterment of this province, for the people of this province, for the people of this country, other than that میں یہ کہنا چاہونگا کہ جو وعدے ہمارے ساتھ کئے گئے تھے، پچیسویں امنڈمنٹ کے بعد، اس میں ہمیں انہوں نے Annually Hundred and ten billion دینے تھے، ظاہر سی بات ہے، کیونکہ مشکل ٹائم ہے، Covid صرف نہ پاکستان میں ہے بلکہ پوری دنیا میں Covid 19 آچکا تھا، Because of that reason میں گورنمنٹ کو Blame نہیں کر سکتا لیکن میں یہ لازمی کہونگا کہ ایک شکوہ ہے، شکوہ میں لازمی کرونگا۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر، محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

<u>جناب بلاول آفریدی:</u> ان سے میں گزارش کرنا چاہونگا کہ این ایم ڈی کے جتنے بھی ممبرز ہیں، چاہے وہ اپوزیشن بنچز سے ہیں، چاہے وہ گورنمنٹ کی بنچز میں بیٹھے ہوئے ہیں، ہمیں ایک نظر میں دیکھا جائے۔۔۔۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Bilawal Afridi Sahib, windup, please.

جناب بلاول آفریدی: سر! ابھی میں نے ٹائم لیا ہے، میں پارلیمانی لیڈر ہوں، مجھے تو ٹائم ملے گا۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب بلاول آفریدی: میری گزارش یہ ہے کہ سب کو ایک ہی نظر سے دیکھا جائے، بھلے وہ گورنمنٹ کے خلاف بات کریں یا جو بھی ہے، ہم بہتر (72) سالوں سے رو رہے ہیں، قبائلی اضلاع کے لئے جو Struggle ہوئی ہے، چار پانچ سال کی جو Struggle تھی، Merge ہونے کی وہ ایک تاریخی Struggle تھی، اس تاریخی Struggle کا مقصد یہ تھا کہ ان علاقوں کو ہم اٹھائیں گے، ان علاقوں کو ہم ترقی دیں گے، ان علاقوں کو ہم خوشحالی دیں کیونکہ ہم پچھلے بہتر (72) سالوں سے ذلیل و خوار ہو رہے ہیں، میں گزارش یہ کرنا چاہونگا کہ جو ہماری Commitment ہے، ہمارے ساتھ جو وعدے کئے گئے ہیں، میں گورنمنٹ سے یہ گزارش کرنا چاہونگا کہ ہمارے وعدے پورے کئے جائیں، البتہ اگر آپ کو کوئی ایشو آ رہا ہے تو میں بار بار اسمبلی فلور پر یہ کہہ رہا ہوں، آنریبل سپیکر صاحب! یہ بڑا Important point ہے، مہربانی کریں ایک Special task committee بنائی جائے، اس میں جو ہمارے این ایم ڈی کے جو مسئلے ہیں وہ اس میں اٹھائے جائیں گے اور مسئلے اس Special task committee کی وجہ سے حل ہو سکتے ہیں، Other than that یہاں پر اپوزیشن کے ممبرز ہوں یا گورنمنٹ کے Government honourable NMD Members، وہ بار بار گلے شکوے کرتے ہیں، Reason یہی ہے کہ ہمیں ڈائریکشن نہیں دی گئی، ہمیں ڈائریکشن دینا ہوگی، ہمیں اس بات پر مجبور نہ کیا جائے کہ ہم یہاں پر وزیراعلیٰ صاحب کے پاس چلے جائیں اور ان سے ہم یہ گلہ شکوہ کریں، ہم امید کرتے ہیں آپ سے کہ Special task committee پر ہمیں کچھ بتایا جائے، یہ بنائی جانی چاہیئے تاکہ ہمارے مسئلے حل ہو جائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ کہنا چاہونگا کہ جو این ایف سی ایوارڈ کا حصہ ہے، یہ فیڈرل گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے، فیڈرل گورنمنٹ پی ٹی آئی کی ہے، میں ان سے یہ گزارش کرنا چاہونگا کہ آپ Step لیں، ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہیں، اس ٹائم آپ کی حکومت ہے، فیڈرل میں آپ کی حکومت ہے، خیبر پختونخوا میں آپ کی حکومت ہے، پنجاب میں آپ کی حکومت ہے، بلوچستان میں آپ Coalition کر کے بیٹھے ہیں، صرف ایک صوبہ سندھ جہاں پیپلز پارٹی کی حکومت ہے، آپ کو اپنی ذمہ داری پوری کرنی ہوگی، فیڈرل گورنمنٹ کو Step اٹھانا ہوگا، ہم ان کا ساتھ دیں گے، پورے قبائلی اضلاع کے عوام ساتھ دیں گے، اپنے حق کے لئے، اپنا حق لینے کے لئے میں یہ گزارش کرنا چاہونگا کہ From last three years, they

میں یہ گزارش کرنا have not called any single meeting on NFC award, so چاہونگا کہ جلد از جلد فیڈرل گورنمنٹ میں میٹنگ Call کال کریں، آپ ہمارے ساتھ اپنا وعدہ پورا کریں، ہم ساتھ کھڑے ہیں، پیپلز پارٹی گورنمنٹ سے ہم زبردستی اپنا حصہ لیں گے، اگر وہ نہیں دیں گے، آپ کو اپنی ذمہ داری پورا کرنی ہو گی، آپ چاہیں کیونکہ پنجاب نے اگر ہمیں حصہ دینا ہے، بلوچستان نے اگر حصہ دینا ہے تو پیپلز پارٹی سے ہم زبردستی سے لیں گے لیکن آپ کو اپنی ذمہ داری پوری کرنی ہو گی۔ میں ان سے یہ گزارش کرنا چاہونگا، فنانس منسٹر صاحب سے کہ جتنی جلدی ہو سکے، یہ فیڈرل کے ساتھ Coordinate کریں، یہ بڑا Important ہے، یہ ہمارے آنے والے مستقبل کے لئے ہے، آنے والی نسل کے لئے ہے تاکہ ہماری آنے والی نسل کسی کا محتاج نہ ہو، ہم اپنے آنے والی نسل کو ایک بہتر مستقبل دے سکیں، ایک بہتر مستقبل ان کے لئے بنا سکیں۔ میں اس کے بعد یہ گزارش کرنا چاہونگا کہ جو فنڈز انہوں نے اناؤنس کئے ہیں، ایک دفعہ پھر میں خیبر پختونخوا گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے ضم شدہ اضلاع کے لئے مہمند ماربل سٹی کے قیام کے لئے فنڈر کھا ہے، باجوڑ سپورٹس کمپلیکس کے لئے فنڈ رکھا گیا ہے، تمام ہاسپٹلز کی بحالی کے لئے، باڑہ خیبر ایجنسی میں انڈسٹریل زون کے لئے، کرم تنگی ڈیم، باڑہ ڈیم کی تعمیر، برنگ ٹنل باجوڑ، ضلعی بحالی اور آرائش کے لئے فنڈر کھا گیا ہے، ہیلتھ فاونڈیشن کے ذریعے ہسپتالوں کی PPP mode کے تحت بہتری اور ایجوکیشن سٹی محسود علاقہ، جنوبی وزیرستان کے لئے، افغانستان کے ساتھ تجارت کے فروغ کے لئے، طورخم اور انگور اڈہ میں بینک آف خیبر برانچز کا قیام، باجوڑ، مہمند، خیبر، شمالی وزیرستان میں سٹیلائٹ ٹاؤن کا قائم، میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے فنڈز رکھے ہیں، پورے این ایم ڈی کے لئے میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ہم حکومت کے ساتھ کھڑے ہیں، تب تک کھڑے رہیں گے جب تک ان شاء اللہ ہم اپنے علاقے کے لئے اور اپنے عوام کے لئے فائدہ نہیں اٹھائیں گے، تب تک ہم اپنے خیبر پختونخوا گورنمنٹ کے ساتھ کھڑے ہیں، کھڑے رہیں گے۔ ہم یہ امید کرتے ہیں کہ آنے والے مستقبل میں یہ Positively stand لیں گے، این ایم ڈی کے عوام کے لئے اور این ایم ڈی کے لوگوں کے لئے اور ساتھ میں یہ گزارش کرنا چاہونگا کہ جو Fund utilization ہے، فنانس منسٹر صاحب! یہ بڑا Important ہے، میری گزارش آپ سے یہ ہو گی کہ جو Fund utilization ہے، Kindly جو Previous تین سال کا جو فنڈ Utilize ہو چکا ہے، این ایم ڈی، اگر اس کی انفارمیشن ہمیں مل جائے کہ وہ کس کے Through utilization ہو چکی ہے، کونسا پلان تھا، کونسی

Strategy تھی، آپ لوگوں کے پاس؟ اس کی اگر ہمیں انفارمیشن مل جائے، ہم این ایم ڈی کے ممبرز آپ کو شاید ایک اچھا فیصلہ یا اچھی Suggestion دیں گے، آنے والے فنڈ کی Utilization کے لئے اور ابھی جو آپ لوگوں نے فنڈز اناؤنس کئے ہیں، اس Utilization کے لئے اگر آپ این ایم ڈی کے ممبرز کے لئے ایک میٹنگ Call کریں تاکہ ہمیں ایک Presentation دی جائے، اس Presentation میں ہمیں پوری انفارمیشن دی جائے کہ This is your fund, this is the way that we are utilizing the fund, these are the concerned people who will look after the fund and اگر آپ کے آنریبل جتنے بھی ممبرز ہیں، اگر ان کو Task دیا جائے کہ وہ جو ذمہ داری لے لیں اس بات کی کہ جو بھی مسئلے ہمارے فنڈز کے حوالے سے ہونگے، ہم آپ کو اور آپ کی ٹیم کو یا سی ایم صاحب کو Disturb نہ کریں، بار بار یاد دہانی سے Confusion ہو جاتی ہے، Confusion آسکتی ہے، میری گزارش یہ ہے کہ ایک بندے کو Concerned honourable Members کو Task دیا جائے تاکہ ہماری Fund utilization کا ایک Proper mechanism وہ بتایا جائے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> Windup کریں جی۔

<u>جناب بلاول آفریدی:</u> This is the mechanism, this is how we have to utilize the fund، میں آخر میں خیبر پختونخوا گورنمنٹ کا شکر گزار ہوں، ایک دفعہ پھر ان کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ عوامی بجٹ تھا، میں وزیر اعلیٰ صاحب کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے اپنی ٹیم کے ساتھ ایک اچھا اقدام لیا، میں جناب سپیکر صاحب! آپ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، میں اپوزیشن ممبرز کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں، ایک تاریخ رقم ہو گئی ہے، یہ ثابت ہوا کہ خیبر پختونخوا کے عوام، خیبر پختونخوا کے آنریبل ممبرز نے جو Step لیا، بجٹ سیشن میں جو Without any issue جس طریقے سے اپوزیشن نے گورنمنٹ کی جو بجٹ سپیچ سنی، یقین مانیں مجھے پتہ نہیں ہے کہ میں کس طریقے سے ان کا شکریہ ادا کروں لیکن میں خصوصی طور پر اپوزیشن کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں، ایک میسج دیا گیا، صرف نیشنل لیول پر نہیں انٹرنیشنل لیول پر اپوزیشن نے میسج دیا کہ

We are peaceful people, we are peaceful country, we want a right, we will struggle for a right Insha Allah o Taala, we will work together for the betterment of this province and for the betterment of this country. Pakistan Zindabad, Khyber Pakhtunkhwa, Zindabad.

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> تھینک یو۔ جناب کامران بنگش صاحب۔

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ رب شرح لی صدری و یسرلی امری وحلل عقدۃ من لسانی یفقھو قولی۔ مسٹر سپیکر! میں نے جب سپیچ کے لئے ریکویسٹ کی، آپ کا شکریہ کہ آپ نے موقع دیا، مجھے سینیئرز نے بڑی سختی سے تنبیہ کی کہ آپ نے کسی صورت میں ماحول کو خراب نہیں ہونے پڑے، شائستگی سے میں پیشگی اپنے دوستوں کو محسن نقوی کے شعر سے کہتا ہوں کہ:

شعر

کہ برا نہ مان میرے حرف زہر زہر سہی
میں کیا کروں کہ یہی ذائقہ زبان کا ہے

(تالیاں)

میں پیشگی طور پر یہ کہہ رہا ہوں، بابک صاحب ہمارے لئے انتہائی سینیئر ہیں اور بڑے Respectable ہیں، انہوں نے اپنی سپیچ کی شروعات کیں کہ خیبر پختونخوا بدقسمت صوبہ ہے، میں اس بات سے متفق نہیں ہوں، ہم الحمد للہ بہت خوش قسمت ہیں، ہم بہت بڑے Crises سے گزرے، بڑے سرخرو ہو کر گزرے، ہم نے دنیا کی سب سے بڑی Displacement دیکھی، ہم اس سے سرخرو ہو کر نکلے، ہم نے Natural calamities دیکھیں، ان سے ہم سرخرو ہو کر نکلے، ہم نے وہ جنگ جیتی جس میں ہمیں دشمن کا پتہ نہیں تھا، ہم ادھر سے بھی سرخرو ہو کر نکلے، ہم بڑے خوش قسمت ہیں، خیبر پختونخوا کے عوام بہت خوش قسمت ہیں، ہم کسی بھی صورت میں بدقسمت نہیں ہیں۔ (تالیاں) میں صرف Clarification کے لئے بابک صاحب نے جو بات کی کہ اساتذہ کرام روڈوں کے اوپر ہیں، نگہت بی بی بھی اس بات کی گواہ ہیں، اس ہاؤس کے بہت زیادہ ممبرز اور ہم نے اساتذہ کرام کو بڑا Warmly welcome کیا لیکن ہمارا شکوہ یہی تھا کہ جب آپ کے پاس Forum available ہو، بات کرنے کی تو استاد کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ روڈ پر آ جائے، ہم آپ کے Issues resolve کریں گے، ہم آپ کو فنڈز دیں گے، ہم اندھا دھند فنڈز نہیں دے سکتے، آپ کو جواب دہی دینا پڑے گی، ہمیں اس بات کی جواب دہی چاہیئے کہ آیا استاد شادی ہال چلا سکتا ہے؟ کیا استاد اڈے چلا سکتا ہے؟ پشاور سنٹرل لوکیشن پر 220 سے زیادہ دکانوں کا کرایہ اونے پونے داموں پر دیا گیا، ہم ان کی اٹانومی کسی صورت ختم نہیں کر رہے ہیں، نہ ہمارے کوئی ارادے ہیں لیکن ہم خیبر پختونخوا کے شہری کی نسبت سے پوچھ سکتے ہیں۔ جناب سپیکر! یونیورسٹیز بے ہنگم بڑھیں لیکن ساتھ ہی ساتھ ان کو جو اٹانومی ملی، یونیورسٹیز ایکٹ 2012ء میں ان کو یہ کہا گیا کہ

آپ کو اپنے Sources سے ریونیو بڑھانا ہے، جا بجا بہت قیمتی Properties اونے پونے داموں پر Lease کرا چکے ہیں، یہ ہمارا خیبر پختونخوا کا ہر شہری، ہر طالبعلم، ہر سٹوڈنٹ، Youth یہ کو نسچن کرنے پر مجبور ہے کہ دنیا بھر کی یونیورسٹیز کے بڑے بڑے Endowment funds ہیں، بہت بڑے بڑے Resources ہیں، ہمارے Resources کیوں اونے پونے داموں پر ہیں؟ اس کے باوجود میں آپ کو صرف پچھلے تین سالوں کی بات کروں، خیبر پختونخوا حکومت نے چار ارب روپے سے زیادہ یونیورسٹیز کو دیئے ہیں، ڈیویلپمنٹ ترقیاتی فنڈز کی مد میں ہم نے اربوں روپے دیئے، یہ وفاقی حکومت کے علاوہ ہے، اس کے باوجود اگر ہم پوچھتے ہیں تو پھر ہمارے اوپر ایک ٹی وی چینل پر ایک صاحب خود کو ماہر معاشیات کہہ رہے تھے، میں ایک Constitutional position holder ہوں، اس نے میرے اوپر کو نسچن کیا کہ آپ یونیورسٹیز ریونیو کی بات کرتے ہیں، آپ کونسا ریونیو بڑھاتے ہیں؟ ان کے لئے میرا پیغام ہے، یہی اسمبلی ہے، جب آپ کے 1118 ارب روپے کا بجٹ پیش کرتے ہیں، یہی اسمبلی ہے، آپ کی تنخواہ Approve کرتی ہے، یہ ہمارا کام ہے، یہی اسمبلی ہے، یہی حکومت ہے جس نے پچھلے سال، جس نے پچھلے سال Forty five percent سے زیادہ منافع کما کر اس صوبے کو دیا ہے، جس نے اس سائیڈ سے اور اپوزیشن کی سائیڈ سے ملکر وفاق کے ساتھ بھی باقی صوبوں کے ساتھ بھی ہم اپنے Issues raise کراتے ہیں، صوبے کے محاصل کے لئے لڑتے ہیں، کوئی ماہر معاشیات کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ وہ بیٹھ کر Elected اور Constitutional لوگوں کے اوپر کو نسچن کرے۔ یہاں پر بی آر ٹی کے حوالے سے بات ہوئی، بی آر ٹی کی افادیت کے حوالے سے بات ہوئی، میں صرف فگرز بتا دیتا ہوں، نو مہینوں میں ساڑھے چار کروڑ سے زیادہ لوگوں نے بی آر ٹی میں سفر کیا، یہ وہ لوگ ہیں، بابک صاحب Privileged class کے ہیں، بی آر ٹی میں شاید وہ سفر نہ کریں لیکن مزدور، دیہاڑی دار، تنخواہ دار، خواتین، وہ طبقہ جو تیس اور چالیس روپے سے زیادہ برداشت نہیں کر سکتا، وہ بی آر ٹی میں سفر کرتا ہے۔ (تالیاں) پانچ Feeder routes کے Add ہونے سے ایک لاکھ 75 ہزار تک روزانہ کی Ridership ہے، یہ وہ بی آر ٹی ہے جو غریب طبقے کے لئے ہے۔ جناب سپیکر! پشاور کے حوالے سے بات بہت زیادہ ضروری ہے، میں ایک پشاوری ہونے کے ناطے یہ Clarification ضروری سمجھتا ہوں، پشاور نے مجھے منتخب کیا ہے، پشاور نے پاکستان تحریک انصاف کو اور ہمارے اور بھی ممبران کو منتخب کیا، پشاور کے حوالے سے ضروری ہے، آٹھ سال سے پہلے پشاور دیکھا جائے اور آج کا پشاور دیکھ لیں، زمین اور آسمان کا فرق آپ کو

نظر آئے گا۔ پشاور کے بارے میں پچھلے تین سالوں کی میں بات کرتا ہوں، کسی صورت ماحول خراب کرنے کے لئے نہیں لیکن پشاور کے تین سالوں کے فنڈز، ہمیں عدالتوں کے چکر لگوائے گئے، پشاور کے فنڈز روکے گئے، اس کے باوجود میں آپ کو بتا دوں کہ خیبر پختونخوا نے جو 66 ارب روپے سے بی آر ٹی پراجیکٹ کمپلیٹ کر کے پشاور کے غریب عوام کو کچھ دیا، پشاور ڈویژن کے 12 منسٹرز وفاق اور صوبے میں تھے، اس وقت 2008ء سے 2013ء تک، انہوں نے پشاور کے لئے کیا کیا؟ وہ بتائیں، ہم نے پشاور کے لئے۔۔۔۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ:</u> جناب سپیکر! یہ اپنی بات کریں، انہوں نے کیا کیا ہے؟

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> No cross talk، نہیں جی، Cross talk نہیں، خوشدل خان صاحب! ماحول خوشگوار رکھیں، ماحول خوشگوار رکھیں۔

(شور)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> خوشدل خان صاحب! صبر سے سن لیں، سن لیں جی، خیر ہے۔

<u>جناب فضل الہٰی (پارلیمانی سیکرٹری برائے بلدیات و دیہی ترقی):</u> جناب سپیکر! ماحول کو خراب نہ کریں۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> No cross talk, no cross talk.

<u>معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم:</u> میں کسی کے اوپر یہ الزام نہیں لگاتا کہ وہ پشاور کا دشمن ہے یا پشاور کے لوگوں کے ساتھ دشمنی کر دی، یہ بات میں نہیں کرتا، یہ پشاور کے شہری Decide کرینگے، پشاور کے شہری بتائیں گے کہ پشاور کے ساتھ یہ ظلم کیوں ہوا، یہ بدنیتی کیوں ہوئی؟ لیکن پشاور کے لئے موجودہ خیبر پختونخوا حکومت اگلے دو سال کے لئے سو ارب روپے سے زیادہ کا پیکج ہم لیکر ان شاءاللہ آ رہے ہیں، Hundred billion rupees اور اس میں میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ ہم کیا کچھ کرنے جا رہے ہیں، میری بہن ثمر بلور صاحبہ نے کچھ Issues raise کئے ہیں، ان کو اگر Identify کرینگے، کہاں پر قبضہ گروپ ہے، ہمارا منشور یہی ہے، کسی صورت ان شاءاللہ پشاور میں کوئی قبضہ گروپ نہیں رہے گا، ہمیں وہ بتائیں کہ دلیپ کمار اور راج کپور کی حویلی کے حوالے سے بات ہوئی، ہم Owners کے ساتھ ہر حد تک جانے کے لئے ڈسکشن کرنے لئے تیار ہیں لیکن وہ ہمارا قومی ورثہ ہے، ہم اس میں Compulsory acquisition کریں گے، لہذا اس کے لئے ہمیں سپورٹ چاہیئے۔ جناب سپیکر! اگلے دو سال میں ہم نے پشاور کے لئے یا پچھلے ایک سال میں ہم نے کیا کیا، وہ آپ ہم کو بتائیں۔ پشاور کے رینگ

روڈ پر میرے حلقے میں اور میرے ساتھ Adjacent حلقہ ہے ہزار خوانی کا، میرے حلقے میں 240 کنال کے اوپر میگا پارک بنانے جا رہے ہیں، پشاور کے لئے بہت بڑا پارک جو سالہا سال سے کوئی پارک نہیں بنا۔ اس کے علاوہ پشاور بس سٹینڈ کو ہم شفٹ کرنے جا رہے ہیں، پانچ ارب روپے کی لاگت سے چغلپورہ میں، اس جگہ پر پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ سے ہم سنٹرل بزنس ڈسٹرکٹ بنائیں گے جس کو ٹاؤن بھی کہتے ہیں، ایک بہت بڑا ایشو Missing link کا ہے، اس کے لئے Land acquisition ہماری فائنل مراحل میں ہے، Peshawar Revival Plan جس کو احیاء پشاور کہتے ہیں، ہم نے وہ شروع کیا، پشاور جو ہماری Heritage ہے، کلچر ہے، ہم اس کو Preserve کر سکیں، دنیا کے قدیم ترین شہروں میں پشاور ہے، ہم نے اس کو بحال کرنا ہے، Revive کرنا ہے، ان شاء اللہ اگلے سال یعنی ابھی Financial year start ہونے والا ہے، دو بڑے سٹیڈیم Youth کے لئے پشاور میں بننے جا رہے ہیں، ایک ارباب نیاز سٹیڈیم اور ایک حیات آباد سپورٹس کمپلیکس ہے، (تالیاں) یہ پشاور کے لئے ہم کر رہے ہیں۔ رینگ روڈ کی Southern link کی Improvement اس کے لئے بہت بڑی رقم ہم نے مختص کر دی ہے، اس کے اوپر کام شروع ہے، So یہ پشاور کا، میں Quickly ایک شعر سے اپنی سپیچ کا اختتام کر رہا ہوں، یہ سمال انڈسٹریل اسٹیٹ بھی پشاور میں ہے، زنگلی کے مقام پر بننے جا رہا ہے، ان شاء اللہ پشاور کے لئے روزگار کی فراہمی کے لئے، میں تقریر کا اختتام اس شعر پر دشمنوں کو یہ پیغام دینے کے لئے دے رہا ہوں، پشاور کے جو دشمن ہیں، یہ کہ:

ے تورہ قلم مو گورې مه چیره پښیمانه به شې۔
دغه سبق راله خوشحال ځوئې د شهباز پریښنودے
دومره وړوکے بنکار مو نه لگی خو بیا هم واوره
مونږه اکثر گورې په چتی پسې باز پریښودے

ډیره مننه۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک ظفر اعظم صاحب! اپنی سیٹ پر بیٹھیں یا تقریر کریں۔

جناب ظفر اعظم: مهربانی، په بجټ خو د اپوزیشن طرف نه چې کوم بابک صاحب تقریر کر چکے ہیں، وہ میرے خیال میں کافی ہے، میں لائق باپ کا بیٹا وزیر خزانہ صاحب کو داد دیتا ہوں کہ

انہوں نے ایسا بجٹ پیش کیا کہ ہمیں پتہ بھی نہیں چلا، ہمیں لڈو میں، گڑ میں نہیں، لڈو میں زہر دے دیا، سارے اپوزیشن کے حلقوں پر میں بات نہیں کر رہا ہوں، میں اپنے کرک کی بات کرتا ہوں۔ جناب سپیکر صاحب! کرک کا نمک تقریباً سارا پاکستان کھاتا ہے لیکن کرک کے نمک کا حق کسی نے ادا نہیں کیا۔ نمبر ایک بات یہ کہ ساری اے ڈی پی بک آپ دیکھ لیں، اس میں کرک کی دو سکیمیں ہیں، ایک سکیم 2012ء سے چلی آ رہی ہے، گومل زام ڈیم بنا ہوا ہے، ہم جب چھوٹے تھے تو چن غوث ڈیم کا افتتاح ہوا تھا، آج تک وہ کمپلیٹ نہیں ہوا۔ اس طرح ہماری اے ڈی پی میں 2012ء سے یہی سکیم آ رہی ہے، چن غوث اور لواغر ڈیم سے Various villages کو پانی مہیا کرنا، یقین جانیں اگر آپ یہ علاقہ دیکھیں، یہ سارا علاقہ جدھر یہ سکیم منظور ہوئی تھی، وہ سارے کا سارا علاقہ اس کے لائن زون میں ہے اور وہاں ایسا پانی ہے جو پینے کے قابل نہیں ہے، چودہ سو اور پندرہ سو روپے پر ٹینکر دور دور سے پانی لا کر وہ لوگ پیتے ہیں۔ دوسری ستم ظریفی دیکھیں، لواغر ڈیم سے کرک سٹی جو ہمارا ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہے، وہاں پر پینے کا پانی نہیں ہے، ہمارا Burning issue جو ہے ایجوکیشن اور واٹر سپلائی ہے، آپ اے ڈی پی دیکھیں، تقریباً اٹھارہ ہے کہ انیس ہیڈز ہیں، اس صدی میں ہم صرف پانی کا مطالبہ کرتے ہیں، اگر وزیر خزانہ صاحب میری بات سنیں۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> فضل الہٰی صاحب! آپ اپنی سیٹ پر بیٹھ جائیں۔

<u>جناب ظفر اعظم:</u> یہ اسمبلی ویسے بھی فضل الہٰی پر بنا ہوا ہے، جناب سپیکر صاحب! اس انیس ہیڈز میں ہمیں کچھ بھی نہیں ملا، نہ ہم مطالبہ کرتے ہیں، ہم کس چیز کا مطالبہ کرتے ہیں؟ ایجوکیشن اور پینے کے پانی کا، آپ اے ڈی پی دیکھیں، جہاں پر گنا اگ رہا ہے، وہاں پر سات سات، آٹھ آٹھ سکیمیں ہیں، جہاں پر پانی کی کوئی ضرورت ہی نہیں ہے، پبلک ہیلتھ کے سارے محکمے کا پیسہ ادھر ہی لگ رہا ہے لیکن کرک کو یہ دو سکیمیں دی گئی ہیں، کرک سٹی کو پانی مہیا کرنے کی یہ تیسری اے ڈی پی ہے، ایک پیسہ ابھی تک اس پر خرچ نہیں ہوا، نہ پیسہ دیا گیا ہے، وزیر خزانہ صاحب کو میں، یہ شکر ہے کہ یہ ہمارے ہیلتھ منسٹر بھی ہیں، ہیلتھ منسٹر ہوتے ہوئے ایم ٹی آئی ٹھیک ہے یا غلط ہے، ایم ٹی آئی کا میں ذاتی طور پر اس کا حامی ہوں لیکن ستم پر ستم دیکھیں کہ ہمارے پانچ اضلاع کا ایک ہی ہاسپیٹل ہے، اورکزئی، درہ آدم خیل، کوہاٹ، کرک، ہنگو، ہمارے ڈویژن میں ایک ہی ہاسپیٹل ہے، KMU، نہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ ڈینٹل کالج ہے، KMU کے ساتھ، دو مولویوں میں مرغی حرام ہے، نہ KMU اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا آپس میں کوئی رابطہ ہے نہ

کوئی بیٹھتے ہیں، ہمارے ہسپتال کا بہت ہی برا حال ہے، آج تک ہمارے ڈویژنل ہاسپیٹل میں ابھی تک سٹی سکین نہیں ہے، MRI نہیں ہے، یہ جو پشاور کا گن گا رہا تھا، اس کو یہ بتادیں کہ یہ جنوبی اضلاع اور وسطی اضلاع ان کے ہاسپیٹلز ان کے کالجز ان کی یونیورسٹی کو Strengthen کر لیں تاکہ پشاور پر بوجھ کم ہو جائے، یہ پشاور کو خوبصورت بنارہا ہے، آپ ہمارے ساتھ کبھی جائیں، آپ اس طرف جاتے ہیں، ہم تو جمرود روڈ پر جاتے ہیں، بی آر ٹی کے مسئلے نے جو مسئلہ پیدا کیا ہوا ہے، آپ حیران ہونگے کہ ہم اسمبلی کو کس طرح آتے ہیں اور کس طرح جاتے ہیں؟ پبلک کا تو چھوڑیں، بی آر ٹی اگر آپ کا اس صوبے پر فضل ہے تو خدا کے لئے یہ فضل ہم سے لے لیں، ہمارے لئے اپنا روڈ کھول دیں۔ سر، ہاسپیٹل کے لئے میں اس سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ وزیر صحت بھی ہیں، اس کو MTI Act میں شامل کریں، ایبٹ آباد کا ہو چکا ہے، صوابی کا ہو چکا ہے، نوشہرہ کا ہو چکا ہے، مردان کا ہو چکا ہے، سوات کا ہو چکا ہے، صرف کوہاٹ ڈویژن گناہ گار ہے کہ اس کو MTI Act کے تحت نہیں لایا گیا، ہمارے منسٹر صاحب یہاں پر بیٹھے ہیں، ہم تو اس منسٹر پر حیران ہیں کہ وہ کیبنٹ میں۔۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Windup, please.

جناب ظفر اعظم: سر! ابھی تو تین چار منٹ نہیں ہوئے، تین منٹ نہیں ہوئے، آپ سے تو ہماری بڑی توقع تھی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں ٹائم نوٹ کر رہا ہوں، میں ٹائم نوٹ کر رہا ہوں۔

جناب ظفر اعظم: منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، میں تو حیران ہوں کہ اس کو ابھی تک اپنے ڈویژن کا، اپنے ہاسپیٹل کا، کیبنٹ میں ان کو یاد بھی نہیں، یاد بھی نہیں دلایا گیا، میری عرض یہ ہے کہ کرک والے کچھ مانگتے نہیں لیکن جب ہم مانگیں گے، پچھلے سال ہم نے مانگا تھا، اسی جون میں، کیانام ہے،، بجٹ اجلاس میں ہم دونوں موجود نہیں تھے، ان گرمیوں میں ہم نے پٹرول کو بند کیا ہوا تھا، تقریباً پندرہ دن ہم نے بند کیا تو پھر حکومت نے ہمارے ساتھ بات چیت کی، حکومت نے کرک ضلع کو اپنا حق دیا، آج دیکھیں، ہمیں ایم ایم اے کی گورنمنٹ نے پانچ پرسنٹ دیا تھا، ہمیں حیدر ہوتی نے، خدا ان کو جہاں بھی ہو خوش رکھے، انہوں نے ہمیں پانچ پرسنٹ دیا تھا، ہمیں Ten percent رائلٹی کے ملتے تھے، آج کی اے ڈی پی میں میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ Ten percent سے کاٹ کر ہمیں چار پرسنٹ دیا گیا ہے جو کرک کے عوام کے لئے ناقابل قبول ہے۔ وزیر خزانہ صاحب، آپ گپ شپ لگائیں گے، ایک دن ایسا آئے گا کہ آپ روئیں گے اور ہم ہنسیں گے۔ سر، میں آپ کو اس سے پہلے اس ہاؤس کو انتباہ کرتا ہوں کہ اگر ہماری Royalty ten

percent ہمیں نہیں دی گئی، یہی 84 کروڑ روپے کرک کے غریب عوام کو دے دیئے گئے، ہم اس کو Accept نہیں کرینگے، ہم ذمہ دار نہیں ہونگے، حکومت ذمہ دار ہوگی اور ان شاء اللہ قوم اٹھے گی، یہی تیل گیس ضلع کرک سے چھبیس قسم کی معدنیات نکلتی ہیں، آپ، ان کا کیا نام ہے؟ مائنز والوں کو تو بلائیں کہ مائنز والوں نے ابھی تک کوئلے کی مد میں ان کو کیا دیا ہوا ہے؟ سلیکا کی مد میں انہوں نے کیا دیا ہے، نمک کے لئے جو ہم نے سٹی بنائی ہوئی ہے، آپ جائیں، آپ کو روڈ پر نمک کی بوریاں پڑی ہوئی ملیں گی۔ ہم نے خود سٹی بنائی ہوئی ہے، ٹیکس کے لئے ہمارے لئے وہ بنا رہے ہیں کہ ہم نے جپسم اور اس کا کیا نام ہے؟ نمک کی سٹی ہم نے آپ کے لئے بنائی ہے، یہ صرف ٹیکس کی مد ہے، یہ غریب عوام کے ساتھ ان کی جو کمائی ہے، ان کے بچوں کے لئے جو ہو رہا ہے، ان کے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں۔ سر، میری گزارش یہ ہے، آج میں نے اے ڈی پی دیکھی، ہشام صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، اے ڈی پی میں مجھے یہ محسوس ہو رہا ہے، شوکت یوسفزئی صاحب نے مجھے بلایا کہ یہ اس ہال میں سب سے سینیئر سیٹزن ہے، اس ہال کے سینیئر سیٹزن کے وجہ سے میں آپ کو بتا رہا ہوں۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جو ایم پی ایز باتیں کر رہے ہیں وہ لابی میں جاکر باتیں کریں، بلاول آفریدی صاحب! آپ اگر باتیں کرتے ہیں تو لابی میں کریں، آپ کی آواز کافی اونچی آرہی ہے۔

<u>جناب ظفر اعظم:</u> ہاں جی، جن کو باتیں کرنی ہیں وہ باہر جائیں۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> آپ لابی میں جائیں۔

<u>جناب ظفر اعظم:</u> سر، میں اس اے ڈی پی اور یہ تین سالوں کی اے ڈی پی سے یہ ثابت کرونگا کہ چیف منسٹر ایک حلقے کا چیف منسٹر بن گیا، منسٹر صرف ایک حلقے کا منسٹر بن چکا ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> Windup کریں۔

<u>جناب ظفر اعظم:</u> میں ثابت کرونگا، اس اے ڈی پی سے ثابت کرونگا کہ منسٹر اپنے حلقے کا چیف منسٹر ہے، چیف منسٹر اپنے حلقے کا چیف منسٹر ہے، باقی صوبے کا خدا حافظ، اگر یہی روش جاری رہی، یہ سارے حلقے منسٹروں کے ہوا کرتے تھے لیکن آج ان سے پوچھیں کہ ضلع کرک میں کیا ہو رہا ہے؟۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> Windup کریں۔

<u>جناب ظفر اعظم:</u> اپنے ڈیپارٹمنٹ سے پوچھیں، ان کو پتہ نہیں، ان سے پوچھیں کہ خوشدل خان کے حلقے میں کیا ہو رہا ہے، ان کو پتہ نہیں سر، یہ بہت غلط روش جارہی ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Windup کریں۔

جناب ظفر اعظم: یہ تیسرا بجٹ ہے، میں التجاء کرتا ہوں کہ خدا کے لئے ہم اپوزیشن میں ہیں، چلو آپ نے جو رواج رکھا وہ آپ کے ساتھ ضرور ہو گا۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔

جناب ظفر اعظم: لیکن ہمیں اس کی شکایت نہیں ہے کہ ہشام صاحب ہمیں ہدایت دے رہے ہیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔

جناب ظفر اعظم: ایک منٹ، ایک منٹ، ہشام صاحب کی بات میں کر رہا ہوں، میں تو بجٹ پر تقریر کرنے والا بھی نہیں ہوں، آپ جائیں سیکرٹری کے دروازے پر، آپ جائیں منسٹر کے دروازے پر، میں واللہ باللہ آپ کو کہتا ہوں، یہ ہاؤس اتنا گرا ہوا ہے کہ اس ہاؤس میں لوگ طلاق اور قرآن اٹھاتے ہیں، ایم پی اے کی حیثیت ختم ہو چکی ہے، ایم پی اے کی حیثیت تھانیدار تک رہ چکی ہے، آپ دیکھ رہے ہیں، آپ پریولیج موشنز دیکھ رہے ہیں کہ DHO تک آ گئی ہیں، تھانیدار تک پریولیج موشن یہاں پر لوگ لا رہے ہیں، میں آپ کی وساطت سے ہشام صاحب پر یہ واضح کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you.

جناب ظفر اعظم: تین سال سے ہم کسی سیکرٹری کے پاس دو گھنٹے تک انتظار کرتے رہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ، تھینک یو جی، ظفر اعظم صاحب، تھینک یو۔ جی، میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: سر، بیس منٹ میں کیونکہ اس نے پانچ منٹ میں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، بالکل بھی نہیں، جو ٹائم ممبر کے لئے Fix ہے، اس پر آپ بات کریں، ایک ممبر کے لئے ٹائم مختص ہے، اس پر آپ شروع کریں، آپ کا اپنا ٹائم ہے۔

میاں نثار گل: سر، تھوڑا آپ ہنسا بھی کریں نا، آپ کو مبارک ہو، آپ ہنسا کریں اور ہم تقریر کریں گے۔ جناب سپیکر، آپ کا شکریہ، وزیر خزانہ صاحب کا بھی شکریہ کہ بجٹ تقریر اس نے پیش کی، سحر انگیز بجٹ تقریر اس نے پیش کی، جب ہم ادھر سے نکلے، گاڑی میں بیٹھ کر کرک کی طرف جا رہے تھے، بجٹ کتاب گاڑی میں تھی، پیچھے بیٹھا ہوا تھا، خوشی تھی کہ وزیر خزانہ صاحب نے بہت زیادہ مہربانی کی، میں پشاور سے ڈی آئی خان موٹروے بناؤں گا، میں نے Page اٹھایا، بالکل ادھر پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ پر پشاور، ڈی آئی خان موٹروے کا ذکر ہے لیکن میں ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس کے لئے فنڈ 001.، میں یہ نہیں سمجھتا کہ سو روپے یا ایک لاکھ روپے یا ایک کروڑ روپے، اس میں تیس ارب کا موٹروے بنے گا، ہم اور ملک

ظفرا عظم جنوبی اضلاع والے لوگ پشاور سے ڈی آئی خان موٹروے پر جائیں گے، اللہ اس کو بھی مبارک کرے کہ ہم اپنی زندگی میں وہ بھی دیکھیں اور یہ بنے۔ سر، میں زیادہ بات نہیں کرنا چاہتا، ملاکنڈ بھی میرا ہے، اس صوبے کا ہے، اس میں ہمارے وزیر علیٰ محترم رہتے ہیں، ہمارے ڈویژن میں جتنے بھی ترقیاتی کام کریں، اس پر ہم خوش ہونگے، پشاور بھی ہمارا ہے، اس میں ہم بھی رہتے ہیں، آپ جیسے مہربان بھی رہتے ہیں، کامران بنگش صاحب بھی رہتے ہیں، ہم ان کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ہزارہ ڈویژن بھی ہمارا ہے، جتنی بھی ترقی کرے، چونکہ اس میں اکبر ایوب صاحب بھی رہتے ہیں، ساتھ ساتھ ہمارے سپیکر صاحب بھی رہتے ہیں، جناب سپیکر! جنوبی اضلاع بھی ہمارے ہیں کیونکہ اس میں ہم اپوزیشن والے اور یہ سارے لوگ ادھر رہتے ہیں لیکن آپ یہ اے ڈی پی اٹھالیں، آپ دیکھیں، اس اے ڈی پی میں جنوبی اضلاع کو کیا دیا گیا ہے؟ ہم پسماندہ لوگ ہیں، ہمارا علاقہ بہت غریب ہے، ابھی ملک صاحب نے پانی کے متعلق تقریر کی لیکن میں تھوڑا سا آپ کے فگرز پر آپ کے ساتھ بات کرنا چاہتا ہوں، میں مناظرے کے لئے چیلنج بھی کرونگا، اگر جھوٹ بولوں تو پھر میں اس ایوان میں نہیں آؤنگا، اگر اس اے ڈی پی میں جو کچھ کیا گیا ہے، میں پورے ایوان کے سامنے رکھونگا، جناب سپیکر! 2009ء میں ایک فیصلہ ہوا تھا کہ جدھر تیل نکلے گا، جدھر گیس نکلے گی، جدھر ہائیڈل نیٹ پرافٹ ہوگا، جدھر ٹوبیکو سیس ہوگا، ان علاقوں کو پانچ پرسنٹ دیا جائے گا، کیبنٹ کا فیصلہ تھا، پھر امیر حیدر خان ہوتی وزیر اعلیٰ تھے، انہوں نے Ten percent کیا، ہمارے خان صاحب اللہ اس کو خوش رکھے، جب وہ وزیر اعظم بنے، اس سے پہلے کرک آئے تھے، کرک میں انہوں نے اعلان کیا تھا کہ جب میری حکومت آئے گی تو میں Thirty percent royalty کا اعلان کرونگا، یہ ہمارے ساتھ فگرز پڑے ہوئے ہیں، ہم جنوبی اضلاع والے، کرک والے، کوہاٹ والے، ہنگو والے یہ سوال کرنا چاہتے ہیں وزیر خزانہ صاحب سے کہ ہمیں پڑھایا گیا کہ دس ضرب دس برابر سو (10 x 10 = 100)، اگر پہاڑا دس ضرب دس برابر سو ہو تو آیا نئے پاکستان میں دس ضرب دس برابر ساٹھ ہو سکتا ہے؟ ادھر لکھا گیا ہے کہ ٹوبیکو سیس کے لئے Ten percent پورا دیا گیا ہے، ادھر لکھا گیا ہے کہ ہائیڈل نیٹ پرافٹ کے لئے یہ ہے، اے ڈی پی پورا دیا گیا ہے، بجٹ تقریر میں وزیر خزانہ صاحب کہتے ہیں کہ آئل اینڈ گیس سے ہمیں 28 ارب روپے Royalty ملی۔ جناب سپیکر! 2009ء میں کیبنٹ کا فیصلہ تھا کہ پیداوری تحصیلوں کو Fifty percent دی جائے گی، جیسے تحصیل بانڈہ داؤد شاہ، تحصیل ہنگو اور تحصیل لاچی 2020ء میں Area Development Program آیا، اس پر انہوں نے ڈسٹرکٹ کا شیئر رکھا

کہ تحصیل کو ختم کرتے ہیں، اب بھی بانڈہ داؤد شاہ میں کل احتجاج ہو رہا تھا، کچھ دنوں کے بعد ہو سکتا ہے کہ مسئلہ اور بھی بڑھ جائے، ابھی ہم دیکھ رہے ہیں کہ ہم 64 اور 65 فیصد کرک والے آئل اینڈ گیس پیدا کر رہے ہیں، کوہاٹ اور ہنگو ہمارے بھائی ہیں وہ Thirty six percent پیدا کر رہے ہیں لیکن اس اے ڈی پی میں 28 ارب میں Ten percent کے حساب سے دو ارب 80 کروڑ روپے بن رہے ہیں، سر، کرک کو کیا دیا گیا؟ 82 کروڑ روپے اب میں ضرب میں غلط ہوں، وزیر خزانہ صاحب کی تقریر غلط ہے، ہم تو یہ سوچ رہے تھے کہ اکبر ایوب صاحب کا ہم شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک ہفتہ دس دن پہلے۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: آپ Chair کو Address کریں۔

<u>میاں نثار گل</u>: آپ متوجہ ہوں، نہیں جی، اس کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ پندرہ اور بیس دن پہلے انہوں نے ہماری میٹنگ رکھی، ACS بھی تھے، کمشنر بھی تھے، ہمارے ایم این اے صاحب بھی تھے، ملک ظفر اعظم بھی تھے، میں بھی تھا، میجر شہزاد بھی تھا، ایک فیصلہ ہوا، ادھر جب یہ فیصلہ ہوا، اے ڈی پی ہم نے دیکھی، اس میں ہمیں دو ارب کے بجائے 82 کروڑ روپے دیئے گئے تھے۔ دوسرا ظلم 2013ء سے 2020ء تک Ten percent royalty کے حساب سے 9 ارب 84 کروڑ روپے ان کے ساتھ بقایا ہے، برائے مہربانی آپ لوگ Ten percent کو ہٹادیں، ہم جو یہ تقریر کر رہے ہیں، وہ ہم آپ کو بتا رہے ہیں کہ ہم کو Ten percent نہیں دی جا رہی ہے، ہمیں چار ساڑھے چار پرسنٹ دی جا رہی ہے، ہمارے ساتھ پرانے حسابات سے 2013ء سے 2020ء تک وہ بھی بند ہے، نئی بھی ہم نہیں لے رہے ہیں، خدا کے لئے کامران بنگش صاحب نے کہا تھا کہ ہم ایک ارب روپے اس پشاور پر خرچ کر رہے ہیں، ہم آپ کو یورینیم دے رہے ہیں جس سے چشمہ پاور پلانٹ چلتا ہے، ہم آپ کو کوئلہ دے رہے ہیں، ہم آپ کو جپسم دے رہے ہیں، ہم آپ کو نمک دے رہے ہیں، ہم آپ کو آئل اینڈ گیس بھی دے رہے ہیں لیکن ہم پانی کے لئے چیخ رہے ہیں، یہ صرف اپنے عوام کو بتانا چاہتے ہیں کہ وہ ضلع وہ علاقہ جو چالیس ہزار بیرل تیل کرک کو دے رہا ہے، آج اس کی ماں اس کی بیٹی گھڑا سر پر اٹھا کر پہاڑ سے پانی کے لئے ترس رہی ہیں۔ وزیر خزانہ صاحب! ہم بچے تھے، جب دلہن آتی تھی تو پھر وہ چنے وغیرہ دیگ میں پکائے جاتے تھے، ہم جھولی آگے لے کر جاتے تھے، تھوڑا بہت وہ ہمیں ڈالتے تھے لیکن جب تقسیم کرنے والا کوئی اپنا دیکھتا تو غصے سے بات بھی کرتا کہ آؤ، پھر اس کو ڈبل ڈالتے تھے، بہت افسوس کی بات کہ ہم آگے جھولی بھی پھیلاتے ہیں، جرگے بھی کرتے ہیں،

عدالتوں میں بھی جاتے ہیں، ادھر ہشام انعام اللہ خان صاحب نے کہا کہ آپ لوگوں کو مانگنے کا طریقہ نہیں آتا، ہمیں آپ طریقہ بتادیں کیونکہ آپ ہمارے بھائی ہیں، لکی مروت کے رہنے والے ہیں، کل آپ نے کہا کہ نیازی اور لکی والے آپس میں کزن ہیں، میں گلہ آپ سے کرنا چاہتا ہوں، آپ گلہ میرے وزیر خزانہ کو پہنچادیں، آپ میرا گلہ وزیر اعظم کو پہنچادیں کہ وہ کرک آئے تھے، Thirty percent royalty وہ نہ دے سکے، ہمیں Ten percent بھی نہیں دے رہے، میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں 2002ء میں واحد پی ٹی آئی کا ممبر تھا، ہشام انعام اللہ خان صاحب میرے ساتھ وزیر علیٰ ہاؤس گئے ہوئے تھے، انہوں نے ایک ارب کا اعلان کیا تھا، آج ایک ارب اعلان پورے کا پورا انہوں نے دیا ہوا ہے، اکیلا ممبر کیا کر سکتا تھا؟ ہم اپوزیشن آپ کے دوست ہیں، آپ کے بھائی ہیں، آپ ہم سے Help لیا کریں، ہم نے آپ کی بجٹ تقریر سنی لیکن کم از کم جس علاقے کے ہم نمائندے ہیں، آپ تو کہتے ہیں کہ میں نے 34 سکول بنائے، ہم دو ارب اور 28 ارب روپے اس صوبے کو دینے والے ہیں، ہم پانی کے لئے سوچیں، ہم احتجاج پر سوچیں گے کہ اب نقد نہیں مل رہا، وزیر خزانہ صاحب، ہمیں صوبائی اے ڈی پی نہیں چاہیئے، ہمیں مت دیں، آپ یہ پشاور میں لگائیں، اکبر ایوب صاحب کے حلقے میں لگائیں لیکن دس ضرب دس (10x10) کو ٹھیک کر لیں، برائے مہربانی اس کو ساٹھ مت بنائیں، ہمارا پہاڑہ خراب مت کریں کیونکہ پھر ریکارڈ بن جائے گا کہ 2008ء سے 2013ء تک صوبائی حکومت کے ساتھ کوئی بقایاجات نہیں تھے، جناب سپیکر! 2013ء سے لے کر 22-2021ء تک وہ علاقہ 13 ارب روپے صوبہ ہمارا قرضدار ہے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Windup کریں، ٹھیک ہے، دو منٹ، دو منٹ کرنی ہے، ٹھیک ہے، دو منٹ میں کریں۔

میاں نثار گل: سلام کرتا ہوں جی، دو منٹ دے دیں۔ جناب سپیکر! میں آپ سے ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں، ہماری بیماری، ماحول ہمارا خراب ہو رہا ہے، ہم جرگے کر رہے ہیں، ہم ہائی کورٹ جا رہے ہیں، مجھے یہ بتایا جائے کہ اس سال کرک میں دو کنوئیں اور نکلے تھے، میری Royalty کم کیوں ہوئی، کس کے اشارے پر ہوئی؟ میں تو خوشی منا رہا تھا کہ کم از کم اگر صوبائی اے ڈی پی میں کچھ نہیں ملا، کم از کم جرگہ ہوا، اکبر ایوب صاحب بھی بیٹھے تھے، ہم کم از کم تھوڑا بہت کام کرینگے لیکن ہنگو بھی ہمارا ہے، میں کبھی بھی یہ کوشش کسی کو نہیں کرنے دونگا کہ کرک Sixty four percent کے بجائے Forty five percent پر لایا جائے، اب اس اے ڈی پی میں کرک کو Forty five percent share دیا جا رہا

ہے، ہنگو اور کوہاٹ کو تقریباً Fifty four percent دیا جا رہا ہے۔ سر! تیل ہمارا، گیس ہماری، سڑکیں ہماری خراب اور نام لیا جا رہا ہے کرک کا، ہمیں اپنی Royalty نہیں مل رہی، اپنا حصہ نہیں مل رہا، ہم کہیں کہ جی پشاور ڈی آئی خان موٹروے بنے گا، ہم اس پر سفر کرینگے، ہم ادھر کہیں کہ جی بہت کچھ ہوگا، تب اس پر سفر کرینگے۔ ہم یہ ریکویسٹ کرنا چاہتے ہیں، آپ کی وساطت سے کہ ہمارے ساتھ جرگہ کر لیں، ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں، تحصیل کا شیئر جو آپ لوگوں نے خراب کیا، اس سے وزیر خزانہ صاحب، کمپنی کے لئے مسئلہ بنے گا، لوگ اٹھیں گے، آپ نے ہماری تحصیل کا شیئر خراب کیا، کس کے اشارے پر خراب کیا؟ مجھے بھی پتہ ہے، آپ کو بھی پتہ ہے، نام نہیں لینا چاہتا۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> Windup کریں جی، Windup کریں۔

<u>میاں نثار گل:</u> جس پر آپ مہربان ہیں، اس پر مہربان رہیں لیکن کمپنیاں بند ہونگی، ہڑتالیں ہونگی، اکبر ایوب صاحب، پھر آپ دیکھیں گے، مسئلے بڑھیں گے، پرانے طریقے کو بحال کریں، اپنی Ten percent Royalty کا اعلان کریں، اگر Thirty percent نہیں دے سکتے۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> تھینک یو، آپ نے خود دو منٹ کے لئے کہا تھا، دو منٹ کے اوپر تین منٹ ہو گئے۔

<u>میاں نثار گل:</u> یہ میرے بڑے اچھے دوست بھی ہیں، چھوٹے بھی ہیں، ہشام انعام اللہ خان صاحب جنوبی اضلاع سے تعلق رکھتے ہیں، لکی مروت اور کرک کے لئے کل اس نے ادھر اعلان کیا تھا کہ نیازی اور لکی والے آپس میں کزن ہیں، میں یہ گلہ اس سے کرتا ہوں کہ اپنے کزن کو پہچان لو، عمران صاحب کو میاں نثار گل کا کا خیل اسمبلی میں چیخ رہے تھے کہ وہ ایلکشن میں کرک آئے ہوئے تھے، میں Thirty percent royalty بڑھاوں گا لیکن اس کے وزیر خزانہ صاحب ہمیں چار ساڑھے چار پرسنٹ پر ابھی ٹرخا رہے ہیں، گلہ ہم کس سے کریں؟ آپ کو کر رہے ہیں کہ آپ اپنے کزن کو پہچان لو۔ شکریہ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> تھینک یو۔ جناب میر کلام صاحب۔

<u>جناب میر کلام خان:</u> تهینک یو ، جناب سپیکر صاحب۔ زه به د ټولو نه اول دې بجټ اجلاس کښې د بجټ نه اول یو بله ډیره ضروری خبره اوکړم چې دا د پختونخوا وطن دے ، دا اولس یو ډیر تکړه ، او یو ډیر تکړه ترجمان چې پرون په حق اورسیدو ، عثمان خان کاکړ ، چې د هغه خدمات د چا نه هم پټ نه دی خو زه ډیر په افسوس سره وایم چې یو سیاسی لیډر د دې خاورې او یو دومره نیشنلسټ او دومره غټ نوم چې په دې اسمبلئ کښې د سحر نه پرې چا خبره اونه کړه ، بیا باقي

خو د دوئ خبره سباته چې جنازه کیږی، د پارټئ او د کور ئے چې کوم لائحه عمل وی، مونږه او پوره اولس د دوئ سره یو، هغوی چې کومه فیصله کوی، د هغې نه پس زه راځم د بجټ سپیچ ته، پرون د سی سی آئی میټنګ شوے دے، هغه ډیره ضروری خبره ده، پکار دا وه چې منسټر صاحب مونږ ته نن په هغې باندې هم څه بریفنګ راکړے وے خو زمونږ به هیله دا وی، زمونږه به طمع دا وی چې سبا نه بله ورځ چې منتهس ایشو شی، هغه زمونږ د ټولو سره شریک کړی، ځکه چې په مرکز زمونږه قرضه ده، په مرکز باندې زمونږه قرضه ده، هغه به مونږ ته په کوم انداز راکوی؟ چې مونږ ته په هغې کښې هغه خبرې Clear وی، ضم شده اضلاع سره ډیر په هغې کښې لوئې وعدې کیږی راکیږی، که دلته په فلور هم مونږه اوګورو، دلته په فلورهم د ټولو نه زیات د ضم اضلاع خبرې کیږی او که وزیر اعظم صاحب هلته راځی او که وزیر اعلیٰ صاحب هلته راځی، که بل څوک راځی، بالکل اعلانات در اعلانات دی خو په ګراؤنډ باندې په Gross root level باندې مونږ چې ګورو، هغه څیزونه نه کیږی۔ د تیر کال به زه مثال درکړم چې 96 ارب روپئ د ضم اضلاع د پاره ایښودې شوې وې، دا سل اربه روپئ زمونږه په تاسو او په مرکزی حکومت چې کومه قرضه ده، په هغې کښې بیالیس ارب روپئ ریلیز شوې، په هغې کښې بیا پچیس ارب اولګیدې، نو زه سپیشل مبارک باد ورکوم، اجمل خان صاحب خو لاړو، زما په خیال هغه ډیرې مبارکئ ورکولې، د بجټ په حوالې سره خو سپیشل بلاول صاحب ته به زه مبارک باد ورکوم، د Merged اضلاع د خلقو د طرف نه چې دوئ پرې خوشحاله دی، دوئ پرې مطمئن دی نو زه هم دوئ ته مبارک باد ورکوم چې د دوئ د پاره ډیر ټهیک بجټ دے خو زه دا وایم چې په دې بجټ کښې په دې تیرو درې کالونو کښې د ضم اضلاع سره ظلم شوے دے، زیاتے شوے دے، کبر شوے دے، جبر شوے دے، زمونږ سره په پچیسویں آئینی ترمیم کښې چې کومې وعدې شوې وې، زمونږه ګله دا وه، زمونږ امید دا وو چې مونږ به صوبې ته راګډ شو، دلته به بیا مونږ ته تاسو سهولتونه راکوئ خو د هغې سره خبره بالکل برعکس روانه ده، دلته په تقریرونو کښې خبره اوشی خو هلته په ګراؤنډ باندې هغه خبره نه راځی۔ زمونږ د شمالی وزیرستان د دې حکومت د ټولو نه زیاته توجه په جنګلاتو باندې ده او په

فارسټ باندې ده خو زمونږ د شمالي وزیرستان روزانه په سؤنو نه په زرګونو ونې کټ کیږی، هغه سل سل، دوه دوه سوه کاله عمر ئے دے نو په کرک کښې ګیس دے ، لکه ملک صاحب چې اووئیل، هغه زمونږ د شمالی وزیرستان خلقو ته ولې نه ورکولې کیږی، هغه جنګلات چې هم محفوظ شی او د خلقو مسئله هم حل شی۔ بل طرف ته Merger اوشو، زمونږ دا خلق په خبرو باندې به ئے مونږ زیات تنګولو، زه په هغه وخت کښې د Merger خلاف ووم، اوس ئے هم خلاف یم، سبا ئے خلاف یم او په ټول عمر کښې به ئے خلاف یم خو چې کوم خلق ئے په حق کښې وو، هغه خلقو به دا خبره کوله چې په زرګونو پښتانه د اپیل، وکیل او دلیل نه محرومه دی، آیا هغه اپیل، وکیل او دلیل مونږ ته راکړے شوے دے، په یو Merged district کښې د مونږ ته اوښائی چې چرته جوډیشل کمپلیکس باندې کار شروع شوے وی، پکار دا ده چې په ورځو کښې دننه په هغې باندې کار شروع شی، که نه ئے کوی نو معنیٰ ئے دا ده چې زمونږ سره صرف د لفظونو جادوګری کیږی، دلته په دې ایوان کښې یا په تقریرونو کښې او هلته په Gross root level باندې څوک ئے هم نه کوی۔ جناب سپیکر صاحب! زمونږ کډوال دی، زمونږه اے ډی پیز دی، د هغوی د پاره مونږ سپیشل غوښتنه کړې وه خو تر ننه ورځې پورې پرې هیڅ هم خبره او نه کړه، څوک زمونږه خوریونه دی،څوک زمونږه نیکونه دی، څوک خپلوان دی، زمونږ د شمالی وزیرستان بد بختی دا ده چې زمونږ خو نه نیکونه شته او نه مو خوریونه شته خو د دې صوبې حصه یو کنه۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> Windup کریں۔

<u>جناب میر کلام خان:</u> د هغې نه پس جناب سپیکر صاحب! معمولی ګزاره به راسره کوئ۔ تیر کال دلته د فنانس منسټر د دوئ توجه غواړم چې دوئ وعده کړې وه، په بجټ سپیچ کښې چې د Merged districts چې څومره هم د پراجیکټ ملازمین دی، هغه به ټول Permanent کوؤ، یو کال تیر شو، دا بل کال پرې راغلو خو د هغوی د Permanent کولو خبره او نه شوه۔ جناب سپیکر صاحب! لنډه خبره ځکه کوم چې وخت نه اخلم، په اسلامی مدرسو کښې هلته استاذان اغستی شوی دی، د یو کال نه د هغوی تنخواګانې بند دی، پولیټیکل خلقو هلته کار کولو، هغوی ته

د خپل Status پته نه لگی چې اوس زمونږه څه کار دے او هغه Permanent دی که نه دی؟ بل په دې بجټ کښې د ټولو نه غټه خبره دا اوشوه چې مونږ به د گاډو رجسټریشن په یوه روپئ کوؤ او دلته به ئے بیا فری کوؤ، نو زه منسټر صاحب ته مشوره ورکوم چې په Merged districts کښې په لکھونو گاډی دی، اوس خو زمونږ یو صوبه شوه، Merged districts د دې صوبې حصه ده، هغه گاډی دې دوئ په دې شکل کښې لکه چې د رجسټریشن خبره دوئ اوکړه، په یوه روپئ نه، خیر دے په یو پرسنټ باندې دې اوکړی، په پینځه پرسنته باندې دې اوکړی خو هغې ته دې کسټم ورکړلے شی، هلته به په هغه گاډو باندې خلق څه کوی؟ یو طرف ته به زمونږه د صوبې د رجسټریشن چې کوم Setup دے، هغه به هم Directly برابر شی، بل طرف ته هلته د خلقو چې کوم وسائل پرې ضائع شوی دی، هغه به هم پکار راشی۔ بله خبره دا ده چې زمونږ دریائے ټوچی او دریائے خیسور په دې کښې ډیرې زیاتې اوبه راځی، په هغې کښې د څو کالو نه د کرلو زمکه اوړی، د خلقو کورونه په اوبو کښې اوړلې کیږی نو د هغې د پاره Protection walls پکار دی خو په ایمرجنسی بنیادونو پکار دی، داسې کورونه شته چې دا اوبه راشی پرې، په هغې کښې ماشومان او زنانه او سپین ږیری یوسی، بل په ټوچی باندې مونږ ته په څو څو ځایونو مونږ ته لکه په امزونړی کښې په بره محمد خیل کښې په دې علاقو کښې مونږ ته د پل ضرورت دے، په هغې باندې د نن پورې څوک خبره نه کوی۔د موبائل نیټ ورک په یویشتمه صدی کښې په دې سائنسی دنیا کښې په گریوم کښې یو موبائل ټاور لگیدلے دے، په پریاټ کښې یو موبائل ټاور لگیدلے دے، په داتا خیل کښې هم لگیدلے دے، صرف ئے Utilize-----

Mr. Deputy Speaker: Windup, please.

جناب میر کلام خان: جناب سپیکر صاحب! دوه منټه به راکوئ، سپیشل مهربانی به وی۔ هغه په Test basis باندې کهلاؤ کړئ او بیا ئے بند کړئ، په هغې کښې که چرته داسې ټیکنیکل ایشوز وی، مونږ ته دا اوښایئ، که نه وی نو پکار دا ده چې په ایمرجنسی بنیادونو باندې په دې سائنسی دنیا کښې په دې یویشتمه صدئ کښې پکار دا ده چې په شمالی وزیرستان کښې په گټ گټ کښې موبائل نیټ

ورک ورسره تهری جی، فور جی بحال کړے شی۔ بله خبره دا ده چې د غلام خان لاره چې کومه ده، هغه زمونږ د ملک د پاره هم Revenue generate کوی، د هغې غاړه د اولس د پاره هم ضروری ده، د دې غاړې د اولس د پاره هم ضروری ده، د هغې د پاره ئے چې کوم د هائی وے اعلان کړے دے حکومت، په هغې کښې زه د خپل ځان د طرف نه زما د حلقې د خلقو د طرف نه د وزیرستان د ټولو خلقو د طرف نه سپیشل د صوبائی حکومت شکریه هم ادا کوم او مننه ئے هم کوم۔ اخری خبره، په دې ختموم چې ډیرې ورځې اوشوی، تقریباً درې هفتې پوره کیږی، د جانی خیل خلق احتجاج کښې ناست دی، که د هغوی د پاره هم حکومت په سنجیدګئ سره یو داسې قدم واخلی چې هلته ئے لاش ایښودے دے، په هغې باندې احتجاج کوی، خلق درې هفتې اوشوی، دوئ ته څه پازټیو خبره نه ده ورغلې، هغه تیر کال هم چې خبره ډیره ګرانه شوه او بیا اسلام آباد طرف ته خلق راروان شو نو بیا-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: Windup کړه جی۔

<u>جناب میر کلام خان</u>: بیا سی ایم صاحب لاړل، د دوئ سره ئے خبرې اوکړې نو زه غواړم چې د منسټرانو یو ټیم وی یا سی ایم صاحب پخپله هغه مسئله حل کړی، ډیره سنګینه مسئله ده، په پختونخوا وطن کښې لاش پروت وی-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: شکریہ جی۔

<u>جناب میر کلام خان</u>: خلق ورته ناست وی-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: شکریہ۔

<u>جناب میر کلام خان</u>: کور والا ورته انتظار کوی، درې هفتې ئے هغه لاش ایښودے دے نو په هغې باندې په سنجیدګئ سره کار پکار دے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: شکریه، مهربانی جی۔ ډاکټر امجد علی صاحب، هغوی ریکویسټ کړے دے۔

<u>جناب امجد علی (وزیر ہاؤسنگ)</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب! آپ نے موجودہ بجٹ 22-2021ء پر بات کرنے کا موقع دیا۔ جس طرح اپوزیشن کے جتنے بھی ہمارے بھائی ہیں،

انہوں نے اس بجٹ کی بات کی، اپوزیشن کا کام بھی تنقید کرنا ہوتا ہے، جتنا بھی اچھا بجٹ پیش کیا جائے، اس پر اپوزیشن والے اپنی Suggestions بھی دیتے ہیں، تنقید بھی کرتے ہیں، بات بھی کرتے ہیں۔ میرے خیال میں بجٹ پر بہت زیادہ سیر حاصل بات ہوئی ہے، میں چند نکات پر بات کرونگا۔ ہمارے اپوزیشن کے آنریبل ممبرز بار بار ان چیزوں کو اٹھاتے ہیں، سب سے پہلے بجٹ میں جو اچھی بات ہے جس میں تقریباً تین چار پوائنٹس پر میں بات کرونگا، جتنی بھی ہماری فنانس کی ٹیم ہے، میں منسٹر فنانس کو، سی ایم صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ ان حالات میں اپوزیشن خود کہہ رہی ہے کہ حالات بہت خراب ہیں، اس میں اتنا اچھا بجٹ پیش کرنا واقعی داد کا مستحق ہے، میں دو تین چیزوں پر بات کرونگا، ایک سوات موٹروے پر کل بابک صاحب نے کچھ بات کی تھی، آج سوات موٹروے پر اتنا پیسہ لگا ہوا ہے، پچیس سال کے لئے ٹھیکیدار کو لیز پر دیا گیا ہے، ان کا خیال یہی ہے کہ کوئی فائدہ نہیں ہے، میرے خیال میں سب سے زیادہ اس حکومت کا جو بڑا پراجیکٹ ہے، میگا پراجیکٹ ہے، وہ سوات موٹروے کا ہے، پچھلی گورنمنٹ میں شروع ہوا تھا، ایک ریکارڈ مدت میں اس کو کمپلیٹ کیا گیا تھا۔ آپ سب کو پتہ ہے کہ ٹورازم کے لحاظ سے ہماری حکومت کی یہ Priority بھی ہے، ٹورازم کے لئے پورے ملاکنڈ ڈویژن میں جہاں پر سوات ہے، جہاں پر کمراٹ ہے، جہاں پر اچھی ٹورازم ہے، اچھے اچھے سپورٹس کمپلیکس ہیں، ایک ہی Source سے سوات موٹروے سے آپ کو پتہ ہے، بلکہ سب کو پتہ ہے کہ وہاں پر پچھلے سال ریکارڈ ٹورسٹس آئے تھے۔ اس کے علاوہ اس سال ریکارڈ ٹورسٹس آئے، باوجود اس کے کہ ملک میں Pandemic چل رہی تھی اور جاری ہے، وہاں پر پابندیاں بھی تھیں۔ اس کے بعد ستمبر میں جب سوات ٹورازم کو کھول دیا گیا، میرے خیال میں بہت زیادہ ریونیو وہاں سے Generate ہوا، اس کا اصل مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ ٹورازم سے جو غریب طبقہ ہوتا ہے، وہاں پر موجود لوگ ہوتے ہیں، وہاں پر جو ہوٹل جن لوگوں کے ہیں، ریڑی بان ہیں، وہاں پر ٹرانسپورٹ حضرات ہیں، وہاں پر پھل فروٹ فروخت کرنے والے ہوتے ہیں، جہاں پر چھوٹے چھوٹے ہوٹل ہوتے ہیں، کھوکھے ہوتے ہیں، ان کا بھی روزگار بڑھ جاتا ہے، میرے خیال میں اگر اس پر تنقید کوئی کرے، یہ بے جا تنقید ہوگی۔ اس کے علاوہ ہماری حکومت کا جو پچھلے سال صحت انصاف کارڈ تھا، میرے خیال میں اس کو جواب Universal insurance، جو پورے صوبے کو پھیلایا گیا، میرے خیال میں ہماری پی ٹی آئی حکومت کا یہ سب سے بڑا کریڈٹ ہے، میرے خیال میں دو تہائی اکثریت سے اس ایوان میں پی ٹی آئی کی ممبران بیٹھی ہے، اس میں سب سے زیادہ کریڈٹ وہ صحت انصاف کارڈ کو جاتا ہے کیونکہ اس وقت کی

حکومت نے تقریباً کوئی سولہ سے لیکر اٹھارہ لاکھ تک خاندانوں کو صحت انصاف کارڈ کی سہولت دی تھی جس میں فی خاندان نو لوگوں کو علاج معالجہ کی سہولت تھی، اس میں پانچ لاکھ روپے سالانہ اس کے لئے فنڈز رکھے گئے تھے۔ میرے خیال میں یہاں پر ایوان میں شاید مجھے بھی ضرورت اس چیز کی نہیں تھی، ہمارے اپوزیشن بھائیوں کی نہیں تھی لیکن جو غریب لوگ اس سے مستفید ہوئے، جو بندہ جب وہ ہاسپیٹل جاتا ہے، اس کے پاس جیب میں پیسے نہیں ہوتے ہیں، وہاں پر Indoor یعنی جو بندہ وہاں پر Admit ہو جاتا ہے، چاہے وہ ایک دن کے لئے Admit ہوتا ہے یا دس دن کے لئے یا تیس دن کے لئے، وہاں پر اس کا علاج Free ہوتا ہے، وہاں پر اس کی تمام Surgeries جو Minor ہوں یا Major ہوں، وہ Free ہوتی ہیں، ان کو احساس ہوتا ہے کہ یہ کتنا بڑا اچھا اقدام ہے، میرے خیال میں اس کو اب سارے صوبے تک پھیلایا گیا ہے، تقریباً ساٹھ اور پینسٹھ خاندانوں تک یہ اگلے الیکشن میں پاکستان تحریک انصاف کو اس سے زیادہ سیٹیں دیں گی، یہ اس حکومت کا ایک بہت بڑا کارنامہ ہے۔ اس کے علاوہ بی آر ٹی پر کامران بنگش نے بھی بات کی، میرے خیال میں دو تین چیزیں جو اپوزیشن بار بار ان کو تنقید میں لے کر آ رہی ہے، میرے خیال میں ہر چیز میں اللہ پاک کی ایک حکمت ہوتی ہے، جس چیز پر جتنی زیادہ تنقید ہوتی ہے، جتنا انہوں نے اس کو Criticize کیا، اس چیز کو اللہ پاک نے ہمارے لئے ایک ایسا ذریعہ بنایا، اس کو اس طرح انہوں Publish کیا، انہوں نے، اپوزیشن کے لوگوں نے ان کو اتنی زیادہ Projection دی، آج بابک صاحب نے کہا کہ بی آر ٹی سے کیا فائدہ ہے، میرے خیال میں وہ لوگ جو روزانہ ایک لاکھ 80 ہزار لوگ اس بی آر ٹی میں سفر کرتے ہیں، ان سے آپ پوچھیں کہ ان کو کیا فائدہ پہنچا ہے یا نہیں پہنچا؟ ان کو ساری Facilities جو Developed countries میں ملتی ہیں، وہ اس بس میں ملتی ہیں، ہر قسم کی Facilities ہیں، میرے خیال میں یہ انہوں نے اتنا زیادہ Criticize کیا، پشاور اور پورے صوبے کے عوام نے دیکھا کہ یہ میگا پراجیکٹ صوبے کیلئے کتنا اہم ہے، میرے خیال میں اگر بی آر ٹی کی وجہ سے اس کی Projection یا عوام میں اتنا زیادہ Criticize کرنے کی وجہ سے جو زیادہ پی ٹی آئی کو جتنی زیادہ فائدہ پہنچا ہے، میرے خیال میں اپوزیشن کے لوگوں نے اس کو فائدہ پہنچایا ہے، Criticism کی وجہ سے۔ اس کے علاوہ میں ایک دو چیزوں پر بھی بات کرونگا، ہمارے جتنے بھی بھائی اپوزیشن میں بیٹھے ہیں، وہ بار بار اکثر ہمیں کہتے ہیں کہ عمران خان کے اوپر وہ تنقید کرتے رہتے ہیں کہ وہ یہودیوں کے ایجنٹ ہیں، یہ فلاں ہے، یہ فلاں ہے، میرے خیال میں اس اسمبلی میں جتنی زیادہ Legislation اسلام کیلئے ہوئی ہے، میرے

خیال میں پاکستان کی تاریخ میں اتنی زیادہ Legislation نہیں ہوئی ہے، آپ سب دیکھ لیں کہ یہاں پر سود کا نظام ہے، اس کے خلاف Legislation ہوئی ہے، اگر میں یہ گنوں تو بہت سی چیزیں ہیں، اس بجٹ میں جو آئمہ کرام کیلئے جو بیس ہزار آئمہ کرام اور خطیبوں کیلئے جو اعزازیہ رکھا گیا ہے، پچھلے دن ہمارے معزز رکن عصام الدین صاحب جو ہمارے ایم پی اے ہیں، اس نے ایک بات کہی کہ اس کو گریڈ سترہ یا اٹھارہ تک ان کو اس پر وہ سہولیات یا Facilities دینی چاہیئے، اس Rank کی، میرے خیال میں معزز ایم پی اے سے یہی کہونگا کہ آپ کی بھی حکومت اس صوبے میں دو تین دفعہ آئی ہے، اگر آپ یہ پیش رفت کر لیتے، کم از کم آپ ان کیلئے چار پانچ ہزار روپے اعزازیہ رکھ لیتے، میرے خیال میں ہم اس کو بڑھا کر ابھی چالیس اور پچاس ہزار روپے کر لیتے، یہ اس حکومت کا بہت بڑا اچھا اقدام ہے کہ اس حکومت نے کم از کم بیس ہزار آئمہ کرام کیلئے کچھ نہ کچھ تو کیا، ان شاء اللہ آئندہ جب ہماری حکومت آئیگی یا کسی اور کی آئیگی تو وہ اس کو آگے بڑھائے گی۔ یہ اس حکومت کا بہت بڑا اچھا اقدام ہے کہ انہوں نے تقریباً کوئی بیس ہزار خطیبوں اور آئمہ کرام کیلئے اعزازیہ مقرر کیا۔ اس کے علاوہ یہ کل رقم بنتی ہے، 2.6 بلین جو ایک بہت بڑی رقم ہے۔ اس کے علاوہ آپ کو پتہ ہے کہ تقریباً ہماری پچھلی گورنمنٹ نے اعلان کیا تھا، اس پر بابک صاحب نے تنقید کی کہ اس میں کوئی Allocation نہیں ہے، یعنی ہم نے کہا تھا کہ چار ہزار مساجد کو ہم Solarize کرینگے، میرے خیال میں الحمد للہ وہ چار ہزار جتنی بھی مساجد تھیں، ان کو Solarize بھی کیا ہے، اگر کسی کو شک ہے، ہم ان کو وزٹ کرا سکتے ہیں، اپنے اپنے جتنے بھی ہمارے ایم پی ایز ہیں، ہمارے معزز لوگ بیٹھے ہیں، یہ سب اپنے حلقوں میں آپ کو دکھا سکتے ہیں کہ کہاں پر اور کس جگہ پر کن مساجد میں Solarization ہوئی ہے، میرے خیال میں یہ سب سے بڑی اچھی بات ہے، اس حکومت کی کہ ہم نے آئمہ کرام کو وظیفے بھی دیئے، ہم نے مساجد کو Solarize بھی کیا، ان شاء اللہ اس کا Second phase ابھی جاری ہے۔ اس طرح آپ کو ایک اور اہم بات جو بار بار تنقید کی زد میں آتی ہے، علی الاعلان اسمبلی کے فلور پر جھوٹ بولا جاتا ہے، پچھلے سات آٹھ سال سے کوئی سکول کمپلیٹ نہیں ہوا، میں چیلنج دیتا ہوں، میرے حلقے میں آئیں، میں آپ کو کم از کم اکتالیس بیالیس کمپلیٹ سکول جو 2013ء سے لیکر 2020ء تک جو نئے Established schools ہیں، سارے کمپلیٹ ہیں اور جو سکولوں کی اپ گریڈیشن ہے، پرائمری سے مڈل، مڈل سے ہائی اور ہائی سے ہائر سیکنڈری، کم از کم میں اپنی Constituency میں کوئی Forty سکول وہ آپ کو کمپلیٹ بتا کر دے سکتا ہوں، آپ لوگوں کو وزٹ بھی کرا سکتا ہوں کہ اربوں روپے ان پر لگے

ہیں۔ میرے خیال میں یہاں کے لوگ اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور وہ یہاں پر Criticize کر لیتے ہیں کہ کوئی سکول ابھی تک نہیں بنا، میرے خیال میں اپوزیشن کے بعض لوگ خوابوں کی دنیا میں رہتے ہیں، ان کو پتہ نہیں ہے کہ ان آٹھ سالوں میں کتنی زیادہ ڈیویلپمنٹ ہوئی ہے، میرے خیال میں جو Judgment ہے وہ عوام کرینگے، میں اپنی اچھائیاں اپنی گورنمنٹ کی بیان کرونگا، اپوزیشن اس پر تنقید کرے گی۔ میرے خیال میں 2013ء سے لیکر 2018ء تک جب ہم الیکشن میں گئے تھے، الیکشن میں عوام نے فیصلہ کیا، ہمیں دو تہائی اکثریت سے یہاں پر بھیجا گیا، میرے خیال میں ان شاء اللہ میں بالکل یہاں اسمبلی کے فلور پر کہہ سکتا ہوں کہ یہ جو تین چار چیزیں میں نے گنوائی ہیں، اس Progress پر ان شاء اللہ 2023ء کے الیکشن میں اس سے بھی زیادہ لوگ وہ اسمبلی میں پی ٹی آئی سے منتخب ہو کر اس اسمبلی میں بیٹھیں گے۔ بہت شکریہ، میں زیادہ ٹائم نہیں لونگا، چونکہ اپوزیشن والے زیادہ باتیں کرینگے۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: فضل الٰہی صاحب۔

جناب فضل الٰہی (پارلیمانی سیکرٹری برائے بلدیات و دیہی ترقی): اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ شکریہ، جناب سپیکر۔ سب سے پہلے میں اپوزیشن کا مشکور ہوں کہ بجٹ کے دن جو رواداری، دوستی، پختونولی اور وروولی کی جو مثال قائم کی، الحمد للہ اب پورے پاکستان میں اس کی مثالیں دی جارہی ہیں، چاہے وہ پنجاب میں ہو، سندھ میں ہو، بلوچستان میں ہو، چاہے گلگت میں ہو، چاہے کشمیر میں ہو۔ جناب سپیکر! میں پشاور کے حوالے سے ایک دو پوائنٹس عرض کرونگا، وہ یہ ہے کہ یہ ہم سب کا پشاور ہے لیکن پھر ستم ظریفی ہی کیوں، اگر ہم بیٹھیں، اپنے ڈیرے پر یا دفتر میں جو بھی ٹیچر صاحب آتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ مجھے پشاور میں ٹرانسفر چاہیئے، کوئی ڈاکٹر صاحب آتے ہیں وہ بھی کہتے ہیں کہ ہمیں پشاور میں ٹرانسفر کردیں، کوئی پڑھنا چاہتے ہیں، سٹوڈنٹس ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہمیں پشاور میں ہی پڑھنا ہے، کوئی Patient ہو، کوئی ایمرجنسی ہو، کسی بھی ضلع میں وہ کنٹرول نہیں ہو سکتا ہے، وہ بھی پشاور میں آنا چاہتا ہے۔ میں عرض کرتا ہوں کہ پشاور کی اگر میں 98-1997ء کی بات کروں، اس ٹائم تقریباً مردم شماری کے مطابق آبادی 20 لاکھ تھی، 18-2017ء میں 43 لاکھ تھی، آپ کو پتہ ہے، اکثر مردم شماری میں بھی جلدی جلدی کام ہو جاتا ہے، اس سے آدھے رہ جاتے ہیں، اگر صحیح مردم شماری ہو جائے، ابھی 18-2017ء میں 43 لاکھ تھی، آج 2021ء میں اگر دیکھا جائے تو شاید 50 لاکھ بھی Cross کیا ہو،

اگر صحیح مردم شماری ہو جائے تو ایسا نہ ہو کہ ایک کروڑ Cross نہ کیا ہو، میں یہ عرض کرتا ہوں کہ جتنے بھی میرے یہاں پر میرے سینیئر بھائی منسٹر صاحبان اور میرے اپوزیشن کے بھائی، ایم این ایز، ایم پی ایز صاحبان سے میں کہتا ہوں، ان سے ایک ریکویسٹ کرتا ہوں، اگر پشاور کے بارے میں سوچا جائے، اگر سچ مچ میں ہم سب کا پشاور ہے، اس کیلئے سوچنا چاہیئے کہ یہاں پر جو ہاسپیٹلز بنے ہوئے ہیں، اس میں آپ زیادہ وارڈز کی اور ڈیپارٹمنٹس کی بات نہ کریں، صرف اور صرف CCU کی بات کریں، صرف اور صرف ICU کی بات کریں، یہاں پر ایل آر ایچ، ایچ ایم سی، کے ٹی ایچ میں صرف دس بیڈز اور چھ بیڈز CCUs ہیں، ICU ہیں، یہاں اگر دیکھا جائے، آج بھی اگر آپ کمیٹی بنائیں، یہاں پر ایل آر ایچ کو چیک کیا جائے، کے ٹی ایچ کو چیک کیا جائے، ایچ ایم سی کو چیک کیا جائے، اس میں Ninety percent جو Patients ہیں وہ Out districts کے ہونگے، کیوں نہ میں اگر ریکویسٹ کروں، ایک دفعہ پہلے بھی میں ریکویسٹ کر چکا ہوں، اگر سپیکر صاحب! براہ کرم اس میں ہم سب سے فنڈ کاٹ کر اور یہ ایل آر ایچ، ایچ ایم سی اس میں کم از کم پورے کے پی کے عوام کو مد نظر رکھتے ہوئے، اگر یہاں پر کم از کم ایک ایک بلاک CCU ، ایک ایک بلاک ICU کے بنائے جائیں، کم از کم پچاس پچاس بیڈز ان میں ہونے چاہئیں، پھر ہماری ایمرجنسی وہ Cover ہو سکتی ہے۔ آپ دیکھیں، اس کا جو لوڈ ہے، ابھی ہم کالجز، سکولز کو دیکھیں، جو بھی لوگ کے پی سے آتے ہیں، ہمارے گرلز کالج پر لوڈ ہے، ہماری یونیورسٹی پر لوڈ ہے، ہمارے بوائز کالج پر لوڈ ہے، میں ابھی بھی شرطیہ کہتا ہوں کہ ہمیں ابھی بھی بیس کالجوں کی ضرورت ہے، پشاور میں وہی سن صفر کے کالجز بنے ہوئے ہیں، اس میں ہر بندہ جو ہے، میرا بھائی منسٹر، ایم این اے، ایم پی اے چاہے جو بھی ہو وہ کہتا ہے کہ میرے حلقے میں بن جائے، میرے خیال میں یہ جو لوگ کہتے ہیں، عوام کہتے ہیں، ہمارے آنریبل ممبرز کہتے ہیں، "ہم سب کا پشاور" مجھے یہ نعرہ جھوٹ لگ رہا ہے، آپ نے دیکھا کہ دہشت گردی کا جو لوڈ تھا، اس کو بھی پشاور نے سنبھالا ہے، پشاور ہی کے ہاسپیٹلز نے سنبھالا ہے، پشاور ہی کے سکولز، کالجز نے سنبھالا ہے۔ آپ دیکھیں، یہاں پر جو متاثرین تھے وہ بھی پشاور میں آتے تھے اور ابھی تک رہتے ہیں، میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں، Response بھی مانگوں گا، اپنے سینیئرز سے میرے قابل احترام سینیئرز ہیں، خدا کیلئے یہ جو پشاور ہے یہ ہم سب کا پشاور ہے، اس پر ذرا رحم والا معاملہ کر دیں تاکہ پورے کے پی سے جو لوگ آتے ہیں وہ مستفید ہوں، وہ آئیں اور وہ مایوس لوٹ کر چلیں گے۔ جناب سپیکر! جو مدرسے ہیں، اس پر بھی لوڈ ہے، میں آپ کو ایک عرض کرتا ہوں کہ پشاور کے جو ایم پی ایز ہیں، پشاور کے جو منسٹرز

ہیں، وہ متاثرین ہیں، دو ڈھائی سال سے میرے بھائی یہاں پر تشریف فرما تھے، اب نہیں ہیں۔ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ صاحب نے پہلے ایک عدالت میں پھر دوسری عدالت میں پھر سپریم کورٹ سے Stay لیا، پورے پشاور میں ترقیاتی کام وہ بند کئے تھے، ہم متاثرین ہیں، ہم پر بھی رحم کیا جائے۔ ہمارے جو علاقے ہیں، جو حلقے ہیں، ان کے لئے آپ کی خصوصی توجہ کی ضرورت ہے، چیف منسٹر صاحب کی توجہ کی ضرورت ہے، منسٹر ان صاحبان یہاں بیٹھے ہیں، ان کی توجہ کی ضرورت ہے، براہ کرم ہم متاثرین ہیں، ہماری بھی مدد کی جائے۔ جو سکولز ہیں یا ٹریفک کا سسٹم ہے، کم از کم اس پر سپیشل خصوصی فنڈ جو ہے، میرا خیال تھا کہ فنانس منسٹر صاحب چلے گئے لیکن وہ تو بیٹھے ہوئے ہیں، ان کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ یہاں پر بھی کیمرے لگائے جائیں، سکولوں میں بھی کیمرے لگائے جائیں، مدرسوں میں بھی کیمرے لگائے جائیں، اس کیلئے بھی آپ اعلان کرینگے، فنڈ کیلئے تاکہ ماحول اچھا اور بہتر ہو، یہاں پر جو پشاور میں ترقیاتی کام ہوئے ہیں، منسٹر صاحب نے بجٹ پیش کیا ہے، میں ان سے آپ کی وساطت سے درخواست کروں گا کہ ماشاء اللہ کونسا وہ فارمولہ استعمال کیا کہ اتنا اچھا بجٹ پیش کیا اور خصوصاً میرے حلقے اور پھر میرے علاقے میں ایک گندگی کا ڈھیر ہوا کرتا تھا جو کہ آج میں چیف منسٹر صاحب کا مشکور ہوں، فنانس منسٹر صاحب کا مشکور ہوں جو ہمارے لوکل گورنمنٹ کا منسٹر صاحب ہیں، میں ان کا مشکور ہوں، انہوں نے گلستان ہزار خوانی پارک وہاں پر بنا کر میرے بچوں کے لئے کھیل کود اور پورے پشاور کے لئے، میرے خیال میں یہ رینگ روڈ پشاور کا دل ہے اور پشاور کے دل میں ایک اچھا پارک بنا کر پورے پشاور کے دل جیت لئے ہیں۔ میں ان شاء اللہ آپ سے امید کرتا ہوں کہ آپ نے اور میرے سینیئر صاحب مجھے دیکھ رہے ہیں، میرے استاد بھی ہیں، شوکت صاحب، شاید وہ پشاور کے بارے میں ہم سب کا پشاور جو ہے Respond ضرور کرینگے۔ تھینک یو۔ السلام علیکم ورحمت اللہ۔

(تالیاں)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: تھینک یو۔ صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب کل بھی نہیں تھے اور آج بھی، محترمہ حمیرا خاتون صاحبہ۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون</u>: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں پہلے آپ کا اور تمام اپوزیشن، پارلیمانی لیڈران کا اور اپوزیشن لیڈر کا اس لحاظ سے نہایت مشکور ہوں کہ یہاں پر ہم نے بڑے اچھے ماحول میں بجٹ تقریر سنی، ان شاء اللہ اس پر بحث بھی جاری ہے۔ وزیر خزانہ صاحب کی بھی مشکور ہوں، انہوں نے بھی پچھلے

کورونا کے نامساعد حالات میں جو اس بجٹ کو تیار کیا، ظاہر ہے کہ پوری کوشش کی ہوگی، میرے پاس ریاست مدینہ کے لحاظ سے کچھ نکات ہیں، اگر آپ اس بجٹ کو دیکھیں، اس بجٹ میں سودی لین دین سے نجات کے لئے نہ Pre budget میں پہلے پچھلے بجٹس میں کوئی چیز ہمیں سامنے آئی کہ ہم سودی نظام سے کیسے نجات حاصل کر سکتے ہیں، لہذا اس بجٹ میں نہ پہلے کوئی منصوبہ آیا ہے اور نہ میرے خیال میں آئندہ ہے، اس بجٹ میں بھی نہیں ہے، میری یہ رائے ہے کہ کم از کم آئندہ آنے والے بجٹ میں اس چیز کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ دوسرا جو اس میں ایک اہم مسئلہ ہے، وہ صوبے کو چلانے کے لئے مزید ہم عالمی مالیاتی اداروں کی طرف قرضے کے لئے جائیں گے، جب ہم قرضہ لیں گے تو ظاہر ہے اس کا ڈائریکٹ اثر وہ عوام کے اوپر پڑے گا، حالیہ بجٹ میں عام لوگوں کے استعمال کی چیزیں جو ہیں وہ چالیس سے پینتیس فیصد تک مہنگی ہونے کا اس وقت جو اندیشہ ہے وہ سامنے نظر آ رہا ہے، اس لئے کہ ابھی بجٹ پاس نہیں ہوا پٹرول کی قیمتیں وہ مہنگی ہونا شروع ہو چکی ہیں، لہذا اس کو ہم عوام دوست بجٹ تو نہیں کہہ سکتے، اس لئے کہ اس کا سارا پریشر وہ نیچے عوام کے اوپر اس کا نزلہ گرنے والا ہے۔ اس میں جو کہا گیا ہے کہ وفاقی حکومت نے اس بجٹ کے اوپر Base کیا ہے، اس لئے کہ Ninety nine percent اور Ninety percent ہمیں وفاق کی طرف سے جو مطالبات زر ہوتے ہیں وہ ملتے ہیں، اسی Base کے اوپر ہم اپنا بجٹ زیادہ تر اس کا حصہ ہوتا ہے۔ اس کا اگر ہم اس طرح سے ایک جائزہ لیں کہ پچھلے سابقہ ترقیاتی بجٹ جو رکھا گیا تھا، 317 ارب روپے ترقیاتی بجٹ تھا، اس میں ہمیں صرف 200 ارب روپے ملے اور وہی خرچ ہو گئے، لہذا ہم کس طرح سے یہ بات Claim کر سکتے ہیں؟ ہم آئندہ وفاق کے اوپر انحصار کرینگے، وہ ہمیں فنڈ دے گا جبکہ اس بجٹ کے اندر Another fund کے نام سے یہ بات رکھی گئی ہے، مجھے اس کی سمجھ نہیں آ رہی کہ یہ Another fund یہ کہاں سے آئے گا، کیسے آئے گا، کیسے استعمال ہوگا؟ لہذا جب Another fund نہیں آئے گا، وفاق ہمیں بجٹ کے ہمارے مطالبات زر دیں گے نہیں۔ یہ جو سارے خسارے ہیں، ان کو ہم ٹیکس کے ذریعے پورا کرینگے، ٹیکسز جو ہیں، اس کی Recovery جب ہوگی تو وہ ہم ڈائرکٹ نیچے اپنے عوام کے اوپر تیل، صابن، ٹوتھ پیسٹ ہر چیز کے اوپر ٹیکس کو بڑھائیں گے، لہذا ہم عوام کے خون سے یہ پیسہ نچوڑیں گے۔ پچھلے جو منصوبے ہیں، اس کے لئے کوئی فنڈز نہیں رکھے گئے، جس کی ایک اچھی مثال، اس وقت اتفاقاً سلطان خان صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، ساتھ یہ فنانس منسٹر صاحب بھی تشریف فرما ہیں، سلطان خان صاحب جب ایکس منسٹر تھے، منسٹر لاء تھے، انہوں نے چارسدہ کے لئے ایک میڈیکل کالج کا

منصوبہ منظور کروایا تھا، میں ان کی اس فلور سے بڑی مشکور ہوں کہ انہوں نے چارسدہ جیسے ایک ضلع کو ایک میڈیکل کالج دینے کا وعدہ کیا تھا لیکن بد قسمتی سے اس منصوبے کو اس سال کے بجٹ میں نہیں رکھا گیا، لہذا جب بجٹ میں نہیں رکھا گیا تو اس کو آنے والے دو سالوں تک بھی اس کا نہ پیسہ مل سکتا ہے اور نہ ملے گا۔ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں جو اضافے کی بات ہوئی ہے، بڑی خوش آئند ہے لیکن میں یہ سمجھتی ہوں کہ جو پنشن لینے والے افراد ہیں، سرکاری تنخواہوں کی بھی اس دفعہ بڑی خوش آئند بات ہوئی ہے کہ ان کی تنخواہوں میں دس فیصد اضافہ ہو رہا ہے لیکن میرا یہ خیال ہے کہ پنشن لینے والے افراد کے لئے بھی اگر یہ اضافہ رکھا جائے، یہ بڑا اچھا ایک اقدام ہو گا۔ کمراٹ کا جو علاقہ ہے، اس وقت ٹورازم کی بات ہو رہی ہے، ہمارے صوبے کا مسئلہ تب ہی حل ہو گا جب تک ہم اپنے وسائل کو نہیں بڑھائیں گے، جب ہم اپنی آمدنی کو نہیں بڑھائیں گے تب تک ہم ان سارے ٹیکسز سے اور اس ساری مہنگائی کی اس سونامی سے ہم چھٹکارا نہیں پا سکتے، لہذا کمراٹ کا ہمارے ایکس ایم پی اے محمد علی نے اس کو ایجاد کیا تھا، ہمارے پرائم منسٹر صاحب نے اس کا دورہ کیا تھا لیکن افسوس کے ساتھ کہ اس کے لئے بھی کوئی میگا پراجیکٹ موجود نہیں ہے۔ میں End میں اپنی بات اس بات پر ختم کرونگی کہ میری یہ گزارش ہے کہ ہم اپنے ہائر سیکنڈری سکولز کے اندر Skill centers کا قیام وہ لازمی کروائیں، Specially boys کے سکولوں میں، اس لئے کہ نوکریاں ہم اتنی نہیں دے سکتے، یہ ایک حقیقت ہے، آپ کا ہر دوسرا فرد سرکاری نوکری مانگ رہا ہے، یہ گورنمنٹ کے لئے ممکن ہی نہیں ہے، لہذا Skill centers پر خصوصی توجہ دی جائے۔ معذوروں کے کوٹے کی بحالی پر عمل درآمد کیا جائے، خواتین کے لحاظ سے Working places کو Friendly ماحول بنایا جائے، ان کے لئے کچھ جیمز یا مخصوص واش رومز اور جگہوں کا الگ انعقاد کیا جائے۔ میں نگہت بی بی کی اس بات کی تائید کرونگی کہ افسوس کے ساتھ کہ خواتین کو جو اس ایوان کا حصہ سمجھا گیا ہے، میری اطلاعات کے مطابق اس وقت حکومت کا خواتین کو دس کروڑ کے فنڈز دینے کا وعدہ بھی ہوا ہے، شاید ملا بھی ہے، افسوس یہ ہے کہ اس سائیڈ پر بیٹھی ہوئی یہ پانچ چھ خواتین جو ہیں، ان کو نہ تو فنڈ دیا جاتا ہے، نہ ان کو بات کرنے کی اجازت دی جاتی ہے، پتہ نہیں، مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ یہ اپوزیشن کی چند خواتین یہ حکومت پر کیوں اتنی گراں گزرتی ہیں؟ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ محترمہ ثوبیہ شاہد صاحبہ، ثوبیہ شاہد صاحبہ موجود نہیں۔ جناب بہادر خان۔

جناب بهادر خان: شکریه، جناب سپیکر صاحب! درخواست کوم چې لږ یو پوټے ټائم به راکوئ چې مونږه صرف هغه د خپلې حلقې معروضات اووایو چې څه تکلیف دے او څه خبره ده، د دوئ په نوټس کښې به ئے لږ راولو۔ یو خبره به اوکړم، اکبر ایوب صاحب د نیشنل پارټئ خبره اوکړه چې بابک صاحب اووئیل نو دوئ چې کله حکومت اوکړو، د هغې نه وروستو چې الیکشن اوشو نو پینځه سیټونه ئے اوګټل، زه به دا اووایم چې اکبر ایوب صاحب د نیشنل پارټئ چې پینځه سیټونه اغستل نو الیکشن کمشنر چې وو نو هغه حکیم الله محسود وو، هغه د پاکستان نه وو، مونږ به جنازې اوچتولې او تاسو به ووټونه اچول، نو په دې وجې باندې هغوی بیللې ده، خوبیا هم زمونږه دغه حوصله خرابه نه شوه، ان شاءالله د دې پښتنو د پاره دا قربانی زمونږه مشرانو هم ورکړې ده او بیا به ئے هم مونږه ورکوؤ او دا مونږ هار نه منو چې دا ګنی ما ګټلې ده او یا مو بیللې ده، نه دغه تحریک پریږدو۔ دې منسټر صاحب، ما پرون خبره اوکړه چې یره زما په حلقه کښې اویا په جنوبی اضلاع کښې یا په کوم ځائې کښې درویشت یا څو سکولونه جوړ شوی دی، زه به ورته دا خپل عرض پیش کړم چې په دې اسمبلئ کښې زما خیال دے زما درې کاله اوشو او په دې درې کاله کښې په هر سیشن کښې زه پاڅیږم او د خپل درې څلورو چې زمونږ په وخت کښې جوړ شوی دی، هائر سیکنډری سکولونه دی یو درې، څلور او دوه فیمیل دی، دوه میل دی، یو باچا خان ماډل سکول دے، یو دوه مډل سکولونه دی د فیمیل، هغه په 2013ء په 2014ء کښې جوړ شوی دی، تیار شوی دی چې د هغې اوس بیا دا بلډنګز رالویږی او هغې له ئے سټاف ور نه کړو، نو زه نه پوهیږم چې مونږ به ترې بله کومه طمع کوؤ چې یره دا به مونږ له سکول جوړ کړی؟ سکول جوړول ډیره جدا خبره ده خو دغه له ئے هغه سټاف په دې اته نهه کاله کښې ور نه کړو، درخواست درته کوؤ چې دا خصوصاً د ځان سره نوټ کړئ، د خدائے په خاطر په دې قوم رحم اوکړئ، په دې بچو رحم اوکړئ ځکه چې په نهه لس کاله کښې ماشوم چې دے نو دا زلمے کیږی او نهه لس کاله دا بند پروت دے، هغه زمونږ بچیانې هم دغه شان د سبق نه محرومه دی، د سبق د پاره جوړ شوے دے۔ داسې مونږه وایو چې داسې کلی شته دے چې په هغې کښې سکولونه نشته دے، پرائمری سکولونه

نشته دے نو کالج خو لویه خبره ده، په یو څلور شپږ، اته لس داسې پرائمری سکولونه میل او فی میل دا مونږ له راکړئ چې کم ازکم زمونږ بچی ایجوکیشن اووائی او سبق اووائی۔ ما عرض کولو، دا ایریګیشن په دې لس دولس کالو چې هر څومره سیلابونه راغلی دی، که هر څومره آفت راغلے دے نو په دیکښې زمونږ په حلقه کښې یوه کمره چا نه ده ایښودې، مونږ ټول زمیندار خلق یو، زمونږه ټولې اکثر شاړې زمکې دی نو هغه چینلې مینلې مونږ په خپلو لاسونو باندې راټړو، تر دې وخته پورې پکښې زمونږ سره سرکار هیڅ قسمه تعاون نه دے کړے، زمونږ ټولې زمکې شاړې دی، هغه چینلې تلې دی، هغه د چا د بس خبره نه ده، ټیوب ویل نشته دے، یو ایریګیشن چینل وو چې هغې ئے په تیر شوی حکومت کښې ئے Close کړے وو، بلامبټ ایریګیشن، او ما ریکویسټ کړے وو نو زه د هغه تیر شوی منسټر صاحب هم ډیر مشکور یم، شکریه ئے ادا کوم، ځکه چې هغه راسره پکښې تعاون اوکړو، Close شوے وو، هغوی ختم کړے وو او بیرته ئے زما په ریکویسټ باندې او په منډو باندې، د دې محکمې هم زه شکریه ادا کوم، خصوصاً د چیف منسټر صاحب ډیر زیات مشکور یم چې هغه سره پرې زه ملاؤ شوم او ما ورته ریکویسټ اوکړو چې چیف منسټر صاحب، دا د دې خلقو د ژوند اود مرګ خبره ده، ځکه چې ګیاره هزار ایکړ زمکه ئے پریښودې وه او ګیاره هزار ایکړ زمکه د هغې نه سیراب شوه، هغه ئے په نان اے ډی پی کښې راوستو، خو زه ډیر په افسوس وایم چې هغه ئے په اے ډی پی کښې راوستے دے خو دوه کروړه روپئ ئے ورله ایښودې دی، د هغې Cost څلور اویا کروړه، نو په دیکښې چې ته په دوه دوه کروړه کښې ئے کوې، زه به هم مړ یم، زما د بچو پیړئ به هم ختمې وی او خدائے خبر چې کیږی به او که نه به کیږی؟ درخواست کوم چې دا خصوصی په دیکښې چې دا د عوامو فائده ده، لکه دا دغه دے، دا زراعت او د عوامو فائده ده چې کم ازکم په دې مهنګائی په دور کښې دې عوامو ته لږ ریلیف ملاؤ شی، په هغې د پیسو درخواست کوم۔ بل د بلامبټ د دغه میاں کلی To کامبټ یو روډ وو چې د 2003ء د 2004ء نه په اے ډی پی کښې راروان وو خو شروع به پرې نه کیدله، پیسې به ورله راتلې او هغې ته ئے شاخونه ایښودی وو، هغه شاخ ئے اوکړو، سرکال مونږه هغه ټینډر کړے دے او هغه څه د ارب نه

باندې باندې 22 کلو میټر روډ دے ، هغې له ئے هم دوه کروړه روپئ ایښودی دی، لکه پروسږ کال چې نه وو شروع شوے ، پینځه کروړه روپئ ئے ایښودې وې، هغه د یو ځائې او د بل ځائې په روډونو ئے اولګولې او نه سږکال چې مونږه پرې شروع اوکړه، مونږه ټینډر اوکړو او مونږ دا فیصله اوکړه چې مونږه پیسې هم د زمکې نه غواړو او مونږ ئے داسې فری زمکه ورکوؤ، هغه خلقو اووئیل، نو د هغې نه پس مونږه ټینډر اوکړو، باقاعده پرې کار شروع شو نو سږکال مو ریکویسټ کړے وو چې کم ازکم تاسو ورله پینځلس شل کروړه روپئ کیږدئ چې دا څه ځائې ته پرې اورسی، هغې له ئے دوه کروړه روپئ ایښودې دی، درخواست درته کوؤ چې په هغې کښې زمونږه سره Help اوکړئ او تعاون راسره اوکړئ۔ دغه شان نور پینډنګ اتلس روډونه دی-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: اووه منټه دې پوره شو جی۔

<u>جناب بہادر خان</u>: زما خو دوه منټه نه دی شوی، اتلس روډونه دی چې په دې اتلس روډونو کښې مونږه درې کاله کښې پینډنګ روډونه دی، د 2016ء د 2015ء دا دو هزار دغه تیر شوی حکومت هغې کښې څلور آنې تر اوسه پورې او نه لګولې او سږکال ئے ورله، پروسږ کال ئے ورله یو نیم کروړ روپئ ورکړې وې، اتلس روډونو له او په هغه بل کال کښې ئے او په هغه اول بجټ کښې ئے ورله کروړ روپئ ایښودې وې، هغه د هغوی د چائے پانی نه کیدلې، اوس ئے ورله څلور کروړه ایښودې دی خو ناکافی دی، درخواست کوؤ چې دا پینډنګ روډونه چې دی دا راته کمپلیټ کړئ، د خدائے په خاطر خلقو ته تکلیف دے ، رارون شوی دی او نور نه کیږی۔ د پبلک هیلتھ سکیمونه په درې کاله کښې یو پائپ زمونږ په حلقه کښې ما نه دې لیدلے چې ماته یو پائپ چا اولګولو ، دا پبلک هیلتھ محکمه اخر ده د څه د پاره چې په زوړ کښې ئے Repair او نه شو، د 1974 او د 1980 او د هغه زمانې سکیمونه دی چې دا د پینځو او د سلو کورونو د دو سو کورونو سکیمونه وو، هغې کښې اوس دوه زره، پینځه زره، لس زره خلق دیره دی، لس زره کورونه دی، هغه ناکافی دی او هغه پائپونه ختم شوی دی، درخواست کوؤ چې د زړو د پاره Repair غواړو او د نیوی سکیمونو کم ازکم اوس خو آبادیانې زیاتې شوې دی او زمونږ په علاقو کښې خوشکه ډیر زیاته ده، د اوبو تکلیف

دے ، د خدائے پہ خاطر چې نیوی سکیمونہ درې څلور ، شپږ واچوئ چې کم ازکم دغہ خلقو سرہ ښیګړہ اوشی، درې کالہ پس خو څہ شئ رالہ اوکړئ کنہ۔ لائیو سټاک او یا بجلی، لائیو سټاک کښې زمونږہ منسټر صاحب زمونږ پہ حکومت کښې هلتہ یو سنټر جوړ کړے وو او د ریسرچ سنټر ئے جوړ کړے وو، پہ هغې کښې هغہ زاړہ کلاس فور ئے لرې کړل او محب اللّٰہ پسې لا زہ یو ورځ د هغہ دفتر تہ ورغلے هم ووم، محب اللّٰہ دومرہ بدمعاشی اوکړہ، داسې بدمعاشی ئے زما سرہ اوکړہ چې ماتہ خو طالبان د دې میسجونہ کوی او زہ بہ داسې اوکړم او زہ بہ داسې اوکړم، اے هلکہ زما وروره، وژنہ مو پرې ما ، نور چې تہ څہ کوې هغہ اوکړہ، دا ښیګړہ اوکړہ چې یو څو ئے ورپسې د سوات نہ راوالیږل، کلاس فور او څہ نور ئے هلتہ کښې داسې لوفران واغستل چې نن هم هغہ ډیوټی نہ کوی، درخواست کوم محب اللّٰہ تہ چې بدمعاشی مہ کوہ، پہ هرہ محکمہ کښې، پہ دیکښې څوک بدمعاشیانې نہ کوی، دیکښې دې د سړی توب وخت تیر کړی او بیا کم ازکم ستا چې کومہ کرسئ دہ، کوم منصب دے ، دا د بدمعاشئ نہ دے۔ پہ واپډا کښې دې درې کالہ کښې ما تہ یو ګز تار نہ دے ملاؤ او کوم چې زاړہ صوبائی حکومتونہ دی، هغہ کہ نور لګوی اویا کورونو کښې دننہ پراتہ دی، تر اوسہ پورې ما لہ محکمې کار نہ کوی او هغہ د ایم این اے صاحب پہ وجہ باندې یا چیف منسټر صاحب پہ وجہ باندې نہ پوهیږم، چیف منسټر صاحب خو زہ نہ وایم، داسې بہ اووایم خو کم ازکم ایم این اے صاحب دا کوی-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: Windup کړئ جی۔

<u>جناب بہادر خان</u>: نو دا درخواست کوؤ، زما دا واپډا چې زما د علاقې چې زما د خلقو کم ازکم د هغوی خیال اوساتلے شی۔ مونږ لہ دا ځل پہ دې بجټ کښې د واپډې د پارہ څہ پیسې راکړئ چې د خلقو خدمت پرې اوکړو۔ زکواۃ زما دې ورور وینا کړې وہ، پہ زکواۃ کښې بہ مخکښې څہ غریب سړی تہ چرتہ پینځلس روپئ ملاویدلې، زہ نہ پوهیږم دا درې کالہ خو هډو د سرہ د دې څیز څہ نوم را نہ غلو ، دا څہ شو ، چرتہ لاړو ؟ څنګہ ما پرې هغہ بلہ ورځ د دې انور زیب سرہ د دې منسټر صاحب سرہ خبرہ کولہ، دوئ ماتہ اووئیل چې زما اختیار نہ دے ، دا خو د

کونسل سره دا اختیار دے ، او که نه دے بیا خو منسټری هم نه ده پکار ، پکار ده چې نه وی نو بیا ئے مه کوه ، که نه وی نو تاسو ترې دا اختیار واخلئ-----

جناب ڈپٹی سپیکر: Windup کریں۔

جناب بہادر خان: او دا اختیار واخلئ، سوشل ویلفیئر ئے بیخی بے کاره کړے دے ، منسټر صاحب ته هم هغه بله ورځ ما عرض کولو-----

جناب ڈپٹی سپیکر: بهادر خان صاحب! Windup کړئ جی۔

جناب بہادر خان: یو دوه خبرې دی، دا دوئ ته وایم-----

جناب ڈپٹی سپیکر: Windup کړئ جی۔

جناب بہادر خان: چې منسټر صاحب په ثمر باغ کښې چې کوم افسر وو، هغه شپږ میاشتې اوشوې چې تلے دے ، د بهر نه خلقو خیرات رالیږلے دے ، لس دولس لکهه روپئ پرتې دی او هغه کوم ستاسو سټاف چې دے هغه راته وائی چې مونږه سره دا افسر نه وی نو مونږ ئےنه شو ورکولې او هغه به Lapse کیږی، د دې مهربانی اوکړه، د دې غم اوکړه، هلته کښې ځوک اولګوه چې هلته کښې هغه لاړ شی او هغه پیسې چرته غریبانانو ته ورکړی-----

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی۔

جناب بہادر خان: داسې د معزورو هلته ئے یو تنظیم جوړ کړے دے او والله که تر اوسه پورې ورته څه ملاؤ وی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی، مہربانی، تھینک یو جی۔ محترمہ شگفتہ ملک صاحبہ۔

محترمہ شگفتہ ملک: جناب سپیکر! ډیره مننه-----

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ Continue کریں۔

محترمہ شگفتہ ملک: ډیره مننه، جناب سپیکر صاحب!-----

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

محترمہ شگفتہ ملک: د بجټ سپیچ نه مخکښې زه-----

جناب ڈپٹی سپیکر: شگفتہ ملک صاحبہ۔

محترمہ شگفتہ ملک: ډیره مننه، جناب سپیکر صاحب! ستاسو ډیره شکریه ادا کوم۔ د بجټ سپیچ نه مخکښې زه به د عثمان کاکړ حوالې سره یقیناً چې یو داسې شخصیت په پښتون قوم میئن انسان او یو داسې دروند انسان چې زما په خیال پښتون قوم که څومره هم ځوانان دی، پیغلې دی، واړه دی، نن د خفګان اظهار کوی، زمونږه ټولو د پاره هغه یوه ډیر ویاړ وو، اللّٰہ تعالیٰ دې جنتونه نصیب کړی، مونږ ټول د هغوی په دې غم کښې شریک یو، د عثمان کاکړ د پاره یو شعر وایم چې:

خدایه دا لارې کوڅې چرې بې جانانه مه کړې
که بې جانانه شی وطن به راته وران ښکاری

(تالیاں)

جناب سپیکر صاحب! د بجټ حوالې سره زما په خیال یقیناً چې یو ډیر اهم ورځ وی چې کله بجټ پیش کیږی او د بجټ د تقریر حوالې سره خو ظاهره خبره ده چې فنانس منسټر صاحب چې کوم بجټ پیش کړو نو کوم جمهوری روایات چې دلته تاسو په پارلیمان کښې اوکتل۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو کیښنئ، Order in the House

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت): جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شوکت علی یوسفزئی صاحب! آپ آپس میں باتیں نہ کریں، No cross talk۔

محترمہ شگفتہ ملک: زمونږه د پارلیمان چې کوم جمهوری روایات تاسو اوکتل، د بجټ په ورځ باندې، نو دا صرف د اپوزیشن د پاره یا صرف د حکومت د پاره نه بلکه دا د ټولو پښتنو د پاره د ویاړ خبره ده چې زمونږه د پښتنو یو خپل کلتور دے او په هغه کلتور کښې د ننه چې کوم د بجټ حوالې سره ماحول وو نو هغه زما په خیال د ټولو د پاره د ستاینې وړ دے۔ (تالیاں) زه به د صحت حوالې سره ځکه چې زما خیال دے په نړئ کښې د Covid یو داسې وباء راغلې وه چې په هغې کښې زمونږه صوبه هم ډیره زیاته Suffer شوې ده او یقیناً چې په هغې کښې ډیرې زیاتې سترې او ډیرې زیاتې ستونزې هم مخې ته راغلې دی۔

(عصر کی اذان)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم۔

محترمہ شگفتہ ملک: جناب سپیکر صاحب! د هیلتھ حوالې سره ما خبره کوله چې کوم د انشورنس والا خبره دلته شوې ده یا د صحت انصاف کارډ خبره کیږی، د لسو لکھو روپو حوالې سره چې کومه خبره کیږی، اول خبره خو دا ده چې ټوله توجه دې طرف ته ده، په دیکښې مونږه دا کتلی دی چې دا کوم د پیسو خبره دوئ کوی نو یوه خبره خو دا دلته کښې Clear کول پکار دی چې دلته دوئ وائی چې مونږه په دیکښې د هرې بیمارئ علاج یا څه Percentage دے، څومره چې مونږه کتلی دی نو په دیکښې Thirty percent چې کومې بیمارئ دی د هغې علاج شته او د Seventy percent نشته، دا په عوامو کښې یو ډیر زیات Confusion دے او دا په هاسپیټلز کښې تاسو گورئ چې دا د روزانه په بنیاد دا جهګړې کیږی، دا احتجاجونه کیږی ځکه چې مریض دا وائی چې زما هر علاج چې دے هغه په دیکښې شامل دے، بیا هلته ډاکټرانو سره دا مسئلې راځی، بل دا ده چې دا پیکج چې کوم اعلان کیږی، دلته کښې حکومت دا وائی چې مونږه هغوی ته دا پیسې چې کوم د پیکج خبره شوې ده نو اول خبره خو دا ده دا پیکج چې کوم دے، لکه تاسو یو آپریشن چې دے هغه یو Institution څلویښت زره روپئ په هغې خرچه راځی، تاسو هم هغه څلویښت زره روپئ د هغې Cost چې کوم دے څلویښت زره دے او تاسو هم هغوی ته څلویښت زره ایږدئ نو ظاهره خبره ده چې هغوی به خپل هاسپیټل هم گوری، هغوی به خپله خرچه هم گوری، په دیکښې ما کتلی دی چې داسې Young ډاکټران چې کوم د هغوی ډیره تجربه نه وی یا داسې Equipments چې هغه ډیر Low level والا وی او په دیکښې داسې هم اپریشنونه کیږی چې د هغې بیا ډیر زیات Complications مخې ته راغلی دی، دا خبره د نوټ کولو ده چې یو خو تاسو دې ته اوگورئ چې کوم Actual cost دے، دغه Cost تاسو نه ورکوئ، ظاهره خبره ده چې دا نه ورکوئ نو بیا نه تاسو ته سینیئر ډاکټران Available وی، تاسو هغه Expensive چې Equipments دی هغه به ملاؤیږی۔ بل د انشورنس حوالې سره ظاهره ده چې پبلک ټوله توجه دې طرف ته ده، په دیکښې خو پکار دا ده چې تاسو، زمونږه به تاسو ته دا یو خواست وی چې د کسان د پاره هم داسې یو پکار ده، دکاندار د تاجر د پاره هم پکار ده،

ځکه چې دا ټول زپلی خلق دی او د دغه خلقو د پاره هم که تاسو دغه د انشورنس کارډ والا هغه اوکړئ نو دا به ډیره زیاته مهمه وی۔ بله د بی ایچ یوز، آر ایچ سیز خبره دلته کیږی، ډیر داسې بلکه ما مخکښې هم منسټر صاحب سره دا خبره کړې وه چې زمونږه داسې لرې پرتې علاقې چرته چې بی ایچ یوز دی یا چرته چې د آر ایچ سیز خبره کیږی نو هلته کښې د حکومت د طرف نه او ډیر Expensive equipments چې دی د هغې قیمت چې دے هغه په کروړونو روپو کښې وی خو هغه مشینونه چې دی هغه خراب وی یا که هغه مشین ټهیک وی نو هلته کښې هغسې ټیکنیکل سټاف نه وی، هغه هلته کښې اپریشن سرجری اوکړی یا هلته کښې د Anesthesia د پاره هغه خلق نه وی، ما پخپله داسې خلق کتلی دی چې هغوی درې درې، څلور څلور کاله په کور ناست وی او تنخواګانې اخلی ځکه چې هغوی وائی چې مونږه ته د سرجری د پاره Patients نه راځی، مونږه ته Patients ځکه نه راځی چې مونږه سره که Equipments شته نو سټاف نه وی او که سټاف مونږه سره وی نو هغه مشینونه خراب وی۔ دا هم ډیر ضروری ده چې تاسو کوم بجټ ایښودے دے، Priority دا پکار ده چې کوم Already ستاسو دومره Expensive equipments دی چې په هغې باندې تاسو خبره اوکړه۔ د ایجوکیشن حوالې سره ظاهره خبره ده چې دې حکومت همیشه د ایمرجنسی خبره کړې وه، اول خو مونږ په دې خبره ډیر زیات حیران یو چې دې حکومت بار بار د ایمرجنسی خبره کړې ده او دا خبره ئے هم کړې ده چې د پرائیویټ سکول ماشومان چې دی هغه به سرکاری سکولونو کښې داخلیږی، اوس مونږ اونه کتل چې په تیرو درې کاله به مونږ یاد کړو چې په دې دریو کالو کښې څومره ماشومان آیا دوئ مونږ ته دا یو تعداد ښودلے شی چې یا څومره ماشومان د پرائیویټ سکولونو نه ستاسو د ګورنمنټ سکولونو ته راغلی دی؟ تاسو دې ته اوګورئ چې دا مونږ بار بار خبره کوؤ چې په سکولونو چې کوم Basic need دے، مونږه د واش روم خبره کوؤ که مونږ د باؤنډری وال خبره کوؤ، که مونږ د اوبو خبره کوؤ، اوس په دیکښې تاسو د جینکو خبره که مونږه اوکړو چې د جینکو چې کوم سکولونه دی، په هغې کښې که واش روم نه وی نو Already زمونږه په دې صوبه کښې دومره Insecurity ده، دومره Insecure دی چې ماشومه د پنځم

نه شپږم ته ځی او د هغوی په سکول کښې تاسو هغوی ته هغه Facilities نه وی ورکړی نو ظاهره خبره ده چې هغه به د سکول نه بهر ځی او د سکول نه چې بهر ځی، هغې ته به کومې کومې مسئلې مخې ته راځی او هغه ستاسو په وړاندې دی، کوشش دا پکار دے، Priority باندې دا پکار وه چې تاسو هغه Facilities په سکول کښې د ننه ماشومانو ته ورکړئ. دې سره سره مونږ کتلی دی چې تقریباً Sixty one percent 1.8 million ماشومان چې کوم د سکول نه بهر دی، دلته کښې بار بار دا خبره هم کیده چې یو ماشوم چې دے، هغه به سکول نه بهر نه وی، 1.8 ملین ماشومانو کښې زمونږه Sixty five percent چې دی، هغه جینکۍ دی او Thirty five percent او Thirty six percent چې دی هغه هلکان دی، دا هم ډیره د افسوس خبره ده چې مونږ په دې ملک کښې استوګنه کوؤ او په دې ملک کښې زمونږه د جینکو تعلیم د پاره پکار ده چې زمونږه Priority وی، خو د افسوس خبره، د دې سره سره زمونږه په این ایف سی ایوارډ باندې هم خبره اوشوه، دا کوم دا سبسډی 110 ارب روپئ د معاشی حوالې سره دوئ خبره کړې ده، په هغې کښې هم تاسو اوګورئ چې زمونږه هغه قبائلی اضلاع چې د هغوی کورونه وران شوی دی، د افسوس خبره دا ده چې یو کور وران شی، تاسو اوګورئ چې که یو کوټه څوک جوړوی نو په هغې باندې په نن سبا وخت کښې د لسو لکهو یا د شلو لکهو نه کمې پیسې نه راځی او هغوی ته بیا تاسو یو لاکهه او دوه لکهه روپئ دا ډیره د افسوس خبره ده، پکار دا ده چې هلته تاجران وی، هلته کښې زمونږ فنکاران شته، هلته کښې زمونږه داسې Community ده، پکار دا ده چې مونږه دغه خلق چې دی هغه هم مونږه په دیکښې Add کړو. د خبیر بینک حوالې سره پکار ده چې ټول ډیپارټمنټس چې دی هغوی سره Add وی او هغوی مونږه Encourage کړو، د هغوی مونږه مرسته اوکړو او د دې نه علاوه د این ایف سی خبره فنانس منسټر ناست دے، ډیره مهمه خبره Already په دې باندې خبره هم اوشوه چې دا داسې څه خبره ده یا ولې زمونږه دلیل کمزورے دے، مونږه د Council of Common خبره کوؤ، د سی سی آئی خبره کوؤ، په هغې کښې فنانس منسټر او زمونږه چیف منسټر صاحب، ګورئ جی دا زمونږه شیئر چې کوم دے، زمونږه شیئر چې دے، دا هر کال چې دے دا سیوا کیږی خو

تاسو اوګورئ چې مونږه که د دې خبره کوؤ نو زمونږه شیئر دا په تاریخ کښې په وړمبی ځل مونږه اورو چې دا شیئرز چې دی، چاته به د پاپولیشن په بنیاد وی، چاته به د پسماندګئ په بنیاد وی، دا چې کوم کیږی۔ د دې نه علاوه د چشمه رائټ، مونږه واړه رالوئی شو، زمونږه مشران دا خبره کوی، اوسه پورې د چشمه رائټ حوالې سره تاسو اوګورئ که دا جوړ شوے وے نو زمونږه به سمال ډیمز وی، زمونږه د پښتنو د روزګار مسئلې دی، زمونږه د ځوانانو مسئلې دی، زمونږه د تعلیم ټولې مسئلې به مونږه پخپله صوبه کښې حل کیدې۔ مونږه د اے جی این قاضی فارمولې خبره کوؤ، زمونږه شپږنیم سوه اربه روپئ د وفاق نه کیږی، داسې څه Reason دے چې زمونږه د وفاق او په صوبه کښې هغه Coordination ولې نشته؟ مونږ خو په دې خوشحاله وو چې په وفاق کښې ئے هم حکومت دے، په صوبه کښې ئے هم حکومت دے، که په تیرو حکومتونو کښې مونږه ته څه قسمه مسئلې راتللې نو مونږه ته وئیلې کیدل چې دا د وفاق سره نه ده، دا تاسو خوش قسمته یئ، تاسو ته په وړمبی ځل الله دا موقع درکړې ده او پکار ده چې تاسو د دې نه فائده اغستې وے، دا پیسې تاسو ولې مونږه ته نه راکوئ؟ دا زمونږه آئینی حق دے، دا زمونږه قانونی حق دے، دا زمونږه جمهوری حق دے او په جمهوری ملکونو کښې کله هم داسې نه کیږی چې تاسو هغه صوبې چې کومې Already پسمانده دی، زپلې شوې صوبې دی، فرنټ لائن دی، د ترهه ګرئ خلاف ښکار شوې دی، پکار دا ده چې په دې بجټ کښې د عوام دوست بجټ خبره کیږی خو که دا بیلنس بجټ وی نو هم به مونږ وئیلی وو، یقیناً چې عوام ډیر زیات مایوسه دی د دې بجټ نه، د پارلیمنټرین په حیثیت دا خبره کوم-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: Windup کړئ جی۔

<u>محترمہ شگفتہ ملک</u>: پکار دا ده چې مونږه په دې باندې خبره اوکړو او سوچ دا اوکړئ چې په 2002ء کښې ستاسو یو ممبر ناست وو نو دې ته هم تاسو سوچ اوکړئ چې دا کوم حالات دی، خدائے مه کړه چې بیا دا حالات رانه شی، ځکه په 2002ء کښې ستاسو یو ممبر په اسمبلئ کښې وو، دې ته هم خیال ساتئ، دا مه وایئ چې نورې پارټئ درې او څلور وی، کوشش دا کول پکار دی چې مونږه-----

جناب ڈپٹی سپیکر: Windup کړئ جی۔

محترمہ شگفتہ ملک: زه يو د زنانو حوالې سره د انشورنس۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ستاسو ټائم ډیر زیات او شو۔

محترمہ شگفتہ ملک: د انشورنس حوالې سره تاسو ته د زنانو حوالې سره د Discrimination خبره کوم، دا فلور دے، دا اسمبلی ده، په دې اسمبلۍ کښې د ټولو نه سنجيده بزنس که څوک رااوړی، هغه زنانه رااوړی خو تاسو په دې بجټ کښې اوګورئ چې زنانه څومره Ignore شوې دی، تاسو په دې بجټ کښې اوګورئ چې زمونږه پسمانده علاقې، زمونږه قبائلی اضلاع چې دی، په هغې کښې زنانه Ignore شوې دی، نو دا مو تاسو ته خواست دے چې کوشش دا اوکړئ، تاسو خبره د زنانه کوئ، په پارلیمنټ کښې ناست زنانه چې دی هغه تاسو Ignore کوئ نو هغه زنانو د پاره به مونږه څنګه خبره کوو؟ زه د سوشل ویلیفئر ډیپارټمنټ حوالې سره ډیره زیاته مایوسه یم چې ډیپارټمنټ ته فنډ خو ملاؤیږی خو هغه هغوی نه شی Utilized کولے، چې کله فنډ نه Utilized کیږی نو زما په خیال دا به ستاسو بیورکریسی او د حکومت نا اهلی وی۔ ډیره مننه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ، تھینک یو۔ قلندری لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی (مشیر برائے مال واملاک): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! اگر چہ اپوزیشن کے میرے چند دوست بیٹھے ہوئے ہیں جن کے ساتھ میں نے بھی دس سال گزارے ہیں، میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس بجٹ تقریر میں ان کا جو Attitude تھا، ان کا جو رویہ تھا، ان کی باتیں ادھر خاموشی سے انہوں نے سنیں، میں گورنمنٹ کی طرف اور اپنی طرف سے بھی ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں، ساتھ ہی میں اپنی ٹریژری بنچز سے، اپنے دوستوں سے ریکویسٹ کرونگا کہ یہ انہوں نے ہمارے ساتھ گورنمنٹ کے ساتھ اتنا تعاون کیا کہ سارے پاکستان اور سارے ملک میں اس کو بڑا Appreciate کیا گیا، اپنی روایت کو ہم نے اجاگر کیا، اس کے ساتھ اب یہ ہے کہ ان پر بھی پریشر ہے، اپوزیشن ہے، ساتھ ان کے حلقے بھی ہیں، وہ لوگ بھی ان سے بات کرتے ہیں کہ آپ کیسی اپوزیشن ہیں، اگر وہ یہاں پر کوئی سخت باتیں کرتے ہیں، ہم اسے برداشت کرینگے کیونکہ انہوں نے اپنا جو Role تھا وہ بہترین طریقے سے ادا کیا ہے۔ اس کے ساتھ یہ جو بجٹ پیش ہوا ہے، میری موجودگی میں یہ اٹھارہواں

بجٹ ہے، دس سال تک میں اپوزیشن کی طرف بیٹھا رہا، اب میں ادھر ہوں، یہ میں نے دیکھا کہ اتنا بہترین بجٹ ہے، میں کہتا ہوں کہ سی ایم کی سربراہی میں جو فنانس منسٹر ہیں، تیمور سلیم خان نے اتنی محنت اور اس کی ٹیم نے بڑا Role ادا کیا ہے۔ میں ہر بجٹ کو دیکھتا رہا اور یہ جو بجٹ ہے، یہ بہت بہترین اور سب کی بڑی Achievement ہے۔ اس میں ہر چیز کو، ہر مکتبہ فکر کو اس میں Touch کیا گیا ہے، اس کے لئے یہ Facilitate کیا گیا ہے۔ میں چونکہ اس سے پہلے آج کی جو تاریخ ہے، میں نے دیکھا ہے، آج کے دن میں نے اس میں حصہ لیا ہے جس میں چار ہماری ٹریژری بنچز سے اور یہ چودہ جو ہیں، یہ ہماری اپوزیشن کی طرف سے ہیں، میں آپ کو بھی اس پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں، آپ اتنا زیادہ اپوزیشن کا خیال رکھتے ہیں۔ یہ جو 18 تاریخ کا جو بجٹ ہے، اس میں Chair کا بھی بڑا Role ہے، چیف منسٹر کا بھی بڑا Role ہے، میں ایک دفعہ پھر ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں، اپوزیشن کا بھی۔ جناب سپیکر! یہ جو بجٹ بنا، اس میں یہ جتنی باتیں وہ کرتے ہیں، یہ ان کی مجبوری ہے کہ بھئی اس بجٹ کو اچھا تو نہیں کہہ سکتے، یہ اپوزیشن میں ہیں اور ایک Trend سا چلا آ رہا ہے، یہ ان کی مجبوری ہے لیکن اس میں صنعتی زون کے بارے میں جو بات ہوئی ہے، اکبر ایوب نے اس کو تفصیل سے بھی بتایا تھا کہ جس میں روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے، اس کے لئے یہ ایسا بجٹ ہے جس میں معذوروں پر بھی نظر رکھی گئی ہے، ان کے لئے بڑے پیسے مختص ہوئے ہیں، طلباء وطالبات کے لئے تیس نئے کالجوں کا قیام اور ضم ایریا کے لئے بارہ نئے کالجز بنائے جا رہے ہیں، صوبے کی شاہراہوں کے لئے آپ دیکھیں کہ 48 ارب روپے مختص کر دیئے ہیں، تین ہزار کلو میٹر روڈ اس سال اس کے جو بنیں گے، یہ گورنمنٹ کی بڑی Achievement ہے۔ صحت سہولت کارڈ یہ بھی دیکھیں، یہ ایسی سہولت ہے، یہ ہر امیر اور غریب کے لئے ہے، میرے پرائم منسٹر محمود خان کا اور میرے فنانس منسٹر کا ایک وژن تھا، انہوں نے اس کو ایسے طریقے سے کیا، یہ پورے صوبے میں چار کروڑ لوگ اس سے مستفید ہو رہے ہیں، یہ ایک اہم اور احسن اقدام ہے، یہ ابھی تک کسی ترقیافتہ ممالک میں کسی نے نہیں اٹھا سکا، Even America میں بھی یہ نہیں ہے اور اس سے اور بڑی چیز کیا ہو سکتی ہے کہ ایک آدمی کو اتنی ہیلتھ سیکورٹی اسے ملے، چار کروڑ عوام ہیں، چار کروڑ کو سیکیورٹی ملی ہوئی ہے۔ سب سے بڑا، جو صحت ہے، یہ ہمارا بڑا اچھا اقدام ہے، اس گورنمنٹ کا یہ بڑا اچھا بجٹ ہے۔ اس کے ساتھ یہ جو دوسرا ہے، اب دیکھیں کہ سیاحت کے لئے پہلے دو ارب روپے تھے، اب انہوں نے 12 ارب مختص کئے ہیں، اس سے ریونیو بھی Generate ہو گا۔ اس کے ساتھ یہ جو Track ہے، یہ کچے Tracks بھی بنا دیئے جائیں

گے، اس سے وہاں کے لوگوں کو بھی کاروبار ملے گا، سہولتیں بھی ملیں گی، اس سے ہمارا ریونیو بھی Generate ہو گا۔ تعلیم کے بارے میں انہوں نے 200 ارب اس کو کیا ہے، یہ بہت بڑا احسن ہے۔ سرکاری ملازمین کے لئے بعض دوست کہتے ہیں کہ کیا کیا ہے؟ پچھلے سال نہیں کیا تھا، بھئی پچھلے سال گزر گیا، ابھی Thirty seven percent ہے، اس پر ہمارے لوگ خوش ہیں۔ میرا Monday کو ایک بڑا وہ ہے، ایک سکول تھا، اس میں بڑا فنکشن تھا، میرے ساتھ میرا ایم این اے بھی تھا، اس میں مخالف جماعتوں کے لوگوں نے وہاں مجھے مبارکباد دی کہ آپ نے بہت اچھا بجٹ پیش کیا ہے، عام لوگ خوش ہیں، زمیندار لوگ بھی خوش ہیں، انہوں نے کہا، اب دیکھیں، میں ویسے ہی بات کرتا ہوں کہ یہ کہتے ہیں کہ مہنگائی ہے، آج ٹماٹر کا ریٹ تیس روپے ہے، آج آلو کا ریٹ پچاس روپے ہے، آج پیاز کا ریٹ پچاس روپے ہے، آٹا پچاس سے پچپن روپے ہے، آپ بتائیں کہ کدھر مہنگائی ہے؟ مثلاً یہ چیزیں ہیں، اور جتنا ہمارا باوقار صوبہ ہے، سب لوگ ہمارے لئے قابل عزت ہیں، بہت اچھے ہیں لیکن ہمارے صوبے کے لوگ جفاکش ہیں، محنتی ہیں، محنت کرتے ہیں، یہ اپنے لئے کچھ نہ کچھ نکال لیتے ہیں، ریڑھی بھی لگا کر اپنا گھر کا چولہا جلاتے ہیں، یہ سارے ہمارے وہ لوگ ہیں۔ ابھی 2900 جو ٹیوب ویل ہیں، ان سے کتنا زیادہ زراعت کو فائدہ ہو گا، اس کے ساتھ یہ سرکاری جو Salaried person اور جو پنشن ہے، بیوہ کی پنشن میں سو پرسنٹ اضافہ کر دینا کتنا بڑا احسن اقدام ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ انکم ٹیکس کی مد میں ہم نے اس دفعہ بجٹ میں سات لاکھ جو چھوٹے کسان ہیں، ان کو چھوٹ دے دی ہے، اب کتنے لوگوں کو خوشحالی ہو گی، چھوٹ دے دی ہے، اس پر یہ ٹیکس ہم کم نہیں کریں گے، ٹیکس ان پر ڈالیں گے، جو لوگ اپنی زمینوں سے زیادہ کما رہے ہیں، اس پر آ جائے گا۔ اس طرح سے میں اپنے ریونیو ڈیپارٹمنٹ کو اب ہمیں جو ٹارگٹ ملا تھا، اب ڈیپارٹمنٹس اور گورنمنٹ کی ایک اچھی سوچ ہے، ایک ایسا Reform ہے، اس وجہ سے لوگ ٹیکس دینا چاہتے ہیں، اس میں Improvement ہو گئی ہے، اب ریونیو ڈیپارٹمنٹ میں ہمیں ملا تھا، پورے سال کا 4.4 بلین کا ٹارگٹ ملا تھا، ہم نے دس مہینوں میں Six billion achieve کر لیا ہے، اس کو بھی انہوں نے، ساری گورنمنٹ نے سراہا ہے، یہ اس طرح ہر ڈیپارٹمنٹ کوشش کر رہا ہے، اس طرح سے اگر ہم Generate کریں تو ہم تو خود کفیل ہو سکتے ہیں۔ پھر اس کے بعد کبھی کبھی یہ باتیں آتی ہیں کہ ہم مرکز سے کچھ نہیں لیتے، بھئی مرکز تو ہمیں Ninety percent دے رہا ہے، تب ہمارا کام چل رہا ہے، اس سے ہمیں اور کیا ہے، ہم پھر اس کے ساتھ لڑائی کریں گے؟ یہ باقی ٹھیک ہے، ہمیں جو بھی ہمارا حق ہے،

پہلے سے بہتر ملتا ہے، Cap انہوں نے یہ کتنا کیا تھا، اب ہمیں این ایف سی ایواڈ میں کیا کچھ مل رہا ہے؟ یہ ساری جو ہیں، میں اس لئے جلدی جلدی، Repetition میں نہیں جاتا، دوسری یہ ہے کہ یہ ذرا تھوڑا سا ہے کہ یہ بہت زیادہ اچھی چیزیں ہیں، یہ ذہن میں رکھیں، صحت کے لئے 24 بلین مختص کیا گیا ہے، اس طرح سے خیبر بینک میں دس ارب روپیہ رکھ دیا گیا ہے، چھوٹا کاروبار بھی کرتا ہے، کوئی اس میں صنعت کاری کرنا چاہتا ہے، کوئی اس میں کرونا سے متاثر ہے، یہ کب ہوا ہے؟ کب کسی نے کسی کو قرضے دیئے ہیں؟ ان غریبوں کے لئے کب کسی نے سوچا ہے؟ یہ تو بہت ہی اچھا ہے۔ اس طرح سے یہ جو مسجد کے لئے ہے، 24 ہزار جو ہمارے ہیں، دو ہزار مساجد میں خطیب کے لئے 2.6 بلین رکھا گیا ہے، یہ بڑی بات ہے، کسی مکتبہ فکر کو نہیں چھوڑا، کسی شعبے کو Touch کرتے ہوئے نہیں چھوڑا، اس میں ہر کوئی اس کو Reflect کیا گیا ہے، ہر کسی کی ضرورت کے لئے اس میں جو کچھ کیا گیا ہے۔ اس طرح سے ضم شدہ اضلاع میں یہ 4300 اساتذہ اور نئے 24 ہزار اساتذہ آئیں گے، یہ اس طرح سے صوبہ ترقی کرے گا، اس طرح سے تعلیم بڑھے گی، اس طرح سے یہ اچھائی جائے گی، یہ ساری چیزیں جو ہیں، روڈ کے سیکٹر میں دیکھیں کہ ہمارے تین ہزار کلو میٹر روڈیں اس سال میں بنیں گے، اس کے لئے 48 بلین وہ مختص کیا گیا ہے، اس طرح سے یہ ساری جو باتیں ہیں یہ میں نے اس لئے کیں کیونکہ میرے بہت سارے دوستوں نے، ٹریژری بنچز سے بھی چار انہوں نے سپیچ کی تھی، کامران خان تو ہمارا Young ہے، بڑی اچھی بات بھی کرتا ہے، اس نے ایسی کوئی بات تو نہیں کی ہے لیکن پھر بھی اس سے ریکویسٹ ہے، انہوں نے بجٹ میں ہمارے ساتھ بڑا Cooperate کیا ہے، اس سے اپوزیشن کا ایک بڑا نام پیدا ہوا ہے، اس صوبے کا، اس سال جناب سپیکر کی کرسی کو بڑا اعزاز مل رہا ہے، میرے چیف منسٹر کی بڑی اس میں عزت بنی ہے، اس ہاؤس کے لئے بڑی عزت بنی ہے، اس کے لئے اگر یہ سخت باتیں بھی کریں گے، ہم انہیں سنیں گے۔ ساتھ ان کے لئے فنانس سے میری درخواست ہوگی کہ ہمارے حصے سے بھی اگر کچھ کاٹ کر ان کو دینا ہے، ان کا بھی خیال کرنا ہے، ان کے بھی اپنے عوام ہیں۔ بہت بہت شکریہ، جناب سپیکر! آپ نے مجھے موقع دیا۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ہشام انعام اللہ صاحب۔

<u>جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر سماجی بہبود):</u> اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔ زه به نن دا خپل خطاب په پښتو کښې څکه کوم چې ډیر ملګری دلته دا سې وو چې پښتو کښې ئے خپل سپیچ

اوکړو نو ما وئیل چې جواب به هم په پښتو کښې ورکړم، که ستاسو اجازت وی۔ ټولو نه اول خبره خو میر کلام خان اوکړه، دلته زمونږه ایم پی ایز دی، Merged areas هغوی دا خبره اوکړه چې ډیویلپمنټ نه دے روان، امن نشته دے، د جانی خیلو دا چې کومه واقعه ده، د دې ریفرنس ئے ورکړو، د هغې جواب زه دا ورکوم چې د دوئ نارتھ وزیرستان کښې 42 ارب روپئ شاته درې کالو کښې تلې دی او ما خپله چې کوم Poverty Alleviation Initiative Scheme دے، د هغې اولنے پریس بریفنګ ما نارتھ وزیرستان کښې کړے وو او په هغه موقع باندې د ډسټرکټ ایډمنسټریشن دا شکایت وو چې سکیمونه خو اوشو، ډیر داسې سکیمونه دی چې هغه Execution ته روان دی خو د افتتاح کولو د پاره ئے سړے نشته، نو ما ورته دا جواب ورکړو، ما وئیل که دوئ افتتاح نه کوی نو ما رااغواړئ لکی مروت نه، یو علاقه ده، زه به ئے کوم، نو دا خو ډیویلپمنټ دے، دوئ دا خبره نه کوی چې ډیویلپمنټ نه دے روان خو ډیویلپمنټ په یو ورځ کښې نه کیږی، ما پرون هم دا خبره کړې وه چې سړے لږه موازنه کوی چې دې نه مخکښې څومره شوی دی او اوس څومره شوی دی؟ دویمه خبره دوئ د امن اوکړه او چې چرته Conflict راځی یا Split راځی نو هغې کښې دا خبره ضرور کیږی چې مونږ له امن پکار دے، جناب سپیکر صاحب، اول زه مسلمان یم بیا زه پاکستانے یم، بیا زه پښتون یم، دیکښې داسې خلق دی چې هغوی به دا وائی چې مونږه پشتین یو، نو که دوئ پشتین دی نو زه پشتون یم، قصه یوه ده، کله چې د ختې سوال راشی، کله چې د زمکې سوال راشی نو هغلته بیا PTM او ANP او پیپلز پارټی سړے شاته پریږدی او دې ته اوګوری چې زما د دې ختې خیر څه کښې دے؟ اوس چې دا کومه لانجه روانه ده، دا مړی ئے ایښودی دی، دې نه مخکښې ئے ایښودی وو، زما او زما مروت قوم لاړو، چیف منسټر صاحب لاړو، څلور بجو پورې مذاکرات اوشو، زه دوئ نه صرف دا تپوس کوم چې د پاکستان قانون کښې داسې دی که قرآن و حدیث کښې داسې دی که پښتو کښې داسې دی، اووه اووه ورځې او اته اته ورځې ئے دا مړی ایښودی وو، دا د مړی بې حرمتی نه ده؟ دا مړی مور نه لری، خوئې نه لری، خاوند نه لری، بچی نه لری؟ په هغوی به څه تیریږی؟ مونږ به په مړو باندې سیاست کوؤ؟ دا دهرنا او دا روډ

بندول خو هسې هم کیږي، د اے این پی نه زیاتې قربانئ چا کړې دي؟ پیپلز پارټئ نه زیاتې قربانئ چا کړې دي؟ زمونږه دې پارټئ نه زیاتې به چا قربانئ کړې وي؟ مړي او شهیدان خو هغې کښې ډیر وو، چا مړي په روډ باندې ایښودي دي؟ نو لږ ځان ته اوګورئ، هغې نه پس دا سوال اوچتوئ چې امن به څنګه راولو؟ اول د خپل مړي عزت اوکړئ نو هغې نه پس به بیا تاسو د ژوندي عزت هم کوئ. زه دوئ ته دا وایم چې چرته مونږه کښینو، که په کوم فورم باندې کښینو، که هغه د فوج په فورم باندې کښینو، که هغه د پراونشل ګورنمنټ په فورم باندې کښینو، که هغه هسې یو جرګه کښې کښینو، دوئ وائي مونږ امن غواړو، بیا دیکښې دوه قسمه خلق دي، یو دي Good Taliban، یو دي Bad Taliban، نو اول خو زما زړه کښې چې څه وي، زه ئے په خولې اوباسم، که په چا ښه لګی او که په چا بد لګی، که زما په دې خپلې پارټئ بد لګی، زه دې ایوان ته خپلو خلقو خړو مروتو او بیټنو راوستې یم، زه به هم هغه وایم چې کوم ربنتیا دی. زما دا خیال دے چې Good خو Good دي، ستا نن ټول جنګ چې افغانستان کښې روان دے، که روس ته ئے شکست ورکړو او که امریکې ته ئے شکست ورکړو نو دې طالبانو ورکړو، دا Indirect ستا جنګ وو، یو د پاکستان د فوج مهربانی پکار ده او دعا ورته پکار ده او بیا دې طالبانو ته پکار ده چې ستا جنګ دوئ کوی لګیا دی، پاتې شوه چې Bad دی، Bad خو ماله هم Bad دی، تاله هم Bad دی، هر چاته Bad دی، اوس دا Bad به ختمیږی څنګه؟ په مخامخ خو ته وائې چې امن غواړم خو چې کله تاسره زه بند کمره کښې کښینم نو ته وائې چې د Bad نه به ټوپک هم نه اخلې، د Bad به کور هم نه ورانوې، Bad به دې زمکې نه هم نه ځی، نو دا امن به څنګه راځی؟ حکومت به آپریشن هم نه کوی نو یو لار ئے پاتې ده، داسې به لاړ شو، قبرستان کښې به چیله اوباسو، په جناتو به یو یو اوچتوو، بله خو ئے لاره نشته. انسان خو د دې هغه نه شی کولے، دوئ دې واک واخلی، زه د ګورنمنټ نه هم واک اخلم، زه د هر چا واک اخلم، ماله به اختیار راکوئ، زه به اوځم خپل قوم سره، زه به د دوئ فیصله کوم خو دوئ دې د یو کس اختیار واخلی او هغه کس دې واخلی چې په خپله خاوره باندې د ده وینه تلې وی او دې ته تیار وی، په دې خپله خاوره باندې به زه بیا هم سر ورکوم او دې ته به نه ګورئ چې یا د

PTM یم یا د بل ځائې یم، چیف منسټر صاحب د دوه اربو د ډیویلپمنټ پیکچ جانی خیل له ورکړو، په هغې باندې اوس جهګړه ده،بهئ ستاسو اوبو سره کار دے، ستاسو سکول سره کار دے، ستاسو هسپتال سره کار دے، که ستاسو دې سره کار دے چې دا به د PTM په لاس کیږی یا به د پی ټی آئی په لاس کیږی یا به دا جمیعت په لاس باندې کیږی نو تاسو اول خپلو کښې متفق شئ، دا نن جنوبی اضلاع کښې خو نورې ضلعې هم وې، لکی مروت هم وو، ډی آئی خان هم وو، ټانک هم وو، دې وزیرستان کښې ولې کیمپس جوړ شو؟ دا هم زمونږه کمی وه، زمونږه داسې خلق دی چې قوم سره هم مینه کوی، دلوړې نه مړه کیږی خو کور کښې ئے کلاشنکوف ضرور وی، نو کله چې داسې خلق وی، یو ځائې کښې هغلته طالب او Bad طالب به قدم هم پکښې نه وی خو چې ته ورله ځائې ور نه کړی نو مونږه هم دیکښې قصور وار یو، لږ خپل قصور به منئ، بیا امن غواړئ، دا خو شو د دوئ جواب۔ دویمه خبره ئے اوکړه، زما مشر میاں نثار ګل صاحب چې ته ماته طریقه اوښایه چې بهئ مونږ به دا کار څنګه اوباسو؟ نو اول خو ستا دې سیټ نه شاته بیټنی صاحب ناست دے، هغه نه تپوس اوکړه چې کار به څنګه اوباسئ، د پی ټی آئی حکومت کښې سټیډیم شوے دے او د ده په خولې باندې ځائې مخصوص شوے دے، زمونږ هلته د پی ټی آئی ایم پی اے نشته نو د ده په خولې مخصوص شوے دے، اصل کښې مسئله دا ده، زه بار بار دا خبره کوم، مونږه یو پارلیمنټرین یو، خدائے پاک ډیر عزت راکړے دے خو دا تکبر خدائے پاک نه خوشحالوی، نه ئے خوښوی، مونږ به لږ تکبر پریږدو، زه نن منسټر یم کنه جی، ما سره نه سرکاری ګاډی شته، نه پروټوکول ګرځوم، نه جنډا اوچتوم، چې ضرورت ئے نه وی، جنډا هم نه لګوم، نه څه نور کور اخلم، دې د پاره ئے نه اخلم چې زه ډیر صفا سړے یم، ډیر ښه سړے یم، دې د پاره ئے نه اخلم چې که سبا منسټر نه ووم نو چې عادت مو نه شی، خپل عادت نه خرابوم، نو تاسو لږ Diplomacy سره کار اخلئ، تاسو مانه مشران یئ، تاسو به ماله ولې راځئ؟ زه به درشم، زه په دې نه کمیږم، ماته کار وایئ چې زما وس کښې وی، زه به ئے کوم، ډیر منسټران داسې دی چې چاله ورځې خیال به دې هم ساتی، کار به دې هم کوی، عزت به هم درکوی، چائې به هم درکوی، یو نیم داسې دے چې هغه به

لړ ډیر په میرټ باندې روان وی، زمونږ تیمور خان دے، زما رشته دار هم دے خو چې زه د هیلتهـ منسټر ووم، ما خپلې ضلعې د پاره دوه درې سکیمان کړی وو، یو مو د هسپتال اپ ګریډیشن کړے وو، یو پینځه مو بی ایچ یوز کړی وو، دوئ دې خدائے نور هم کامیاب کړی چې دے راغلو هغه ئے اے ډی پی نه اوښکلو نو دوئ نه به زه څه ګله کوم، د دوئ پرورش به داسې شوے وی، مونږه د پښتنو کلو کښې وخت تیر کړے دے، دې انګلینډ نه راغلے دے، د دوئ به دا سوچ وی خو بیا هم زما دا امید دے چې که مانه ئے اغستې وی، بل به ئے بنه ځائې کښې ورکړی وی۔ خبره جی داسې ده چې ظفر اعظم صاحب خبره اوکړه، ظفر اعظم صاحب او مونږه شپږ کاله امریکه کښې یو ځائې تیر کړی دی، زه ئے ډیر قدر کوم، نن ئے اووئیل چې کوهاټ هسپتال چې دا ایم ټی آئی ته ولې نه تبدیلیږی؟ کله چې زه د هیلتهـ منسټر ووم او ټولې صوبه کښې مو ایم ټی آئی راوسته او DHA, RHA Act مو چې راوستو، دا خبره مو کوله چې ډاکټران په خپل ډومیسائل باندې خپل ډسټرکټس ته لاړشی نو دې اسمبلۍ کښې یو داسې سړے نه وو، ما خو عوامو د پاره وئیل که Strikes مخې ته کیږدم، که وار راباندې کیدو، ما خو یو ورځ هم داسې اونه ووئیل چې بهئ زه عوامو د پاره نه یم لګیا نو دلته کوم کس وو چې رااوچت شو او داسې ئے اووئیل چې دا ایم ټی آئی ډیر بنه شے دے، Financial او Administrative autonomy مو ورکوله، ډاکټران مو لیږل، نو نن چې زه نه یم نو وایئ چې ایم ټی آئی ولې نشته، نو قول او فعل کښې چې د سړی تضاد وی نو دا نه ده پکار، مونږ باندې د خپلو Constituencies د هغه مخلوق د هغه خلقو د هغه عوامو بوجهـ دے، قصه به صفا کوؤ او To the point به ئے کوؤ، بیا دوئ اووئیل چې تا وئیل چې سیکرټری او ډائریکټر ته لاړ شه، ما کله هم دا نه دی وئیلی چې سیکرټری او ډائریکټر ته لاړ شه، زه منسټر یم خو زه کلرک پورې خپله ځم، ځکه چې کار اوښکل دی او هغه هم د دوئ کمے دے، Eighteen amendment چا راوستے وو، Eighteen amendment کښې چې کله صوبه خود مختاره شوه نو هغې کښې Rules of Business دوئ Change نکړل، که دوئ Eighteen amendment لاندې Rules of Business Change کړے وے نو نن به د دوئ هم عزت وو او نن به زمونږه هم عزت وو، نن

به د محکمې چیف ایگزیکټیو، د صوبې چیف ایگزیکټیو خو سی ایم دے خو د محکمې چیف ایگزیکټیو ټول اختیار به منسټر سره وی، ایم پی اے چې کله کمرې ته دننه کیدو نو په لته به ئے دروازه اووهله او دننه کیدو به، نو Rules of Business change کړئ، مونږ خو پرې لګیا یو کمیټی مو شروع کړې ده، تاسو هم راسره شئ چې دا اختیار دا سیاست دا نورو ته Public representatives ته راشی نو بس هر څه به سم شی۔ پاتې شوه د جنوبی اضلاع قصه، دې جنوبی اضلاع کښې زما جنوبی اضلاع باندې چې څومره زما خیال دے، زما سوچ دا دے او د الله مخې ته به هم ان شاءالله په دې شی باندې به زه غاړه به مو نه ئے نیولې چې په جنوبی اضلاع باندې څومره زړه خورم، دومره ئے یو کس هم نه خوری، قصې دلته ټول کوؤ، خدائے رسول د پاره خبره اوکړئ چې دې جنوبی اضلاع کښې اول دلته منور خان صاحب ایم پی اے دے، درې Tenures نه ایم پی اے دے، پندره سال ئے تیر کړل، دوئ خپله حلقه کښې یوه ښځنه لګولې ده، چې ته ګرځې هم نه نو تا ته به ئے زه ژولئ کښې اچوم، ما یو نرسنګ کالج Approve کړے وو، هیلتھ د پاره په Main Indus Highway باندې مو Approve کړے دے، Forty percent کوټه د مروتو ده پکښې، پکار ده چې دوئ زه Appreciate کړے وے چې د دوه اربو منصوبه ما لکی مروت ته یوړه، دوئ راغلل، هغه بله ورځ د دوئ Nephew یو پریس کانفرنس کړے دے چې بهئ دا نرسنګ کالج د ټیچنګ هاسپټل نه پچیس کلومیټر لرې کړے دے او د دې چې کومه زمکه ده، که ده پیسې خوړلې وی او دې پوسټونه په پیسو خرڅوی، دا د الله نوم دے، بره لا اله الا الله محمد الرسول الله که زما دې سوچ کښې هم کله دا راغلی وی چې زه به غریب سړی نه پیسه اخلم په اپوائنټمنټ، که زما دې سوچ کښې هم دا سې راغلی وی چې زه به په ټرانسفر پوسټنګ پیسې اخلم، ما ته خدائے پاک هر څه خپل راکړی دی، نو دې لیول ته تاسو کوز شوئ او که تا په ما باندې دا ثابته کړه، قسم مو په خدائے چې زه به استعفیٰ ورکړم خو که ثابته د نکړه، که ثابته د نکړه نو ته به استعفیٰ ورکوې او ستا په سیټ به زه الیکشن کوم، تا سره زما دا چیلنج دے او ته ئے ما نه اوګټه۔ بیا بهادر خان یو خبره اوکړه چې ډیر په عزت او په هغې باندې شګفته بی بی هم دا خبره اوکړه چې زما سکولز او

ستا 32 سکولز اپ گریډ شو، زما اپ گریډ نه شو، زه نن نه دې اپوزیشن ته دا اوپن اختیار ورکوم چې زه د وزیر اعلیٰ صاحب نمائنده یم، د دوئ چې څه مسئله وی، ما سره د ملاویږی چې کوم Genuine شے وی، منسټر ته به هم زه ځم او چیف منسټر ته به هم ورسره زه ځم، زمونږ دا سوچ نشته، زه خو تا د پاره صرف کار نه کوم، ستا د خلقو د پاره کار کوم، کیدې شی دا ستا خلق سبا ما پاس کړی، کیدې شی ته زما پارټئ ته راشې، نو دا ما فلور آف دی هاؤس دوئ سره وعده ده چې چیف منسټر صاحب ته به ئے زه بوځم، سوشل ویلفیئر کبنې دوئ اووئیل چې بالکل کار نه کیږی، سوشل ویلفیئر کبنې خو ټوټل بجټ 70 کروړ روپئ وی، تنخواه ته هم راسره پیسې نه وی نو ما به د څه کار کولو، اوس راته دوه دوه نیم اربه روپئ ملاؤ شوې، تیمور خان نه دا سوال کوؤ چې ریلیز په ټائم راته اوکړی نو اوس چې دې کال سوشل ویلفیئر کبنې کار کیږی که نه کیږی، غریب ته کیږی که مالدار ته کیږی او دا مو هم وعده ده چې د مخالف پارټئ کس او زما د رولنګ پارټئ ایم پی اے دواړو ته به کم از کم سوشل ویلفیئر کبنې یو همره شے رسی، دا مو وعده ده۔ مهربانی۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you. The sitting is adjourned till 01:00 pm, 23rd June 2021.

(اجلاس بروز چار شنبہ مورخہ 23 جون 2021ء بعداز دوپہر ایک بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)